www.KitaboSunnat.com

قَالَ قَالَ لِيَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ۔

بن وہب سے کہا عبدالمجید نے کہا مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں تم پر ایک کتاب کہ لکھ دی تھی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عبدالمجید نے میں نے کہا ہاں سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اس میں لکھا تھا ہٰذا سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اخرید ا حضرت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط پر کہ وہ بیمار بھی نہ ہو اور چوری کی نہ ہو اور حرام کی نہ ہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں۔

ف مترجم کہتا ہے کہ بیمار سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جاوے اور مشتری کو اختیار ہو اس کے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہ ہو کہ جب چوری ظاہر ہو گی تو مالک اس کو لے جائے گا اور خریدنے والے کا روپیہ قیمت کا ضائع ہو گا۔ اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو بولتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہ ہو جن کا غلام بنا نا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دار الحرب سے پناہ لے کر دار السلام میں آیا ہو اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہ ہو یا خود چوری کا نہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عباد بن لیث کی روایت سے اور روایت کی ان سے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

باب ماپنے اور تولنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِ الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اس میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

ف اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین بن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

باب نیلام اور ہراج کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالے کو سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم میں سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کون

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔

زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو حضرت نے اس کے ہاتھ۔

ف مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈال دی جاتی ہے۔ کہ اس کو عرق گیر کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال یا موتی کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب مدبر کی بیع کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهٗ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهٗ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اس کو نعیم بن النحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال میں ابن زبیر کی سلطنت کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ

باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے ان سے خریدنے کو جب تلک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں۔

ف اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاهُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَهٗ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيْهَا بِالْخِيَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوْقَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو۔ چاہے اپنی چیز رکھے اور چاہے مشتری سے پھیر لے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کی چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور اس میں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہم کا ہمارے لوگوں کا۔ مترجم کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے مل کر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں آکر پچھتاتا ہے کہ اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کماتا اس کو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے تو دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیرے چاہے چھوڑ دے۔ اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جا کر پہلے سے خرید لیتے تھے اور وہی چیز پھر شہر لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آکر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اس پر منع فرمایا کہ اس میں شہر والوں کا نقصان ہے۔ اور نفع عام میں خلل ڈالتا ہے اور اسی طرح سے منع فرمایا ہے گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص ان سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ رکھوں گا کہ اس میں شہریوں کا نقصان ہے جیسا آگے حدیث میں آتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لیوے!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہؓ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وجہ اس کی اوپر ابھی گزری۔

ف اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبداللہ کے اور ایک اور مرد صحابی سے روایت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچ دیوے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لیوے چھوڑ دو آدمیوں کو اللہ رزق دیوے بعض کو بعض سے۔

ف حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اس کی کہ خرید لیوے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

باب محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابوسعید سے روایت ہے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کے عوض میں بیچے یعنی ایک شخص کہے کہ سو من گیہوں یا کم و بیش مجھ سے لے لو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا تو اس میں دھوکا ہے۔ اور دھوکے کی بیع درست نہیں اور اسی طرح سے بیع ان کھجوروں کی جو درخت میں لگی ہیں اس کے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اس میں بھی دھوکا ہوگا۔ اور اس کو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ زَیْدًا اَبَا عَیَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَیْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَیْضَآءِ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ وَ قَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَہٗ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ۔

روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ زید ابا عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں سو پوچھا انہوں نے کوئی اس میں سے افضل ہے تو کہا زید نے بیضاء یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان سے پوچھا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والے لوگوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے انہوں نے کہا ہاں سو منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے سو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُھَا۔

باب اس بیان میں کہ پھلوں کا بیچنا درست نہیں جب تک گدر نہ ہو جاویں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَزْھُوَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاھَۃَ نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوش رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتے ہیں۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی جب تک وہ سفید نہ ہو جاویں اور سفید جب ہوتے ہیں کہ دانہ ان کے اندر پک جاتا ہے اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے یعنی اولے پالے سے بچنے کا یقین نہ ہو۔ اور یقین بھی پکنے کا کے قریب ہوتا ہے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

ف اور اس باب میں انس رضؓ اور عائشہ رضؓ اور ابی ہریرہ رضؓ اور ابن عباس رضؓ اور جابر رضؓ اور ابی سعید رضؓ اور زید بن ثابت سے بھی روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔

روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانے کے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جاویں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

باب بیان میں اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل پیدا ہونے کی مدت پر کوئی چیز بیچنے سے۔

ف مترجم کہتا ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوبارہ بچہ جنے جب قیمت دیں گے اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جوان کے تابع ہیں اور ابن عمرؓ جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے۔ بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اس کو ہم نے ابھی بیچا یہ بھی منع ہے۔ اس لیے کہ یہ بیع ہے شے معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحٰق نے اور یہ قریب ہے از روئے لغت کے بھی۔ اس باب میں عبداللہ بن عباس اور ابی سعید خدری سے روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔ کہ اس کا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک۔ کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے۔ اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

باب جس بیع میں دھوکہ ہو اس کے حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے کہ جس میں دھوکہ ہو یعنی ثمن میں دھوکا ہو یا مبیع میں کہ ان دونوں میں کوئی بھی مبہم وغیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنے کی بیع سے۔

ف اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنی جس بیع میں کسی طرح کا دھوکہ ہو۔ اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو۔ اس کا بیچنا قبل پکڑنے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اڑ رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ ان کا بیچنا اور اسی طرح اور بیوع کہ جس میں بائع قادر نہ ہو۔ مبیع کے سونپنے پر اور کنکری کی بیع کے معنی یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بولے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہو گئی میرے اور تیرے درمیان میں۔ اور یہ مشابہ ہے۔ بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع تھان پھینک دے مشتری پاس اور بیع واجب ہو جاوے۔ اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیوع ایام جاہلیت کی تھیں مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوتیت جوامع الکلم میں اشارہ اسی کی طرف ہے اور سینکڑوں مسئلہ اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہا نے لکھا ہے کہ ایک ہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور تفصیل اس کی فقہ میں مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔

باب اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیعیں کرنا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اس کی آگے ہے۔

ف اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے ابن مسعود اور ابن عمر سے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور تفسیر کی ہے اس کی بعض علماء نے اس طرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپے کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہوں اور ایک بات پر توڑ نہ کرے اور اگر ایک بات پر اس نے توڑ کر لیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جائز ہے جبکہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جاوے۔ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنے کو جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ فروخت کر دے پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کر لیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بیع اور مشتری کہ کس پر واقع ہوئی اس کی بیع یعنی دونوں کی اس شرط میں ایک منفعت مجہول ہے اس کو غلام میں اور اس کو مکان میں اور یہ جہالت مخل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب اس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہ ہو۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعضے مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں ان کے لیے اور پھر بیچوں ان کے ہاتھ آپ نے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدِیْ ۔ پاس نہیں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَ بَیْعٌ وَ لَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ یَضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ ۔ یعنی حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس کا جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف کے اور بیع کے اور اس سے منع کرنے کے تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کوئی چیز قرض دے یعنی کوئی چیز اس کے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کی بیچ ڈالے اور وہ اس طمع سے لے لیوے کہ مجھ کو روپیہ قرض ملتا ہے اور احتمال ہے کہ معنی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو قرض دیوے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے اگر یہ روپیہ تجھ سے ادا نہ ہو سکے گا۔ تو یہ چیز تیری میں لے لوں گا کہ میرے ہاتھ بک گئی اسحاق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اس چیز کا جس کا آپ ضامن نہیں احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنی اس کی بیع جائز نہیں جب تک قبضہ نہ ہو یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے کہا اسحٰق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ماپ کر بیچی جاتی ہے۔ یعنی اس کی بیع قبل قبض کے جائز نہیں اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اس کا سلوا دینا اور دھلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جائز نہیں اور اگر کہے میں بیچتا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اس کو سی دوں گا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے یا کہے میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اس کو دھو دوں گا تو یہ بھی جائز ہے۔ کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ یہ ایک شرط ہے ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحاق نے یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اسحاق کے ان اقوال میں شک ہے حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ہے ایوب سختیانی اور ابو البشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبداللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو۔ اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبدالصمد کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کی ہے یحییٰ ابن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب اس بیان میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں۔

ولاء اس حق کو کہتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولیٰ بولتے ہیں جب غلام مرجاوے اور اس کا کوئی عصبہ از روئے نسب کے نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے۔ انتہی المترجم۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپؐ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے، وہم کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبدالوہاب ثقفی نے اور عبداللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن سلیم کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب اس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سننا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدَةٍ لَا يُصْلِحُ نَسِيْئًا وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو جانوروں کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

باب دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی، اور خبر نہ تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْئَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اس کو لے جاوے سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اس کو میرے ہاتھ سو خرید لیا اس کو حضرت نے دو غلام سیاہ دے کر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔

ف اس باب میں انس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دے کر ایک غلام خریدتے ہیں اگر ہاتھوں ہاتھ لیوے اور اختلاف ہے قرض لینے میں۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ۔

باب اس بیان میں کہ گیہوں کے گیہوں برابر لینے چاہئیں کمی و بیشی جائز نہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن اور چاندی چاندی کے برابر برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں کھجور کے برابر برابر یعنی کیل میں اور اسی طرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا بیچو سونے کو چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر لی جاوے یا چاندی کے عوض میں سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور اسی طرح بیچو گیہوں کھجور کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں مگر کیل میں کم و بیش ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور بیچو جو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار نہ ہو۔

ف اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور بلالؓ سے روایت ہے، حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت نے فرمایا بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ یعنی بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو۔ ہاتھوں ہاتھ یعنی قرض درست نہیں۔ اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اس میں یہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جس طرح چاہو سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہوں دو سیر جو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہوں ایک سیر تمر کے عوض لے تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہئیے۔ ادھار درست نہیں دونوں چیزوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اس میں درست نہیں یہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپؐ نے بیچو جَو کے عوض میں گیہوں کو جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں کہ ایک قوم نے علماء سے کہا ہے کہ گیہوں جَو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گویا کہ ان کے نزدیک گیہوں اور جَو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ربا کا ذکر ہے۔ سونا۔ چاندی گیہوں۔ جَو۔ کھجور۔ اور نمک اور باقی اور چیزوں کو جیسے لوہا چونا اور اقسام دالوں کے ان کے علماء نے اس پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ ربا کی علت کیا ہے۔ امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزوں میں ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں سو جس میں قوت مدخر ہوگا۔ یا ثمنیت ہوگی اس میں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اس کے لینے میں جائز نہیں پس ان کے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں ان میں ربا یعنی کم و زیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہے۔ سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزوں میں ادخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع بھی کی جاتی ہو۔ اور برسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو ان کے نزدیک ترکاری اور میوے اور رادویات میں کم و بیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اور دہات اور چونا اور ان کے مانند اور چیزوں میں ان کے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسی طرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ماپنا اور تولنا پھر ربا کی علت سونے چاندی میں وزن ہے۔ سو ربا جاری ہوگا۔ ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے یعنی اس میں کم و بیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لیوے یا دیوے اور باقی چار چیزوں میں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہما کے یعنی جو چیز کہ ماپ کر بیچی جاتی ہے اور کیلی اور وزنی ہونا جس کا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے۔ سو اس کو حکم وزن کا ہے اگرچہ عرف میں خلاف اس کے جاری ہو اور گیہوں جَو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہم جنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہیے اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن میں درست نہیں اور باقی چار چیزوں میں کیل کا اعتبار ہے۔ اگرچہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا نہ ہو۔ اور جس میں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اس میں اعتبار عرف کا ہے۔ اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چونا عرف میں کیلی ہے جب چونے سے چونا بدلے تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہیے نہیں تو ربا ہوگا۔ ہکذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّرْفِ

باب صرافے کے بیان میں۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ ھَاتَیْنِ یَقُوْلُ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ الْفِضَّۃَ بِالْفِضَّۃِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا یُشَفُّ بَعْضُہٗ عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْہُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے گیا میں اور ابن عمرؓ ابی سعید کی طرف سو روایت کی انہوں نے ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانوں نے فرماتے تھے نہ بیچو سونے کو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑھایا جاوے کوئی اس میں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اس میں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنے لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو جاوے یہ نہ ہو کہ ایک چاندی دے دے دوسرا چاندی دینے کا وعدہ کل پر رکھے یا دونوں طرف سے قرض ہو یعنی قول و قرار ہو جاوے لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں۔

ف اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدرداء اور بلال سے روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے۔ کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کہا ابن عباس نے کہ ربوا تو جب ہے کہ جب یہ معاملہ قرض ہووے اور ایسا ہی کچھ مروی ہے ان کے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر بھی گئے اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ابی سعید خدری سے اور پہلا قول صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی میں کسی کا اختلاف نہیں یعنی سب کا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیْعِ فَاَبِیْعُ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَکَانَھَا الْوَرِقَ وَ اَبِیْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَکَانَھَا الدَّنَانِیْرَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُہٗ خَارِجًا مِّنْ بَیْتِ حَفْصَۃَ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِہٖ بِالْقِیْمَۃِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کے بازار میں سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض میں دیناروں یعنی اشرفیوں کے یعنی قیمت اس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض میں چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تھا میں اس کے عوض میں دینار سو آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کو نکلتے پایا میں نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا میں نے آپ سے اس کا حکم سو فرمایا آپ نے کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانے میں یعنی قیمت دینار سے ٹھہرا کر اس کے بدلے درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بعض علماء کا کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر لیوے سونا چاندی دے کر اور چاندی سونا دے کر اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اس کو نادرست بھی کہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا میں یعنی بازار میں اور کہا میں نے کون صراف ہے کہ دراہم دیتا ہے یعنی میں اسے دینار دوں وہ مجھے درہم دیوے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہم کو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جب تک ہمارا نوکر آجاوے تو ہم تم کو تمہاری چاندی یعنی درہم دیویں سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دے دو اس کی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہیں تو پھیر دو اس کا سونا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر سے ادھر دے یعنی ادھار درست نہیں اور گیہوں گیہوں کے بدلے ربوا ہے مگر ادھر سے ادھر دے۔ اور جَو بدلے جَو کے بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر جو ادھر دے ادھر لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حضرت نے جو فرمایا ھاء وھاء اس کے معنی ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں سودا نقد بنقد رہے۔ مترجم۔ ایک چیز بیچنا اسی کے عوض میں مثلاً چاندی چاندی کے عوض میں تین طرح ہوتا ہے دونوں وزنی ہوں یا دونوں کیلی اور دونوں موجود ہوں یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونوں موجود نہ ہوں طرفین سے معاملہ قرض پر ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونوں کیل میں برابر ہوں اگر کیلی ہیں اور وزن میں اگر وزنی ہیں اور دو صورتیں اخیر کی جائز نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

باب نخل اور غلام مال دار کے بیع میں۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے خرید کیے کھجور کے درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خرید نے والا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کے وقت اور جس نے خریدا غلام کو اور اس کے پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسی کا ہے جس نے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اس مال کی بھی شرط کرے بیع کے وقت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی مروی ہے کئی سندوں سے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں سالم سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے خرید اکھجور کا درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار پھل کی بھی شرط کرے اور جس نے بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا بائع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بھی شرط کرے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے بیچا کوئی غلام اور اس کے پاس مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر جب شرط کرے مشتری ایسی ہی روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی ہے عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے ان کے باپ کے واسطے سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا
باب خیار میں عاقدین کے قبل تفرق کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَخْتَارَا قَالَ فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَیْعًا وَّهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِیَجِبَ لَهٗ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط کرلیں۔ یعنی اس صورت میں بعد تفرق بھی اختیار رہے گا کہا راوی نے عبد اللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جاوے اور خیار باقی نہ رہے۔

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا۔

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نہ کیا اور کھول دیا بائع نے عیب وصواب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دی جاوے گی ان کی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جاوے گی برکت ان کی بیع کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابی برزہ اور عبد اللہ بن عمر اور سمرہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنی بیع و شراء کے الفاظ جب تک تمام نہ ہوں جب تک خیار ہے بعد اس کے نہیں اور حضرت کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اس لیے کہ ابن عمر جو راوی حدیث ہیں وہ خود بھی چاہتے کہ بیع لازم ہو جاوے اور خیار نہ رہے تو چلنے لگتے تاکہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ ان کے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیچ حق گھوڑے کے کہ اس کی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابی برزہ نے تم کو اختیار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لیئے کہ بائع اور مشتری کشتی میں ہوں تو جدا نہیں ہو سکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہو سکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علما کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیونکر رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو حضرت سے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا الا بیع الخیار مطلب اس کا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ ورد کر دے اگرچہ جدا بھی نہ ہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اس کی شافعی نے اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر کی مقوی ہے تفرق بالابدان کو جو مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ہووے بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دیوے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور معنی اس کے یہی ہیں کہ جدا نہ ہوویں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ ایسی یہ بات کہی نہیں جا سکتی کہ جدا نہ ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ[1] نہ ہو۔

باب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جدا ہوویں بائع اور مشتری بعد بیع کے مگر آپس کی خوشی سے۔

ف مترجم کہتا ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اس لیے کہ منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کے اس سے نہیں مراد ہو سکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیار رہی ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہو چکی اس سے منع کرنا نہیں ہو سکتا انتہی ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ۔

باب اس کے بیان میں جو دھوکا کھا جاوے بیع میں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضُعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَإِنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى

روایت ہے انس سے کہ ایک مرد کی خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنی اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ چیز بیں خریدتا تھا تو گھر والے اس کے آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

[1] اقالہ کہتے ہیں بیع توڑ دینے کو اور لی ہوئی چیز پھیر دینے کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ احْجُرْ عَلَیْہِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَہَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَیْعِ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ ھَاءَ وَھَاءَ وَلَا خِلَابَۃَ۔

اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو روک دیجیے یعنی منع کر دیجیے بیع سے پس بلایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اس نے کہ یا رسول اللہ مجھ کو صبر نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپؐ نے جب تو خریدے یا بیچے تو کہہ دے لین دین ہے اور فریب نہیں معلوم ہوا کہ خسارے کے سودے میں خیار نہیں۔

ف اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے، حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہیے مرد حر کو خرید و فروخت سے جب کہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حر بالغ کو بیع سے روکنا درست نہیں مترجم کہتا ہے یہ شخص جن سے حضرت نے فرمایا حبان بن منقذ بن عمر و انصاری ہیں، اور دو بیٹے ان کے یحییٰ اور واسع حاضر ہوئے ہیں جنگ احد میں اور عمران کی ایک سو تیس برس کی تھی۔ اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ حضرت کے ساتھ تھے سو ان کے سر میں ایک پتھر لگا اور اس سے ان کی زبان اور عقل میں فتور آ گیا۔ مگر بالکل عقل نہیں گئی اور دار قطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے۔ اور یہ جو حضرت نے فرمایا خلابۃ سو خاء کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اس کے بعد الف ہے الف کے بعد بائے مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تھے تو لاخیابۃ کہتے تھے، اور اس میں بعد خاء کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الثغ تھے اور الثغ عرب میں اس کو کہتے ہیں جو لام کی جگہ یے بولتا ہے اور خلابہ کے معنی خدیعت کے ہیں تقدیر لاخلابۃ کی یہ ہے۔ لاتحل لک خدیعتی یعنی تجھ کو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لا یلزمنی خدیعتک یعنی تیری خدیعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی۔ یعنی مجھے اختیار ہے کہ اس بیع میں کسی طرح کا نقصان دیکھوں گا تو پھیر دوں گا گویا اس لفظ سے خیار خیار غبن ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں تو بعضوں نے کہا یہ حکم اسی کے لیے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو شخص اب دھوکا کھا وے اور غبن میں پڑ جاوے تو اس کو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور بھی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد کو معلوم ہو کہ وہ دس روپے کی تھی۔ اور اس نے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالک سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بغدادی مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کھا جاوے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لیوے تو اسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب کہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہووے یعنی مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدے اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں تو صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنی مغبون کو اختیار نہیں اس لیے کہ حضرت نے بھی ان صحابی کے لیے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہے گا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھے یا پھیر دے اور اگر اس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص انہی صحابی کے لیے ہوگا۔ ہر مغبون کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

بَابٌ فِی الْمُصَرَّاۃِ۔ باب دودھ چڑھی گائے اور بکری خریدنے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے سو لینے والے کو اختیار ہے جب دودھ دوہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے دے یعنی اس دودھ کے عوض میں جو اس نے دوہا تھا۔

ف اس باب میں انس سے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَآءَ مَعْنٰی لَا سَمْرَآءَ لَا بُرَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جو خریدے دودھ رکی ہوئی گائے یا بکری اس کو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرا نہ ہو یعنی گیہوں نہ ہو یعنی کوئی اور غلے سے دے دے گیہوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی اہل حدیث کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق مترجم کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اس میں مُصَرَّاۃ کی جگہ مُحَفَّلَۃ آیا ہے اس کے بھی معنی وہی ہیں اور صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّآبَّةِ عِنْدَ الْبَیْعِ۔

باب جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ بَاعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا وَّاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہوگا اس پر اپنے گھر تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنی دو شرطیں جائز نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح نہیں ہوتی اگر اس میں شرط ہو۔

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

باب اس کے بیان میں کہ جس کے پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اس سے نفع اٹھاوے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ

نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جائے جب وہ رہن ہوں اور جس پر سواری کرے یا اس کا دودھ پیوے اس کے ذمہ پر اس کا دانہ گھاس ہے یعنی راہن ہو یا مرتہن۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جائز نہیں نفع اٹھانا شئی مرہونہ سے بالکل

بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ۔

باب ہار وغیرہ خریدنے کے بیان میں کہ جس میں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑے ہوں۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اس میں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اس کو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اس میں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا ایسی جڑاو چیزیں سونے چاندی کی نہ بیچے جاویں بغیر توڑے اور جدا کئے۔

ف روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمربند کا بیچنا کہ جس میں چاندی جڑی ہو روپوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کر لی جاوے اور الگ کر کے اس کو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے اس کی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولاء کی شرط کرنے اور اس میں جو جھڑک وارد ہے اس کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارے واسطے رہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لو اس کو بیشک ولاء تو اسی کو پہنچے گی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کی ہے بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کرے۔ یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اسی کی ہے جو مالک ہو آزاد کرنے کا۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے جو بصرے کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے سنا میں نے یحیٰی بن سعید سے کہتے تھے جب تجھے حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسی کو اثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھ کو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ اثبت ہیں۔

بَابٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَةً بِدِينَارٍ فَاشْتَرَى أُضْحِيَةً فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأُضْحِيَةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ۔

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لاویں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اٹھایا اس میں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا حضرت کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے سو فرمایا آپ نے جانور کو ذبح کر اور دینار کو صدقہ دے دے

ف حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا۔

روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی اس میں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور ذکر ہوا حضرت کے آگے حال اس بکری کا جو گزرا تھا سو فرمایا آپ نے برکت دے اللہ تعالےٰ تیرے داہنے ہاتھ کو خرید و فروخت میں پھر بعد اس کے وہ جاتے تھے کناسہ کو کوفے کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفے کے قریب اور نفع کما لاتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفے میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے۔

ف روایت کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے انہوں نے ابی لبید سے سو ذکر کی حدیث اسی کے مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي۔

باب اس مکاتب کے بیان میں کہ جس کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زر کتابت ادا کر سکے!

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کے موافق اس حصے کی کہ ادا کر چکا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِیَۃَ حُرٍّ وَمَا بَقِیَ دِیَۃَ عَبْدٍ ۔

یعنی اپنی زر کتابت سے اور دیت غلام کی موافق اس کے کہ باقی ہے اس پر یعنی زر کتابت سے ۔

ف مترجم کہتا ہے کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اس کو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اس غلام کے وارثوں کو اور اس کے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اس کی سو درہم تھی پس ادا کیے اس نے پانچ سو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے وہی پانچ سو درہم آدھی دیت آزاد کی ہے اور اس کے مالک کو پچاس درہم دیوے کہ آدھی قیمت اس کی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اس کا کوئی اور وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اس کے آدھے مال کا اور مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اس کا کہے کہ تو اتنا مال ادا کر دے تو آزاد ہے ف اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے انہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ مَنْ کَاتَبَ عَبْدَہٗ عَلٰی مِائَۃِ اُوْقِیَّۃٍ فَاَدَّاھَا اِلَّا عَشْرَۃَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشْرَۃَ الدَّرَاھِمِ عَجَزَ فَھُوَ رَقِیْقٌ ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سو اوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہے اور اس نے ادا کیے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا حضرت نے کہ باقی رہے اس پر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام ہی ہے

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور جو سوا ان کے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اس پر کچھ رقم کتابت باقی ہے اور روایت کی ہے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدَاکُنَّ مَا یُؤَدِّیْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْہُ ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر دے تو آزاد ہو جاوے تو اس سے چھپنا چاہیے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اس غلام مکاتب سے کہ جس کے پاس رقم کتابت موجود ہو از راہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہا انہوں نے کہ آزاد نہیں ہوتا ہے غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اس کے پاس رقم کتابت موجود ہو ۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِیْمٌ فَیَجِدُ عِنْدَہٗ مَتَاعَہٗ

باب اس بیان میں کہ جب آپ کا قرضدار مفلس ہو جاوے اور وہ اپنی چیز اس کے پاس بعینہ پاوے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّمَا امْرِءٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَیْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰی بِهَا مِنْ غَیْرِهٖ ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہوگیا اور پاوے کوئی اپنی چیز بعینہ اس کے پاس تو وہ مالک زیادہ مستحق ہے اس کا بہ نسبت اور لوگوں کے ۔

ف اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرض خواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرضداروں کے برابر اس کا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ یَّدْفَعَ اِلَی الذِّمِّیِّ الْخَمْرَ یَبِیْعُهَا لَهٗ

باب اس بیان میں کہ مسلمانوں کو منع ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیوے ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِیَتِیْمٍ قَالَ اَهْرِیْقُوْهُ ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اتری سورہ مائدہ اور اس میں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے فرمایا آپ نے بہادو اس کو ۔

ف اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم کہ کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بنادیں اور برا سمجھا ہے اس واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کرے یعنی سرکہ بنانے کی اگر اجازت دی جاوے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کریں گے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جاوے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادا کر اس کی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اس کی جس نے تجھ سے خیانت کی ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعضے اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسی کا قرض ہو اور قرضدار چلا گیا تو قرض خواہ کو جائز نہیں کہ اس کا روپیہ دبا رکھے اور جائز کہا ہے اس کو بعض علماء نے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اس کے روپیہ کسی پر ہیں اور اس شخص کی اشرفیاں اس کے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں ۔ ہاں اگر اس کے روپیہ ہاتھ آئے تو موافق اپنے قرض کے رکھ لینا درست ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْعَارِیَةَ مُؤَدَّاةٌ ۔

باب اس بیان میں کہ مانگے کی چیز پھرنی ہے ۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَلْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ وَ

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مانگے کی چیز آخر پھیر دینی ہے یعنی اس کے مالک کو اور ضامن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ ۔ کو ڈانڈ دینا ضرور ہے اور قرض واجب الادا ہے۔

ف اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے۔ حدیث ابی امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی امامہ کے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ ۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا جو لیا ہے اس نے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جس کو عاریت دی ہے اور نہیں ہے ڈانڈ اس پر یعنی جس کو عاریت دی ہو کوئی چیز اور تلف ہو جاوے۔ تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کے یہی مذہب ہیں اور کہتے ہیں کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضائع ہو جاوے تو اس پر ڈانڈ نہیں، ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جس طرح کہہ دے اس طرح نہ رکھے۔ اور ضائع ہو تو اس پر البتہ ڈانڈ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

باب غلہ روکنے کے بیان میں

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَاِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْخَبَطَ وَنَحْوَ هٰذَا ۔

روایت ہے معمر بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں فضلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے غلہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے تو کہا محمد بن ابراہیم نے جب سنی میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا میں نے ان سے اے ابو محمد تم تو احتکار کرتے ہو کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ معمر احتکار کرتے تیل اور چارہ کا یعنی غلے کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے

ف مترجم کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا خدا اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اس سے جدا ہوا۔ قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور قوت کے اور شے میں احتکار درست ہے۔ تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار درست ہے اور راوی نے یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اس لیے اعتراض کیا۔ ف اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور ابی امامہ اور ابن عمرؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت ہے حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعضوں نے غلے میں اور چیزوں میں احتکار کرنے کی اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روئی اور چمڑے کے احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب محفلات[1] کے بیچنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ وَلَا تُحَفِّلُوا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبقت نہ کرو بازاروں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو۔ اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خرید و جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور جانور دودھ والے کا دودھ نہ روکو کہ اس کے سبب سے خریدار دھوکا کھاوے اور جھوٹے خریدار بن کر کسی کی چیز کو زیادہ داموں کو نہ بکوا دو کہ عیب کو لاڑھیا پن کہتے ہیں۔

ف اس باب میں روایت ہے ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے حدیث ابن عباسؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکے ہوئے گائے بکری کے بیچنے کو اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ۔

باب ایسی جھوٹی قسم کھانے کے بیان میں جس سے کسی کا مال مارے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ مارے اس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملیگا اللہ سے تو اللہ اس پر غصے ہوگا سو کہا اشعث نے یہ حدیث حضرت نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میری زمین کے حصہ سے سو لے گیا میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا آپؐ نے یہودی سے قسم کھا سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ اب تو قسم کھالے گا اور وہ اب لے گا میرا مال سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ سے آخر آیت تک۔

ف مترجم کہتا ہے پوری آیت یوں ہے إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں

[1] محفلات جمع ہے محفلہ کی اور محفلہ اس گائے بکری کو کہتے ہیں جس کے مالک نے کئی دن سے اس کا دودھ نہ دوہا ہو۔ اور تھن اس کے پھول گئے ہوں کہ خریدار اس کو بہت دودھ والی سمجھ کر جلد لے لے اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا ہے ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول ان کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے ف اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین سے روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ

باب بایع اور مشتری کے اختلاف میں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ۔

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف ہووے بایع اور مشتری کے بیچ میں تو قول معتبر وہی ہے جو بایع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنی چاہے لیوے اور چاہے پھیر دے۔

ف یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبداللہ نے نہیں پایا ابن مسعود کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہووے بائع اور مشتری میں اور گواہ نہ ہوں کسی کے پاس کہا احمد نے اعتبار اسی کا ہے جو چیز مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے نہیں تو پھیر دے اور اسحٰق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے لیکن اس پر قسم ضرور ہے یعنی جس نے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھاوے اور اسی طرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں شریح مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شروط خیار میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا ان کے اور کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والے کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اس نے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اس کی قسم کے موافق اس کو خرید کرے یا قسم کھاوے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اگر راضی ہو ایک ان میں سے دوسرے کے کہنے پر تو بہتر نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کر دے بیع قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھاویں مبیع کے ہلاک اور ضائع ہونے کے وقت بلکہ جب بیع ضائع ہو گئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے یعنی جب مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دی جائے جب بیچنے والا قسم کھائے تو لینے والے کو اختیار ہو گا جیسا کہ اوپر گزرا۔ یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر مبیع قائم نہ ہو وقت نزاع کے تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم نہ دی جاوے بیچنے والے کو یہ مذہب ابوحنیفہ اور مالک کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوٰۃ میں مظہر سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَآءِ

باب جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اس کے بیچنے کے بیان میں۔

عَنْ اِیَاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُزَنِیِّ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَآءِ۔

روایت ہے ایاس بن عبدالمزنی سے کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے بیچنے سے۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور بہیسہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حدیث ایاس کی حسن صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علما نے پانی بیچنے کی انہیں میں ہیں حسن بصری۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔

نے فرمایا نہ روکا جائے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لیے کہ روکی جاوے اس کے سبب سے گھانس۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کا کنواں ہو ایسی زمین میں کہ اس کے گرد گھانس ہو تو وہ اپنے کنوئیں پر جانور کو پانی پلانے سے نہ روکے کہ جب ان کو پانی نہ پینے دے گا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرا نہ سکیں گے تو پانی روکنے سے گھانس کا روکنا لازم آیا اور یہ منع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے میں۔

ف اس باب میں ابوہریرہؓ اور انسؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایک قوم نے کہ اگر کوئی اس شخص کو جو گائے بکری پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کے کچھ دے تو لینا درست ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے بنی کلاب کے قبیلہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے سو منع کیا ان کو حضرت نے سو عرض کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہم کو سو اجازت دی آپ نے انعام لینے کی۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

باب کتے کی قیمت کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

ف اس باب میں عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور جابرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے حدیث رافع کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعضوں نے شکاری کتے کی قیمت کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ۔

عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ۔

باب پچھنے لگانے کی مزدوری کے بیان میں۔

روایت ہے ابن محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے لیے سو منع کیا آپ نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ فرمایا آپ نے اس کی مزدوری اپنے اونٹ کے چارے میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو۔

ف اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے، حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دوں میں اسکو اور دلیل لاؤں میں ان حدیثوں کو۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ۔

باب پچھنے لگانیوالے کی مزدوری جائز ہونیکے بیان میں۔

روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس سے مسئلہ پچھنے لگانیوالے کی مزدوری کا تو فرمایا انس نے پچھنے لگائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پچھنے لگائے آپ کے ابو طیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا ان کے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے ان کے خراج میں سے اور فرمایا حضرت نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَة راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے، حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہؓ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

باب کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں

روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے۔

ف اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب ان کے کے حضرت جابر سے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کے روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ۔

روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلی کے کھانے سے اور اس کی قیمت سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی ان سے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنی اس کو منع نہیں کیا۔

ف یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ان میں شعبہ بن حجاج نے اور۔۔۔ روایت کی گئی جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ۔

باب اس بیان میں کہ گانیوالی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِی التِّجَارَةِ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (٥)
نہ بیچو تم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو ان کو اور نہ گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں ان کی تجارت میں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اس باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے آخر آیت تک۔

ف اس باب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے۔ ابی امامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے ان کو اور وہ شامی ہیں مترجم کہتا ہے اگرچہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعض آدمی ایسا ہے کہ کھیل کود کی بات خریدکرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھہرا دے اس کو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخرے وہی لوگ ہیں کہ ان کو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہے جو گاتیاں ہوں اور تاویل اس کی یہ ہے کہ یشتری لہو الحدیث یعنی خریدتا ہے کھیل کود والوں کو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا ان کا اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ الخ یعنی جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانے کے ساتھ مگر بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر اس کو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ ہو رہیں مؤلف کہتا ہے یہاں سے بیشک واضح ہو گیا ہم کو سبب حال آنے کا ملحدان بے دین کے ساتھ کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتے ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھال دیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب ذلت کا ہے اس سے بڑھ کر کیا ذلت ہو گی کہ کفار بھی اس پر ہنستے ہیں اور آخرت میں اس سے بڑھ کر رسوائی دیکھیں گے اور یہی حدیث جس میں مذکور ہے شیطانوں کے مسلط ہونے کا۔ گانے والی پر درمختار میں بھی لائے ہیں۔ اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے حالانکہ یہ مقام اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کے لیے لکھا گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ۔

باب اس بیان میں کہ ماں اور لڑکی کو اور بھائیوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

روایت ہے ابو ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کر دیا ماں کو اس کے لڑکا لڑکی سے جدا کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بخشے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ دو بھائی تھے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو ان میں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی رضی اللہ عنہ کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے ان کو سو فرمایا پھیر لو اس کو پھیر لو اس کو۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جاویں یعنی قرابت والے قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دار الاسلام میں پیدا ہوئے ہیں مگر قول اول اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا ان پر کہا انہوں نے میں نے اس کی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی۔ مترجم کہتا ہے کچھ بھی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہے بہر طور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

باب اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پاوے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

روایت ہے عائشہ سے تحقیق کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ منفعت شئے کا اس کے لیے ہے جو شخص اس شئے کا ضامن ہے یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو منفعت بھی اس کی اسے حلال ہوئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سندوں سے بھی سوائے اس سند کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا روایت کی ہم سے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ ف یہ حدیث صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اس کو محمد بن اسماعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہے کہ تدلیس ہے اور تدلیس کی اس میں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہہ دیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اس کی کہ فائدہ ہر چیز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خرید ا اور اس سے کچھ پیسہ کمایا پھر اس میں کچھ عیب دیکھا اور اس کو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسہ کمایا ہوا اسی مشتری کا ہے اس لیے کہ وہ غلام مرجاتا تو نقصان مشتری ہی کا تھا اسی طرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اس کا یہی حکم ہے کہ نفع اس کو پہنچے گا جو اس کا ضامن ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرِ لِلْمَارِّ بِهَا

باب اس بیان میں کہ راستے والے کو راہ کے درختوں کے پھل کھانا درست ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاوے کسی باغ کے اندر تو کھاوے یعنی اس کے پھلوں کو کھانا اسے جائز ہے مگر جمع نہ کرے اپنے کپڑے کے کونے میں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولیٰ ابی اللحم اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر یحیی بن سلیم کی روایت کرنے سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کے پھل کھانے کو اور مکروہ سمجھا ہے بعض نے مگر یہ کہ قیمت دے دیوے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا لٹکے ہوئے پھلوں کے کھانے کا یعنی جو درخت میں ہوں۔ یا خشک کرنے کے لیے لٹکائے ہوں تو فرمایا آپ نے جو لیوے اس میں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نہ کرتا ہوا اپنے کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کھالے تو اس پر الزام نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ الْجُوعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللهُ وَأَرْوَاكَ۔

روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلے مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لے گئے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپ نے اے رافع کیوں ڈھیلے مارتا ہے تو ان کی کھجوروں کے درختوں پر کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھوک کے سبب سے فرمایا آپ نے ڈھیلے نہ مارو اور جو گرے یعنی آپ سے اسے کھالو سیر کرے تجھ کو اللہ اور آسودہ کرے۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

باب بیع میں استثناء کرنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ

روایت ہے جابر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جب کہ اندازہ ادر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔ مقدار اس کا معلوم ہو اور تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطار سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہیں مترجم کہتا ہے محاقلہ حقل سے ہے اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اس کے نکلے ہوں اور جڑیں ان کی سخت نہ ہوئی ہوں اور بعضوں نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جس میں کھیتی ہو اور اس کو قراح بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لیے غلہ کے عوض میں کرایہ پر دینا ہے اور اسی کو محارثہ بھی کہتے ہیں حرث سے اور حرث زراعت کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا محاقلہ زراعت کے لیے زمین دینا ہے ایک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تم کو زراعت کے واسطے دی۔ اس شرط پر کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اسی کو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اس میں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شائد زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گزرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ پھلوں اور بالیوں سے جدا نہ ہوا ہو اس کو اسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہے فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور اس میں ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا اعتبار نہیں کہ رہے یا پالا مار جاوے اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث لَا يُقْبَلُ صَلٰوةُ الزَّبِيْنِ یعنی قبول نہیں نماز اسکی جو دفع کرنے والا ہو پائخانے اور پیشاب کا اور اسی سے ہے "نَاقَةٌ زَبُوْنٌ" یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابنت اصطلاح حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہے اور دوسری درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ سو من کھجور جو زمین پر ہے اس کے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ اس میں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ کی اصل خیبر سے ہے کہ خیبر کے پھلوں اور کھیتوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور پھر جب اس میں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے "بحار الانوار" کا اور ثنیا بر وزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شئے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اس کا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سو من گیہوں تولے ہوئے ہیں میں نے تیرے ہاتھ بیچے مگر اس میں سے پانچواں حصہ نہیں بیچا تو جائز ہے اور اگر کہے اس سو من میں سے تھوڑے میں نے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

باب عدم جواز میں بیع طعام کے قبل استیفاء کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اس کو دوسرے کے ہاتھ جب تک قبضہ نہ کرے اس پر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز قبل قبضے کے نہ بیچی جاوے۔

ف اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کرے اس پر اور بعضوں نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی و وزنی نہیں اور کھانے پینے میں خرچ نہیں ہوتا کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اس باب میں نہی سخت فقط علماء کے نزدیک غلہ میں ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ — باب بیع پر کسی کے بیع کرنے کی نہی میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیع کرے کوئی تم میں کا دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت بیچ کر پہلے بائع کی چیز نہ پھروا دے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی تم میں کا اس عورت کو جسے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ راضی ہو گئی ہے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیمت نہ لگاوے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جاوے اس پر کوئی دوسرا آکر قیمت نہ بڑھائے اور بعضوں نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ — باب بیع خمر کی نہی میں۔

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے اے نبی اللہ میں نے خریدی تھی شراب ان یتیموں کے لیے جو میری گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپؐ نے بہادے شراب کو اور توڑ دے مٹھور کو اہل دکن اسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خم۔

ف اس باب میں جابرؓ اور عائشہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے روایت ہے ابو طلحہؓ کی حدیث روایت کی ثوریؒ نے سدی سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے انسؓ سے کہ تحقیق ابا طلحہ ان کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بنایا جائے شراب کا سرکہ فرمایا آپؐ نے نہیں۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس شخصوں پر اس کے نکالنے والے پر اور جو نکلوائے اور پینے والے پر اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لیے وہ خریدی جائے اس پر۔

ف یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے اور مروی ہے اسی کی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم کہتا ہے حضرت نے ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لیے بنائے جاتے تھے ان سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانے کا حکم کریں تو لوگ سرکے کے بہانے کھلے خزانے شراب کی خرید و فروخت کرتے رہیں گے اور بعضے چھپا چھپا کر شراب پئیں گے پھر جب ان لوگوں کو دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اس وقت سرکہ بنانے کی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی بہرحال اجازت کی حدیثیں ناسخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اور فرمایا خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلُّ خَمْرِکُمْ یعنی تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اس کو بیہقیؒ نے جابرؓ سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنائیں تو پاک نہیں ہوتا۔ اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کا مگر جب کہ خود بخود بے کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِيْ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ ۴

باب بے اجازت مالکوں کے دودھ دوہنے کے بیان میں۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا اَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔ ۵

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آوے کوئی تم میں کا جانوروں یعنی بکری گایوں میں پس اگر ہووے اس میں مالک اس کا تو اجازت چاہے اس سے پھر اگر اجازت دے تو دودھ دوہے اور پیوے اور اگر کوئی نہ ہو اس میں تو تین آوازیں دے پس اگر کوئی جواب دے اس کو تو اس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتھ اٹھا نہ لے جائے یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن غریب صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور علی بن مدینی نے کہا سننا حسن کا سمرہ سے صحیح یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے مترجم کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو اس قدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کے پھلوں کا کھا لینا جائز ہے اور جس کو خدا نے باغ و بکریاں وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اس کو بھی براہ شکرانے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک نیتی سے اس کو برکت عنایت کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

باب مردار جانوروں کی کھالیں اور بتوں کے بیچنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ فَاِنَّہٗ یُطْلٰی بِہَا السُّفُنُ وَیُدَّھَنُ بِہَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِہَا النَّاسُ قَالَ لَا ھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْا فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ۔

اور سور اور بتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ بھلا کیا فرماتے ہیں آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے۔ اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

ف اس باب میں عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک مترجم کہتا ہے یہود نے چربی کو پگھلا کر بیچنا شروع کیا اور گویا ایک حیلہ نکالا اس کے حلال ہونے کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر شحم کو حرام کیا ہے۔ اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اس لیے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ۔ سو اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان رہن لے کر چرائی کا حیلہ کر کے اس میں رہتے ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْھِبَۃِ۔

باب ہبہ کو پھیر لینے کی برائی کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے بری کہاوت نہیں ہے یعنی ہم کو ایسا کام نہ کرنا چاہیے کہ جس میں بری کہاوت ہو لوٹا لینے والا چیز دے کر ایسا ہے جیسا کتا کھا جاوے اپنی قے۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا حلال نہیں کسی کو کہ دیوے کسی کو کچھ اور پھر لے لے اس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دے وہ اپنے بیٹے کو تو چاہے پھر لے اس سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمر سے اور ابن عباس سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک اور یہ حدیث جو ابن عباسؓ سے مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جس نے کوئی چیز ہبہ کر دی اپنے کسی ذی رحم محرم کو تو اس کو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اس کو جائز ہے اس کا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنی اس کے بدلے کچھ لے چکا ہو تو اس کا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی کو چیز دے کر پھیر لینا مگر باپ کو اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث سے جو ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو کوئی چیز دے کر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الْعَرَایَا وَالرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

باب بیع عرایا اور جو اس میں جائز ہے اس کے بیان میں

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ اِلَّا اَنَّہٗ قَدْ اَذِنَ لِاَھْلِ الْعَرَایَا اَنْ یَّبِیْعُوْھَا بِمِثْلِ

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کی مترجم کے کلام میں ساتویں باب میں اس سے پہلے گزری مگر رخصت دی آپ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَرْصِهَا۔ اپنے پھلوں کو اس کے برابر کے عوض میں کوت کر یعنی اندازہ سے۔

ف اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے۔ زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا ہے محمد بن اسحاق نے اور روایت کی ایوب اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی حدیث سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے۔

عَنْ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا فِیْ خَمْسِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ۔

روایت ہے مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِی الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے میں کوت کر یعنی اندازے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنےٰ ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائے ہیں اس پر حدیث حضرت زید بن ثابت اور ابی ہریرہؓ کی یعنی جو مذکور ہوئیں اور رکھتے ہیں یعنی شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اس کے جائز ہونے کی بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے آسانی اور راحت چاہی اس لیے کہ اصحاب عرایا نے شکایت کی کہ ہم کو اتنا میسّر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کو خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپؐ نے ان کو اجازت دی۔ پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل۔

عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ كَثِیْرٍ ثَنَا بَشِیْرُ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ وَسَهْلَ ابْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَایَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنِ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا۔

روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے بشیر بن یسار نے جو مولے ہیں بنی حارثہ کے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنی تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کا ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو ان کے لیے اجازت دی حضرت نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کو بیچنے سے کوت کر یعنی ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا کہ اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے۔ مترجم کہتا ہے عَرِیَّۃ بروزن فعیلۃ عری یعرو سے ہے جس کے معنے ہیں الگ کرنا اور یہ بمعنی مفعولۃ کے ہے یا فاعلۃ کے یا از عری یعری سے اور مصدر اس کا عریان ہے بمعنی کپڑے اتارنے اور ننگا ہونے کے گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکل جاتا ہے کپڑوں سے اور جمع اسکی عرایا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دیدے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اس میں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دے دوں گا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اس لیے کہ یہ بیع ایک جنس کی ہے اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسی بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہے متعین ہیں وزن کرکے دے یا کیل سے دیوے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنی اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کیے ہوئے نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر انہی درختوں میں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانے کو دیے ہیں یعنی بیع عرایا میں اور امام مالک سے مروی ہے کہ اس کو عرایا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہے۔ دوسروں کے واسطے یعنی اس کے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے

(۵) ## بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ النَّجْشِ باب نجش کے حرام ہونے کے بیان میں۔

مترجم کہتا ہے نجش کے معنی لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا اور شرعی معنی اس کے "مصنف" کے کلام میں ہیں اور مروی ہے کہ نجش کرنے والا سود خوار ہے۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَیْبَۃُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوْا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابو ہریرہؓ پہنچاتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نجش نہ کرو۔

ف اس باب میں ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہے اور نجش اسے کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کو خوب اچھا برا پہچاننے کی اور وہ اس چیز کے بیچنے والے کے پاس آن کر اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور اس چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت دے کر خرید لے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بکوا دیتے ہیں۔ اور یہ ایک قسم فریب کی ہے شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اس لیے کہ بائع نجش کرنے والا نہیں۔

(۶) ## بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّجْحَانِ فِی الْوَزْنِ۔ باب جھکتی ڈنڈی تولنے کے بیان میں۔

عَنْ سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَۃُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ ھَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے سوید بن قیس سے کہا انہوں نے کہا بیچنے کو لایا میں اور مخرمہ عبدی کپڑا ہجر سے (اور وہ کسی مقام کا نام ہے) تو تشریف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ ۔

لائے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مول کیا ہم سے ایک پائجامے کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول۔

ف اس باب میں جابر اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سوید کی حسن صحیح ہے اور علماء نے مستحب کہا ہے ذرہ جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی دیتے وقت اور روایت کی شعبہ نے بھی حدیث سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ ۔

باب تنگ دست قرضدار کو مہلت دینے اور تقاضا میں نرمی کرنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ۔

روایت ہے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہلت دے تنگدست قرضدار کو یا اس کے قرض میں کچھ چھوڑ دے جگہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے نیچے جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوا اس کے۔

ف اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور مسعود اور عبادہ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ ۔

روایت ہے ابومسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نہ پائی اس کی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سے سو فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو پہلے سے معاف کرنا چاہیے معاف کر دو اس کو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ۔

باب اس بیان میں کہ ادائے قرض میں غنی کا دیر لگانا ظلم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادائے قرض میں یعنی ہوتے ہوئے نہ دینا حیلہ حوالہ کرنا ظلم ہے اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کر دیا جائے تو چاہیے اس کے پیچھے لگے یعنی جب کوئی قرضدار کسی قرضخواہ سے کہے میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہے وہ فلانے شخص سے لے لو تو قرضخواہ کو اس کا قبول کر لینا چاہیے اور اس کا پیچھا کرنا چاہیے

ف اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور مطلب اس کا یہی ہے کہ جب کسی کو حوالہ دیا جاوے کسی غنی کا تو چاہیے اس کے پیچھے لگ جاوے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرضدار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں دوں گا تو وہ قرضدار بری ہوگیا اور پھر اس قرض خواہ کو نہیں پہنچتا کہ اس سے طلب کرے۔ مترجم کہتا ہے مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لے لو اور بکر غنی بھی ہے اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں تجھے دوں گا اب زید کو حق نہیں پہنچتا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول[1] نہ ہوا انتہیٰ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے جب ہلاک ہو جاوے اس کا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اسکو حق پہنچتا ہے کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرے حضرت عثمان وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہے مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضائع ہونے کے لائق نہیں اور اسحٰق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسی کو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اس قرضخواہ کو پہنچتا ہے کہ اپنے پہلے قرضدار سے تقاضا کر کے اپنا روپیہ اس سے بھر لے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نہ کرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جس کو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینے کا اور پھر وہ نہ دے اور یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ فسق ہے رد کی جاتی ہے اس کے سبب سے گواہی اس کی اگرچہ ایک بار ہو اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اس کی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنی ایک شخص پر قرض ہے کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر بس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جھٹ قبول کرے تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ
باب بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

ف اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہو گئی میرے اور تیرے بیچ میں اور بیع ملامسہ یہ تھی کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھوؤں تو بیع واجب ہو گئی اور اگرچہ مبیع کو اس نے دیکھا بھی نہ ہو مثلاً مبیع تھیلے وغیرہ میں ہو اور یہ بیعیں جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو حضرت نے اس سے منع کر دیا مترجم کہتا ہے منابذہ نبذ سے ہے نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسی کے پاس پھینک دی اور اس نے بھی اپنی چیز اس کے پاس پھینک دی تو یہ بیع ہو گئی اس میں کچھ ایجاب و قبول نہ ہوتا تھا کہ بائع کہے میں نے بیچا مشتری کہے میں نے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا حضرت نے اس سے منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے لمس چھونے کو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھو دی رات ہو یا دن پھر نہ اس کو دیکھنا بھالنا نہ کھولنا موندنا آنکھ بند کر کے اس کو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکوں کا آنکھ مچولا ٹھہرا اس کو بھی منع فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ۔
باب غلہ وغیرہ خریدنے کو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے ابن عباس سے کہا جب تشریف لائے رسول

---

[1] اس صورت میں جو مذکور ہوئی زید کو محیل کہیں گے یعنی حوالہ کرنے والا اور عمر محال لہٗ اور بکر کو محال علیہ ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے پھلوں کے خریدنے کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگی روپیہ لیوے کسی پھل کے لیے تو چاہیے کہ ان پھلوں کا وزن اور کیل مقرر کرے اور مدت مقرر کرے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لوں گا۔

ف اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور عبد الرحمٰن بن ابزیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جائز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینے کو غلہ یا کپڑا وغیرہ لینے کو ان چیزوں میں جس کی حد اور صفت معلوم کر سکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو سو بعضوں نے جائز کہا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لیے درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ۔

باب زمین مشترک کے بیان میں جس میں کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِضَهُ عَلٰى شَرِيكِهِ۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں سو نہ بیچے اپنا حصہ اس میں سے جب تک اس شریک کو بتا نہ دے یعنی شاید وہ ہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے۔

ف اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد بخاری سے کہ کہتے تھے سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبد اللہ کی حیات میں اور ان سے کچھ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابو البشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسی کو سماع ہو ان میں سے سلیمان یشکری سے ماسوا عمرو بن دینار کے کہ اس نے شاید سنا ہو ان سے جابر بن عبد اللہ کی زندگی میں اور کہا محمد نے قتادہ روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی کہ اس میں وہ حدیثیں لکھی تھیں جو مروی تھیں جابر بن عبد اللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لے گئے صحیفہ جابر بن عبد اللہ کا حسن بصری کے پاس سو لے لیا انہوں نے اس کو یا کہا پس رد نہ کیا اس کو سو لے گئے لوگ اس کو قتادہ کے پاس سو روایت کی اس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے انہوں نے علی بن مدینی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ۔

باب بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں ایسی بیع کی۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے اور معاومہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچنا قبل پیدا ہونے کے اور اس میں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا زیادہ ہو کہ بائع کو اس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو دشوار ہو اس لیے اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ۔

روایت ہے حضرت انس رضؓ سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلہ وغیرہ کا زمانے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بھاؤ مقرر کر دیجیے ہمارے واسطے فرمایا آپؐ نے بھاؤ مقرر کرنے والا وہی اللہ ہے کہ جو روکنے والا ہے یعنی رزق کا مراد اس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنے والا ہے رزق کا اور رزق دینے والا ہے یعنی اس کے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنے والا وہی ہے پھر فرمایا حضرت نے میں چاہتا ہوں ملوں اپنے رب سے ایسے حال میں کہ نہ ہووے مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسی کا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوْعِ۔

باب بیع میں دغا بازی کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم گزرے ایک غلے کے ڈھیر پر اور اس میں آپؐ نے ہاتھ ڈالا سو پہنچی آپؐ کی انگلیوں میں تری سو پوچھا آپؐ نے اسے غلہ بیچنے والے یہ تری کیا ہے اس نے کہا مینہ پڑا ہے اس پر یا رسول اللہ سو فرمایا آپؐ نے اس کو تو نے اوپر کیوں نہ کر دیا یعنی بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھ دیا ہوتا کہ دیکھتے اس کو سب لوگ پھر فرمایا آپؐ نے جو خیانت اور دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابوبردہ بن نیار اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے دغا کرنا یعنی بیچتے وقت مبیع کا عیب چھپانا حرام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيْرِ اَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ۔

باب اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطٰى سِنًّا خَيْرًا مِّنْ سِنِّهٖ وَقَالَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ قَضَآءً۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا قرض لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ سو ادا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم میں سے جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

ف اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹ کے قرض لینے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ رکھا ہے اسے بعض لوگوں نے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سختی کی آپؐ کے اوپر سو قصد کیا اس کا اصحاب نے یعنی اس کے دفع کر دینے کا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو جس کا حق کسی پر ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا آپؐ نے خرید دو اس کو ایک اونٹ اور دے دو اس کو وہ سو ڈھونڈا اور نہ پایا مگر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ سو فرمایا آپؐ نے خرید دو اس کو وہی اونٹ اور دیدو اس کو اس لیے کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

روایت ہے ابو رافع سے جو مولے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا قرض لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ پھر آئے آپؐ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ کہا ابو رافع نے سو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کروں میں اس آدمی کے اونٹ کو سو عرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا میں مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار دانت والا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیدو اس کو وہی اونٹ۔ اس لیے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں کے وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خرید کرنے کو اور نرمی سے قرض ادا کرنے کو۔

ف اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے بخش دیا ایک مرد کو تم سے پہلے تھا اس لیے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خریدتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے حسن ہے اس سند سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم کسی کو بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں تو کہو اس کو کہ نہ نفع دیوے اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں اور جب دیکھو تم کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہے تو کہو نہ پھیرے اللہ تعالیٰ تیری طرف تیری چیز کو۔

ف حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں خرید و فروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے خرید و فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں حکومت اور قضا وغیرہ کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِي

باب ان حدیثوں کے بیان میں جو قاضی کے باب میں آئی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَ تُعَافِينِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا أَرْجُو بَعْدَ ذَلِكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن موہب سے کہ عثمانؓ نے کہا عبداللہ بن عمر سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کر عبداللہ نے کہا کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھے اے امیر المومنین یعنی معاف رکھو قاضی بننے سے کہا عثمان نے تم اس کو کیوں برا جانتے ہو۔ تمہارے باپ[1] تو قضا کرتے تھے کہا عبداللہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہوا اور فیصلے کیے اس نے عدل کے ساتھ یعنی موافق حکم خدا اور رسولؐ کے تو گمان ہے اس کا کہ شاید وہ برابر سرابر چھوٹے[2] سو کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اس کے بعد اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

ف مترجم کہتا ہے پوری روایت رزین کی نافع سے یہ ہے کہ ابن عمر نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیر المومنین میں حکم نہ

[1] حضرت عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک میں مدینے میں عہدہ قضا پر مامور تھے۔

[2] یعنی ثواب تو کجا اگر عذاب سے بچا تو غنیمت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں بھی یعنی چہ جائے زیادہ میں حضرت عثمان نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی عمر خطاب تو قضا کرتے تھے ابن عمرؓ نے کہا تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو بے شک اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے حضرت سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اس کو پناہ دو۔ اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے معاف کر دو پس معاف کیا حضرت عثمانؓ نے ان کو اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تاکہ اور لوگ بھی شائد قبول نہ کریں اور یہ کارخانہ معطل رہے۔ ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی غریب ہے اور میرے نزدیک اس کی اسناد متصل نہیں اور عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے جمیلہ کے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَآءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ مَنْ جُبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهٗ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے طلب کی قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اس کے نفس کی طرف یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اس پر ایک فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہ راست بتاتا ہے اس کو۔

عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَآءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ۔

روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ڈھونڈے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا پھرے اس میں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جاوے اتارتا ہے اللہ اس پر ایک فرشتہ کہ وہ اسے انصاف کے امور سکھاتا ہے اور راہ حق بتاتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبدالاعلیٰ سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ اَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہدہ دار ہوا قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا یعنی راوی کو شک ہے یہ فرمایا یا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں داخل ہوا۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور سند سے بھی مروی ہے اور سوا اس سند کے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيْبُ وَيُخْطِئُ

باب قاضی کے صواب وخطا کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حاکم حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اس کی رائے کا تو اس کو دو ثواب ہیں یعنی ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقدار کے حق پہنچانے کا دوسرے اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا۔

ف مجتہد اپنے اجتہاد میں بہرصورت ثواب پاتے ہیں مگر متاخرین کو ان کے اجتہاد پر بھولنا نہ چاہیے بلکہ خود طلب حق میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو مگر مجتہدین اولین کے حق میں نیک عقیدہ رکھنا لازم ہے اور زبان طعن کی ان سے باز رکھنی چاہیے مترجم۔ اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد کے معنی لغت میں کوشش کے ہیں اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدین شریعت کا مسائل اجتہادیہ میں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو ان کو دوگنا ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی اور ان کے اتباع اس پر مطلع ہوئے ان کو ضرور ہے کہ اس میں تقلید ان کی نہ کریں بلکہ خود تبعی دل جو امر موافق کتاب و سنت ہو اس کو قبول فرماویں مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پر ضروری ہے کہ ان مقتدیان دین و پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسی طرح ان کی خطا کو مورد طعن نہ ٹھہرائیں واللہ اعلم وعلمہ احکم ف اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے نہیں جانتے ہم اس کو سفیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں یحییٰ بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي

عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ۔

باب کیفیت قضا میں۔

روایت ہے معاذ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی قاضی بنا کر سو فرمایا کیونکہ فیصلہ کرے گا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کروں گا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہ ہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہ ہو سنت رسول اللہ میں تو کہا اجتہاد کروں گا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ توفیق خیر دی اس نے رسول اللہ کے رسول کو۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اس نے کئی مردوں سے اہل حمص کے انہوں نے معاذ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَّ أَبْغَضَ

باب امام عادل کے بیان میں۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے

باب کیفیت قضا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ وَ اَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ ۔

اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے۔

ف اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنِ ابْنِ اَبِی اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطٰنُ ۔

روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب اس نے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہو گئی اس سے اور ساتھ ہو گیا اس کے شیطان۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقَاضِیْ لَا يَقْضِیْ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

باب کیفیت انفصال مقدمات میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِیْ كَيْفَ تَقْضِیْ قَالَ عَلِیٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نالش کریں تمہارے پاس دو شخص تو حکم نہ کر پہلے والے کے لیے کچھ جب تک سن نہ لے اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کرے گا کہ کیا حکم کرنا چاہیے کہا علیؓ نے پھر اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِمَامِ الرَّعِيَّةِ ۔

باب امام رعیّت کے بیان میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِی الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ ۔

روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہ سے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرے حاجتمند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی ان کو نہ آنے دے کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کرے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے اس کی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت میں یا دنیا میں سو مقرر کیا اسی وقت ایک آدمی حضرت معاویہ نے یہ حدیث سن کر کہ وہ خبر دیتا رہے لوگوں کی حاجتوں کی یا روا کرتا رہے حاجات ان کی۔

ف اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے یزید ابن ابی مریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ أَنْ لَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

باب اس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نہ کرنا تم دو آدمیوں کے بیچ میں جب کہ تم غصے میں ہو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نہ کرے اور نہ حکم دیوے حاکم دو شخصوں کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب وہ غصے میں ہو

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْأُمَرَاءِ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ۔

باب حاکموں کے تحفوں کے بیان میں۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف قاضی اور تحصیلدار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا کسی کو میرے پیچھے کہ میں پھیر کر حضرت کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپ نے تجھے معلوم ہے کہ کیوں بھیجا میں نے تیرے بلانے کو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ و ہدایا سے رعایا و برایا کے بغیر میرے حکم کے اس لیے کہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا آوے گا خیانت کی چیز لے کر قیامت کے دن اسی لیے بلایا تھا میں نے تم کو اب جاؤ اپنے کام کو۔

ف اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد اودی سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ۔

باب رشوت دینے والے اور لینے والے کی مذمت میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو مقدمات میں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عائشہ بن ابی حدیدہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے کہا عبداللہ نے لعنت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو۔ ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

باب دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہدیہ دیا جاوے مجھے ایک کھر بکری کا تو بیشک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ۔

قبول کرلوں میں اور اگر دعوت دی جائے مجھے اس پر تو حاضر ہوں میں۔

ف اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلیمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

باب عدم جواز میں اخذ مال غیر کے اگرچہ بحکم حاکم ہو۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میرے پاس اپنے مقدمے لاتے ہو یعنی انفصال کے لیے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعض تم میں سے تیز زبان ہو اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے سو اگر میں دلوا دوں تم میں سے اس کے بھائی کا کچھ حق تو گویا میں دیتا ہوں اس کو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لیوے اس میں سے کچھ۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ام سلمہ کی حسن صحیح ہے۔ مترجم قولہ سو اگر میں دلوا دوں الخ یعنی بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسی کے مجھے معلوم ہو کہ حق اسی کا ہے اور حقیقت میں اس کا حق نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ لیوے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تھے اور قضائے قاضی ظاہراً و باطناً نافذ نہیں ہوتی۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ

باب اس بیان میں کہ مدعی پر گواہ ضرور ہیں اور مدعا علیہ پر قسم۔

روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضر موت سے اور ایک مرد کندہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہؐ اس نے چھین لی ہے میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا کچھ حصہ اس میں نہیں سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے کہا نہیں فرمایا آپؐ نے پھر تجھ کو اس سے قسم لینا پہنچتا ہے یعنی مدعیٰ علیہ سے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانے میں اور پرہیزگار نہیں فرمایا تجھ کو کچھ نہیں پہنچتا اس سے سوا قسم کے کہا راوی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھاوے اس کے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ موڑی اس نے اگر قسم کھائی اس نے اس کے مال پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی مَالِہٖ لِیَأْکُلَہٗ ظُلْمًا لَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ وَھُوَ عَنْہُ مُعْرِضٌ۔ کھالیوے اس کو ظلم سے تو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یعنی قیامت کے دن اور وہ اس سے منہ پھیرنے والا ہو گا۔

ف اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔ بسند مذکور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہے اور قسم کھانا مدعیٰ علیہ کو۔

ف اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبیداللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا ان کو ابن مبارک وغیرہ نے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعیٰ علیہ پر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ
باب مدعی کی قسم میں جب اس کے پاس ایک گواہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِیْعَۃُ وَاَخْبَرَنِی ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ۔ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ثابت کر دیا دعوٰے مدعی کا اس کی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھ کو سعد کے ایک بیٹے نے کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر۔

ف اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرّق سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن غریب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ۔ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ الْوَاحِدِ وَقَضٰی بِھَا عَلِیٌّ فِیْکُمْ۔ روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اس کے ساتھ علی نے بھی تمہارے درمیان۔

ف یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے باپ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جاوے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا انہوں نے جائز نہیں ایک گواہ پہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دینا مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علمائے کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لے کر اس کا دعویٰ اثبات کیا جاوے مترجم طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پورا نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اس کے بدلے تو قسم کھاوے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دیے ہیں، تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جاوے پس اگر مدعی قسم کھالے تو روپیہ عمر سے دلا یا جائے اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم کھا لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لیے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سو اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شائد اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنی مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم وجود آپ نے برابر جان کر مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور آئمہ ثلاثہ بھی اسی طرف ہیں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ۔

باب غلام مشترک کے عتق کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شِقْصًا أَوْ قَالَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

روایت کی ابن عمر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے نصیباً فرمایا یا شقیصاً یا شرکاً اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے یعنی باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبھی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا وہ آزاد ہوا یعنی نافع نے کبھی یعنی کا لفظ بڑھا دیا۔

ف مترجم اس حدیث کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مالدار ہے تو اور شریکوں کو قیمت اس کی ان کے حصول کے موافق دے کر اسے پورا آزاد کروا دے۔ اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اس شریک کی خدمت کرے جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے اگر شراکت بالمناصفہ تھی۔ ف حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور روایت کی ہے حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِنْ مَالِهِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپؐ نے جس نے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچتا ہے غلام کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہے یعنی اس کو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ قَالَ شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہے خلاص اس کا اس کے مال سے اگر وہ مال دار ہے اور اگر نہیں ہے اس کے پاس مال تو قیمت کی جاوے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جاوے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی کے مانند اور اس میں یہ ہے کہ حضرت نے شقیصا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مانند اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعی کرانے کا غلام سے اور اختلاف ہے علماء کا سعایت میں سو تجویز کی ہے بعض علماء نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق اور کہا ہے بعض علماء نے ایک غلام ساجھے کا ہو دو مردوں میں اور آزاد کر دیا ایک نے ان میں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مال دار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہوا اس سے سعی کرانا نہیں پہنچتا اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرٰى باب عمرٰی کے بیان میں۔

مترجم عمری عمر سے مشتق ہے اور اصطلاح شرع میں عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسی کو کوئی گھر دیوے کہ تم اس میں ساری عمر رہو

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ نافذ ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث ہے اس کے ناطے والوں کو یعنی بعد اس کے مرنے کے پھر وہ گھر مالک اول نہیں لے سکتا بلکہ اس کے وارث لیں گے جس کو دیا ہے۔

ف اس باب میں زید بن ثابتؓ اور جابرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابن زبیرؓ اور معاویہ سے بھی روایت ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَاِنَّھَا لِلَّذِیْ یُعْطَاھَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاھَا لِاَنَّہٗ اَعْطٰی عَطَآءً وَّقَعَتْ فِیْہِ الْمَوَارِیْثُ۔

وارثوں کے لیے سو وہ گھر اسی کے لیے ہے جس کو دیا گیا نہیں پلٹتا اس کی طرف جس نے دیا تھا اس لیے کہ اس نے ایسا دیا گھر کہ اس میں حق وارثوں کا ہوگیا۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ہے معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعضوں نے زہری سے روایت کی ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ ولعقبہٖ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر کے کہہ دیا کہ یہ گھر تیرے لیے ہے تیری زندگی تک اور تیرے وارثوں کے لیے تو وہ اسی کے لیے ہوگا کہ جسکو دیا گیا اور نہیں پھرتا دینے والوں کی طرف اور اگر یہ نہ کہا گیا کہ تیرے وارثوں کے لیے تو وہ پھر آتا ہے دینے والوں کی طرف جب وہ شخص مر جائے جس کو دیا تھا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ عمریٰ ہو جاتا ہے اسی کا جس کو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب کسی نے گھر کسی کو دیا اور جس کو دیا ہے تو اس کے وارثوں کو وہ گھر ملے گا جس کو دیا گیا تھا اگرچہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم: عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا ہے اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ مکان واہب کے ملک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کے ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ کے وارثوں کو پہنچتا ہے نہ واہب کے وارثوں کو اور اس کے یعنی موہوب لہ کے وارثؔ نہ ہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت تک جمہور کہتے ہیں کہ حکم اس کا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ واہب کی طرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہے یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے ملک ہے اور میرے مالکوں کے صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمریٰ فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمریٰ سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے یعنی اصل شئے موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں شرح مشکوٰۃ

بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّقْبٰی۔

باب رقبٰے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰی جَآئِزَۃٌ لِاَھْلِھَا وَالرُّقْبٰی جَآئِزَۃٌ لِاَھْلِھَا۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور رقبیٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور تفصیل رقبے کی آگے آتی ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبیٰ جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے رقبےٰ میں سو جائز کہا ہے عمرے کو اور ناجائز کہا رقبےٰ کو اور تفسیر رقبےٰ کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری ہے جب تک تو جیوے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جائے گی۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا رقبے امثل عمرے کے ہے اور وہ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب صلح کے بیان میں۔

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا۔

بسند مذکور روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے یعنی اس کے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کر دے یعنی اسکے اجتناب کے واجب کرنے والی ہو اور مسلمانوں کی شرطوں پر رہنا چاہیئے مگر وہ شرط کہ حرام کر دے کسی حلال کو یا حلال کر دے کسی حرام کو۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَآئِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

باب دیوار ہمسایہ پر لکڑی رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَاْطَئُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اجازت چاہے ایک تم سے ہمسایہ اس کا کہ ایک لکڑی گاڑے اس کی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہتیر تو منع نہ کرے اس کو پھر جب بیان کی کہ ابوہریرہؓ نے یہ حدیث جھکائے لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سے کہا ابوہریرہؓ نے کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں میں تم کو اعراض کرنے والے اس سے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ماروں گا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنی تم سے اس پر عمل کروا کر چھوڑوں گا۔

ف اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھر والے کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اس کا ہمسایہ لکڑی اس کی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ

باب قسم کھلانے والے کی نیت پر قسم واقع ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اسی پر واقع ہوتی ہے جس کی تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم لینے والا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانے والے کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت معتبر ہے مترجم قولہ قسم اسی پر ہوتی ہے الخ یعنی معتبر قسم میں نیت اسی کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کھانے والے کی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اس کے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اس کا سبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسے خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ

باب اس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوا سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف کرو تم راہوں میں تو مقرر کردو اس کو سات ہاتھ۔

ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کی ابوہریرہؓ سے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

باب تخییر ولد میں جب کہ والدین جدا ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو چاہے باپ کے پاس رہے چاہے ماں کے پاس۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور ابومیمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جاوے لڑکے کو چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہے تو ماں اس کی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جاوے تو اس کو اختیار دیا جاوے کہ جس کے پاس چاہے رہے ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس اور ہلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَلَدَ یَاْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باب اس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جو کھاتے ہو تم اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے یعنی ان کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔

ف اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے ان کی پھوپھی سے انہوں نے روایت کی حضرت عائشہ رضی سے اور اسی پر عمل ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہنا ہے کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لیوے جتنا چاہے اور بعضوں نے کہا نہ لیوے مگر جب حاجت ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَنْ یُکْسَرُ لَهُ الشَّیْءُ مَا یُحْکَمُ لَهٗ مِنْ مَالِ الْکَاسِرِ

باب کسی چیز کے توڑنے اور اس کے بدلا دینے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِیْ قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَآئِشَةُ الْقَصْعَةَ بِیَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَّاِنَآءٌ بِاِنَآءٍ۔

روایت ہے حضرت انس سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیوی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہ رضی نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اس میں تھا سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیئے اور پیالے کے بدلے پیالہ۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ۔

روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا سو آپ ضامن ہوئے اس کے یعنی دیا عوض اس پیالہ کا۔

ف یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیثیں مراد لیں جو سفیان ثوری نے روایت کی تھیں جو اوپر گزریں اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب اس بیان میں کہ مرد عورت کب بالغ ہوتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَیْشٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا انہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک لشکر میں اور میں چودہ بر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَشَرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشَرَةَ۔

کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپؐ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد[2] ہے بالغ اور نابالغ کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت سے حصہ دو اس کو جو پندرہ برس کا ہو۔

ف روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جاوے تو اس کا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اس کا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہووے یا پندرہ برس کا ہو جاوے اور اگر سن ان کا معلوم نہ ہووے تو جب اس کے زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ

باب اس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهُ بِرَأْسِهِ۔

روایت ہے براء سے کہا انہوں نے گزرے مجھ پر میرے ماموں اور ان کے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف کہ اس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی بیوی یعنی موطوئہ سے اس لیے کہ میں اس کا سر لاؤں حضرت کے پاس۔

ف اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

---

[1] یعنی لوگ مجھے حضرت کے پاس لائے کہ آپؐ جہاد میں لے جاویں۔ ۱۲

[2] یعنی جو پندرہ برس کے ہوں لڑنے والے ہیں ان کو غنیمت کا حصہ ملے اور جو اس سے کم ہوں وہ بچے ہیں ان کا حصہ نہیں ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِي الْمَاءِ

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَلْاٰيَةَ ۔

باب ان دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت ان میں پانی سے دور ہو اور ایک کا نزدیک

روایت ہے عروہ سے انہوں نے حدیث بیان کی ابن شہاب سے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سنگستان کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں کو سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جاوے سو نہ مانا زبیر نے سو فریاد لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے پانی دے ۔ اے زبیر اپنے[1] کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لیے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ وہ آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپ نے ان کی رعایت کی سو متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ منڈیر تک پھر جاوے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اس مقدمہ میں اتری ہے فلا وربک سے تسلیما تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتے سے اور قبول رکھیں مان کر۔

ف مترجم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینے میں سے تھے ان میں یہ بھی تھے اور ماں ان کی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ ان کے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے جن کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ ان کے چچا نے ان کو دھوئیں کا عذاب دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیویں مگر وہ کب چھوڑتے تھے بلکہ حضرت کے ساتھ رہے ہیں سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سو ایک وہ اور انصاری ایک نالے میں سے پانی دیا کرتے تھے اپنے کھیتوں کو اور زبیر کا کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اس کی زمین زبیر کی زمین سے نیچی تھی اس انصاری نے کہا کہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے آپ نے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہاں تک تیرا حق ہے اور بعضوں نے اس کا اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپ نے ایک امر متوسط ایسا

[1] یہ حکم حضرت نے اس لیے دیا کہ زبیر کا کھیت بلند تھا انصاری کے کھیت سے اور پانی کی طرف بھی قریب تھا ۔ ۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپ نے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لے لے اور حضرت کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دور نہیں کہ آپ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہے کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دیوے کہ اس وقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر ازراہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اس میں حضرت کے حکم مبارک کو پنچ بنا دیں اور اس پر بدل راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھا دیں دعوے مسلمانی سے باز آجائیں یہ مضمون شرح مشکوٰۃ میں ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے لیث سے اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے پہلی حدیث کی مانند۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب اس کے بیان میں جو اپنی لونڈی غلام اپنی موت کے قریب آزاد کرے اور اس کا کچھ اور مال نہ ہو سوا اس کے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنی موت کے نزدیک اور اس کا کچھ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سو آپ نے ان کو کچھ سخت و سست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور ان کے تین حصے کیے یعنی دو دو غلام الگ الگ کر کے پھر قرعہ ڈالا ان میں اور آزاد کیا ان میں سے دو کو یعنی جن کے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علماء کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کر لیوے ہر غلام اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابو المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں مترجم کہتا ہے یعنی جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اس کی ثلث مال سے زیادہ میں نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور کوئی مال اس کے سوائے اور نہ تھا تو وہ غلام اس حدیث کی رو سے تین حصے کیے جاویں اور قرعہ ڈالا جاوے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا اور حضرتؐ نے اس کو سخت و سست اس لیے فرمایا کہ اس نے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ یعنی اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہ ہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنی بسبب حق تلفی ورثہ کے معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھ بقدر ضرورت امر نامشروع پر برا کہنا درست ہے تا کہ اور لوگ اس راہ کو اختیار نہ کریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

باب اس روایت میں جو مالک ہو اپنے ناتیدار کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار کا یعنی خریدنے کے سبب سے 5
یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے۔

ف اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا مضمون روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سو لکھا ان کے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو مالک ہو ناطے دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے ف اور کسی کو نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں عاصم احول کی روایت کرنے کا حماد ابن سلمہ سے سوائے محمد بن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہوا ناطے دار محرم کا وہ حر ہے روایت کیا اس کو ضمرہ بن ربیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں متابعت کرتا کوئی ضمرہ بن ربیع کی اس روایت میں کوئی دوسرا راوی ضمرہ کی روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور اس حدیث میں اہل حدیث کے نزدیک خطا ہے مترجم کہتا ہے صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اس کے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بمجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو اس لیے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجے کو اور جو ان کے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اس کے ایسے ناطے دار کو جن سے نکاح درست ہے وہ اس قید سے نکل گئے اور ثوری نے کہا کہ اختلاف ہے علماء کا اقرباء کے آزاد ہونے میں جبکہ ملک میں آویں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی ان میں سے بمجرد ملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابی ہریرہؓ کی روایت سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پاوے اس کو غلام پس خرید کرے اس کو اور آزاد کر دے اس کو یعنی وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے درجے کے ہوں بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہے ان کے سوا میں سو شافعی اور ان کے علماء نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا ان کے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت مالک سے ہے کہ آزاد ہونے میں سب ذوی الارحام محرم ہے اور تیسری روایت ان سے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم و تاخیر لفظی۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ

باب اس کے بیان میں جو غیر کی زمین میں بے اجازت کچھ بو دے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَهٗ نَفَقَتُهٗ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بو دیوے کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت کے تو اس کا کچھ نہیں اس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کا ہے اور جو اس میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابی اسحاق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبداللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اس کو ابو اسحٰق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کے روایت کرنے سے کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن اصم نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند مترجم کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملے گا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیداوار ہو وہ سب زمین والے کی ہوگی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اس کو خرچہ زمین کا دینا ہے بعض علمائے حنفیہ نے اور ابن ملک نے کہا کہ اس پر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اس دن کا جس دن سے کہ اس کے قبضہ میں تھی اس دن تک کہ وہ زمین خالی ہو اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے کذافی شرح مشکوٰۃ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس میں بے اجازت تصرف کرنے والے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

باب ہبہ کے اور سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں۔

۵ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ ان کے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ گواہ کریں آپؐ کو اس پر سو آپؐ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تم نے ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اس کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپؐ نے پھیر لو اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعضوں نے کہا کہ ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسوں میں بھی برابر رکھے اور بعضوں نے کہا ہبہ اور عطیہ میں اولاد ذکور واناث برابر ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور بعضوں نے کہا برابری اولاد میں یہی ہے۔ کہ دو گونا دے لڑکوں کو مثل قسمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ۔

باب شفعہ کے بیان میں۔

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہے گھر کا۔

ف کہا ابو عیسٰی نے اس باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے روایت ہے ف حدیث سمرہ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی عیسٰی بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح علماء کے نزدیک حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسٰی بن یونس

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روایت سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں مترجم کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفعہ سے کہ لغت میں بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے ہے کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں کے واسطے اس لیے کہ حضرت کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملیں گے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہے لہذا اس کا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کر کے بعوض اس مال کے جو مشتری پر خریدنے میں پڑا ہے اور مشتری کی قید سے ملک بلا عوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلا عوض یا میراث یا صدقہ ہے کہ اس میں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام اعظم کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوٰۃ ملتقطاً۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

باب غائب کے شفعہ کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنے قریب کے گھر کا کہ جس میں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جاوے اس کا یعنی بیچتے وقت بسبب شفعہ کے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ہووے راستہ ان دونوں کا ایک۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبد الملک بن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبد الملک ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک نہیں جانتے ہم کسی کو کلام کیا ہو ان میں سوائے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبد الملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبد الملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگر غائب ہو پھر جب وہ آوے تو شفعہ کا دعوے کرے اگرچہ جس میں وہ دعوے کرتا ہے اس کی بیع میں مدت دراز گزری ہو۔

بَابُ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ۔

باب اس بیان میں کہ جب پڑجاویں حدیں اور الگ ہو جاویں حصے تو پھر شفعہ نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑجاویں حدیں اور پھر جاویں راستے تو پھر شفعہ نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو بعضوں نے مرسلاً ابی سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہا تابعین کے مثل عمر بن عبد العزیز کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں ہیں یحییٰ بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن اور مالک بن انس اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لیے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ وہ شریک نہ ہو اور بعض علمائے صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لاتے ہیں وہ اسپر حدیث مرفوع کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ یعنی ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ یعنی ہمسایہ بہت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّرِیْكُ شَفِیْعٌ وَ الشُّفْعَۃُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہے۔ اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

ف اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوائے ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی اور مانند اور نہیں ہے اس میں ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبد العزیز بن رفیع سے مثل اس کے اور اس میں بھی ابن عباس کا ذکر نہیں اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابو حمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابو حمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی ہو روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو الاحوص نے انہوں نے عبد العزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علماء نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمین میں ہے یعنی غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں اور بعض علماء نے کہا ہے شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ — باب لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ اور بکری کے بیان میں۔

مترجم کہتا ہے لقطہ بضم لام و سکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت میں پڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ پڑا مال ہے کہ پاوے اس کو کوئی شخص اور معلوم نہ ہو مالک اس کا اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اس کی تعریف کرنے کا یعنی پہچوانے کا ورنہ ترک اس کا اولیٰ ہے اور واجب ہے اٹھانا اس کا اگر خوف ہو اس کے ضائع ہونے کا سو اگر چھوڑ دے گا اس کو اور وہ ضائع ہوگا تو وہ گنہگار ہوگا۔

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ قَالَ دَعْهُ فَقُلْتُ لَا أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَآخُذَنَّهُ فَلَأَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ وَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِذَا جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فالتقطت سوطا یعنی پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لے لیا میں نے اس کو اور دونوں رفیقوں نے کہا میرے چھوڑ دو اس کو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑوں گا۔ کہ درندے کھالیں میں اس کو لے لوں گا۔ اور اپنا کام نکالوں گا۔ اس سے پھر آیا ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اس کا اور بیان کیا میں نے اس کا سارا قصہ سو انہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے میں نے پائی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اس میں سو دینار سرخ تھے کہا ابی نے سو لایا میں اس کو حضرت کے پاس سو فرمایا حضرت نے پہچنواؤ اس کو ایک سال پھر پہچنوایا میں نے اس کو ایک سال سو نہ پایا میں نے کسی کو پہچانتا ہو اس کو پھر لایا میں اس کو حضرت کے پاس پھر فرمایا آپ نے پہچنوا۔ اس کو ایک سال پھر پہچنوایا میں نے اس کو ایک سال اور پھر لایا میں اس کو آپ کے پاس پھر فرمایا آپ نے تیسری بار پہچنوا اس کو ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اس کی گنتی اور اس کی تھیلی کی صورت اور اس کی بندھن کی شکل پھر جب اس کا طالب یعنی مالک آوے اور خبر دیوے تجھ کو اس کی گنتی کی اور اس کی تھیلی کی صورت کی اور اس کے بندھن کے رنگ و روپ کی تو دے دے اس کو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَقَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَى رَبَّهَا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپ نے پہچنوا اس کو ایک سال تک پھر پہچان رکھ سر بند اس کا اور ظرف اور تھیلی اس کی پھر خرچ کر ڈال اس کو پھر اگر آوے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو سو عرض کیا اس نے یا رسول اللہ گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا آپ نے لے لے اس کو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی یعنی اس کو اٹھانا ضرور ہے نہیں تو بھیڑیا کھا جائے گا پھر پوچھا اس نے یا رسول اللہ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا کہا راوی نے سو غضب ناک ہوگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسارے آپ کے یا سرخ ہوگیا چہرہ مبارک آپ کا یعنی راوی کو شک ہے کہ ان کے شیخ نے کیا کہا پھر فرمایا حضرت نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ میں موزے اس کے اور مشک اس کی جب تک ملاقات کرے اپنے مالک سے www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمرو اور جارود بن معلے اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولی ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اوروں کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لقطہ کے خرچ کرنے کی جب بھچنوا دے اس کو ایک سال اور نہ پاوے کسی کو کہ اس کو پہچانے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ بھچنوا دے اس کو ایک سال پھر اگر اس مدت میں اس کا مالک آگیا تو اس کو دے دے نہیں تو صدقہ کر دے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا وہ کہتے ہیں کہ جو پڑی چیز اٹھا دے اس کو نفع لینا اس سے جائز نہیں جب کہ غنی ہو۔ اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لیوے اگرچہ غنی ہو اس لیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ اس میں سو دینار سرخ تھے سو حکم فرمایا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھچنوائے اس کو تو انہوں نے نہ پایا جو پہچانتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ کھا دیں اس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جس کو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی کو اس لیے کہ علی بن ابی طالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو بھچنوایا اس کو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے کہ میرا ہے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کے کھانے کا اور حضرت علی کو زکوٰۃ و صدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم ہیں اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنیٰ چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور کچھ بھچنوانے کی ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک بھچنوا دے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا بھچنوا دو اس کو ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ تو دے دو اس کو اور نہیں تو پہچان رکھو اس کے ظرف اور سربند اور اس کی گنتی کو پھر کھالے اس کو پھر اگر آوے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے۔ www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب بھچنوا دے اور نہ ملے کوئی آدمی کہ اس کو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا اور یہی قول ہے شافعی احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

باب وقف کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ

روایت ہے ابن عمر سے کہ ملی حضرت عمر کو کچھ زمین خیبر میں سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ مجھ کو ملا ہے ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھ کو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ إِنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔

ہیں مجھ کو اس مال کے لیے فرمایا آپ نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو سو صدقہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جاوے اس کی اصل اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ ورثہ میں دی جاوے اور صدقہ دیا جاوے جو اس میں سے نکلے فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور رہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی ہو اس زمین کا کہ کھاوے اس میں سے موافق دستور کے یا کھلاوے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے بقید متمول کی جگہ غیر متأثل مالا کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا غیر متأثل مالا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسمعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی یہی لفظ تھا غیر متأثل مالا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتا رہے اپنے باپ کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے موقف الحساب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جاویں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی توقف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاح شرع میں وقف کہتے ہیں کسی مال متقوم کے روکنے کو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پاویں گے اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمرؓ کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ خاص ہیں جیسے کہے یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر یا اور کچھ اس کے مانند کہے اور فضائل اس کے بے شمار ہیں چنانچہ اسی میں ہے وہ حدیث جو بروایت ابوہریرہؓ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کے اوقاف اب تک باقی ہیں اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں کذا فی ترجمہ درالمختار مع تقدیم وتاخیر و زیادۃ لیسیرۃ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَجْمَاءِ اَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

باب اس بیان میں کہ جانور اگر کسی کو زخمی کرے یا مارے تو اس کا قصاص نہیں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور یعنی گائے بیل وغیرہ کے مارنے کا کچھ بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں مر جاوے یا دب جاوے تو کھودوانے والے پر کچھ بدلہ نہیں اور کان کھودوانے والے پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کان کھودنے میں چوٹ کھا جاوے یا مر جاوے تو کھودوانے والے پر الزام نہیں اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضرور ہے۔

ف اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اور ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک بن انس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا العجماء جرحها جبار اس کے معنی یہ ہیں کہ جانور اگر کسی کو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کچھ قصاص نہیں دیت واجب نہیں ہوتی ہے اور بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہو اپنے صاحب کے پاس سے اور اس کے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگ جاوے اس کے صاحب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کان کھدوائے اور کوئی آدمی اس پر گر پڑے تو اس کھدوانے والے پر کوئی تاوان نہیں اور ایسا ہی کنواں ہے کہ جب اس کو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کے واسطے کھدوائے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ دفینہ ہے جو ایام جاہلیت کا ہو پس جو شخص کہ پاوے اس کو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے۔ یعنی بیت المال میں دیوے اور جو باقی رہے وہ پانے والے کا ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي اِحْيَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

باب زمین خراب کے آباد کرنے کے بیان میں۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔

روایت ہے سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کے ملک نہ ہو تو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کے درخت بونے سے کچھ ظالم[1] کا حق ثابت نہیں ہوتا۔

[1] ظالم وہی ہے جو غیر کی مملوک زمین میں بے اجازت مالک کے کچھ بو دے تو اس کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ وہ جو بویا زمین کا مالک لے لے گا ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسی کے ملک میں نہ تھی پس وہ زمین اسی کی ہے

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا کہ سلطان کی اجازت کے بغیر جائز نہیں کسی زمین غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اول قول اصح ہے اور اس باب میں جابر اور عمر بن عوف مزنی سے جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا لیس لعرق ظالم حق سو فرمایا انہوں نے کہا عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لے لیوے ابوموسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بو دے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے ہے یا زراعت سے یا درخت باغات لگانے سے یا پن چکی وغیرہ بنانے سے امام اعظم کے نزدیک اس کے آباد کرنے کو اذن لینا امام سے شرط ہے اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گزری امام کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے یہی اذن ہے صاحبین کہتے ہیں حضرت نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اس لیے اذن کچھ ضرور نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَطَائِعِ۔

باب مقطع دینے کے بیان میں۔

عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهٗ فَلَمَّا اَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِيْ مَا قَطَعْتَ لَهٗ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ عَنْ مَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ فَاَقَرَّ بِهٖ قُتَيْبَةُ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابیض بن حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ مقطع دیویں ان کو نمک کی کان سو آپ نے دیا ان کو پھر جب اس نے پیٹھ پھیری یعنی جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا کیسی چیز آپ نے دے دی مقطع میں بے شک آپ نے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بے حد نمک نکلتا ہے۔ کہا راوی نے پھر پھیر لیا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین گھیری جاوے پیلوں کے درختوں کی یعنی بطریق رمنہ کے فرمایا آپ نے وہ کہ نہ پہونچے اس کو پاؤں اونٹوں کے کہا ترمذی نے جب سنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں روایت کی ہے مجھ سے محمد بن یحییٰ نے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابی عمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن قیس آربی سے اسی کی مانند اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہم کا کہ جائز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنی امام جس کو مناسب جانے جاگیر دیوے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آ دے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہنچے پیر اونٹوں کے یعنی عمارات سے اور چراگاہ سے دور ہو۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ۔

روایت ہے وائل سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جاگیر دی ان کو ایک زمین حضرموت میں۔

ف کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نصر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو وبعث معها معاوية ليقطعها اياه۔ یعنی اور بھیجا آنحضرتؐ نے وائل کے ساتھ معاویہ کو تاکہ دے آویں وہ زمین یعنی ناپ دیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغَرْسِ

باب درخت لگانے کی فضیلت میں۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگا دے یا کھیت بو دے اور کھا جاوے اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر ہوتا ہے اس بونے والے کو ثواب صدقہ کا۔

ف اس باب میں ابی ایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

باب مزارعت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی ان کو اس اقرار پر کہ جو اس میں سے پیدا ہو پھل ہو یا غلہ اس میں سے آدھا تم لو یعنی حق السعی میں اور آدھا ہم کو دو۔

ف اس باب میں انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا بونے جوتنے والے کا یا ثلث یا ربع پر دیوے اور اختیار کیا ہے بعضوں نے کہ تخم صاحب زمین دیوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کھجور کے ثلث یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اس میں سے حصہ ٹھیرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنی روپیہ پیسہ سے نہ ٹھیرا لے یعنی یہ کہے کہ زمین میں نے اتنے روپیہ میں کرایہ پر تجھ کو دی پھر خواہ اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْ بِدَرَاهِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا انہوں نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ ہم کو اس میں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اس کو بعوض بعض خراج اس کے یا بدلے روپوں کے تو فرمایا آپؐ نے جب ہووے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا۔ تم میں سے کسی کی زمین تو مفت دے اپنے بھائی کو یا آپ زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دیوے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنی کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں زید بن ثابت سے بھی روایت ہے رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے یہ رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے اور مروی ہے ان سے وہ روایت کرتے ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بھی ان کے ایک چچاؤں میں ہیں اور مروی ہے یہ حدیث ان سے اسانید مختلف سے۔

أَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں دیتوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے نفس کے قتل کرنے کے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اس کی جمع ہے اور دیت یا مغلظہ ہوتی ہے یا مخففہ، مغلظہ سو اونٹنیاں ہیں چار طرح کی پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دیت مغلظہ پچیس حقہ تیس جذعہ چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت مغلظہ قتل شبہ عمد میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل سبب میں کذا فی شرح مشکوۃ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

باب اس بیان میں کہ دیت میں جب اونٹ دے تو کتنے دے

عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِينَ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورًا وَعِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً۔

روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ نر بنی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ۔

ف روایت کی ہم سے ابوہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے اور ابوخالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مانند اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سند سے اور مروی ہے یہ عبد اللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کی جاوے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت اور تجویز کیا ہے کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعضوں نے کہا عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کے عزیز و قریب ہوں باپ کی طرف سے یعنی وہ ددھیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات ہوں اور ہر شخص اٹھاوے یعنی متکفل ہو اس میں سے رُبع دینار کا اور بعضوں نے نصف دینار تک کہا ہے سو اگر اس میں دیت پوری ہو گئی تو خیر نہیں تو نظر کی جاوے اس قبیلہ اور خاندان سے قریب تر ہوں اور لازم کی جاوے ان پر۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قتل کیا کسی کو قصداً تو وہ سپرد کر دیا جاوے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اس کو قتل کریں اور چاہیں اس سے دیت لیویں اور دیت کے تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کر لیں وہ ان کو دینا پڑے گا اور یہ دیت سخت ہے۔

ف حدیث عبد اللہ بن عمرو کی یعنی جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

باب اس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیے جائیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

روایت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم۔

روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمٰن نے جو بنی مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اس میں کچھ الفاظ ابن عباس کی روایت سے بڑھ کر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس نے اس حدیث کو ابن عباس سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُوْضِحَةِ

باب ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن سے ہڈی کھل جاوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اس میں ہڈیاں کھل گئی ہوں تو اس میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اس میں ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

باب انگلیوں کی دیت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشَرَةٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ إِصْبَعٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیت ہاتھ پیر کی انگلیوں کی برابر ہے۔ دس اونٹ دیت ہیں ہر انگلی کے۔

اس باب میں ابو موسیٰ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ دیت میں برابر ہے یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے جاننا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کی پوری دیت لازم آتی ہے یعنی سو اونٹ اور ہر انگلی میں اس کا دسواں حصہ ہے یعنی دس اونٹ اور چھنگلیا انگوٹھے کے برابر ہے اگرچہ اگر انگوٹھے میں دو ہی پورے ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جبکہ ہر انگلی کے دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اس میں دو ہی پورے ہیں کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ

باب دیت وغیرہ کے عفو کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّي فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّا سَنُرْضِيكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ شَأْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ

روایت ہے ابو السفر سے کہا انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیر المومنین اس نے اکھاڑ ڈالا دانت میرا سو حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تجھ کو راضی کر دیں گے یعنی تیری داد دیں گے اور دوسرے شخص نے یعنی قریشی نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنی وہ بخش دے چاہے انتقام لے اور ابو الدرداء ان کے پاس بیٹھے تھے سو فرمایا ابو الدرداء نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ جس کو زخم لگے بدن میں سو صدقہ دے دے اس کو یعنی معاف کر دے اور انتقام اس کا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ لسبب اس کے اس کا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ سو انصاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَأجْرِمَكَ أُخْتِيْكَ فَأَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ۔

نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے سو انصاری نے کہا میں معاف کر دیتا ہوں معاویہ نے فرمایا مضائقہ نہیں مگر میں محروم نہ کروں گا تجھ کو پھر حکم دیا اسکو کچھ مال دینے کا

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابی السفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہو۔ ابو الدرداء سے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور ان کو ابن محمد ثوری کہتے ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ رُضِخَ رَأْسُهٗ بِصَخْرَةٍ

باب جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ أَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

روایت ہے انس سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنی کہیں جانے کو اور اس کے بدن پر زیور تھے چاندی کے سو پکڑ لیا اس کو ایک یہودی نے اور کچل دیا اس کا سر یعنی پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اس کے بدن پہ کہا انس نے سو لوگ اس تک پہنچ گئے کہ اس میں کچھ جان تھی سو لے آئے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپؐ نے پوچھا کس نے مارا تم کو کیا فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر فرمایا آپؐ نے فلاں نے مارا اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ نام لیا آپؐ نے یہودی کا تو اس نے کہا ہاں اسی نے مارا کہا انس نے پھر وہ پکڑا گیا اور اقرار کیا اس نے اس کے مارنے کا سو حکم کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچلا گیا اس کا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں ہے مگر جب تلوار سے مارے مترجم کہتا ہے قتل کی پانچ قسمیں ہیں عمد(۱) اور شبہ عمد(۲) اور خطا(۳) اور جاری مجرا(۴) اور قتل سبب(۵) قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جاوے خواہ وہ ہتھیار کی قسم سے ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کھپاچ یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالباً اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں یا وارث راضی ہو جاویں دیت پر اور اس پر کفارہ نہیں اور اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اس قسم کا تھا امام اعظم کے قول کے مطابق کہ یقین ہے کہ اس نے بڑے پتھر سے سر کچلا ہو گا۔ اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصداً مارے سوا ان چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جس کا بیان ابتدائے باب میں گزرا نہ قصاص مگر اس میں بھی جان مارنے سے کم میں یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک خطا قصد میں ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھ کر یا حربی کافر گمان کر کے اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے اور وہ یہ کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا کو دپڑا کسی پر اور اس کو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترک احتیاط کے اور قتل سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا یا کوئی پتھر رکھا غیر کے ملک میں بغیر اس کے اذن کے اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنویں میں گر کر مر گیا ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پہ نہ کفارہ اور چار قسمیں جو کہ قتل کی پہلے مذکور ہوئیں اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے مقتول کے اور پانچویں قسم سے قتل کے محروم نہیں ہوتا کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ — باب مومن کے قتل کی سختی عذاب کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مرد مومن کے قتل سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطار سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن ابی عدی کی روایت سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے

بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ۔ — باب آخرت میں خون کے فیصلے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کے خون کا ہوگا۔

ف عبداللہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً اور بعضوں نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اس کو روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں تو بندوں کے خون کا روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں تو بندوں کے خون کا ہوگا

عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔

روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو الحکم بجلی نے کہا سنا میں نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان زمین کے شریک ہو جاویں ایک مومن کے خون میں تو سب کو اوندھا ڈال دیوے اللہ تعالیٰ دوزخ میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا — باب اس بیان میں جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو وہ قصاص میں مارا جاوے یا نہیں۔

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ

روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہوں نے میں حاضر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنَ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ ۔

ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تھے باپ کو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلواتے تھے بیٹے کو باپ سے ۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور راس کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی ہے اسمٰعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ حدیث ابوخالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی اور راس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اس کے عوض میں قتل نہ کیا جاوے اور جو زنا کی تہمت لگا دے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جاوے ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ماری جاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ مارا جاوے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے ۔

ف اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ ۔

باب حرمت میں خون مسلم کے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا تعالیٰ کے اور میں پیغامبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے ایک تو زنا کرنے والے کا اسے رجم ضرور ہے اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو۔ اور جدا ہونے والا جماعت سے اہل اسلام کے ۔

ف اس باب میں عثمانؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدًا

باب قاتل ذمی کے بیان میں ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذِمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

اس کے رسول کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدان قیامت میں ستر برس کی راہ پر سے۔

ف اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوائی بنی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ۔

باب ولی مقتول کے حکم میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَقْتُلَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکے پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار رہے یا عفو کردے اور یا قاتل کو قتل کرے یعنی قصاص میں۔

ف اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ

روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے حرمت اور تعظیم وتکریم کی جگہ ٹھیرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھیرایا اس کو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو خداوند تعالیٰ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہاوے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے۔ اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لیے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپ نے بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ۔

رخصت نہیں دی اور مجھ کو بھی رخصت دی اور حلال کیا قتل وقمع وہاں پر ایک گھڑی بھر دن کی پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اس کی دیت دلواتا ہوں سو جس کا کوئی مارا جاوے آج کے بعد اس کے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں۔

ف حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کے مثل اور مروی ہے ابی شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا من قتل له قتيل فله ان يقتل أو يعفو أو يأخذ الدية یعنی جس کا کوئی شخص مارا جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لیوے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا یعنی کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّاهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا النِّسْعَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ مار ڈالا ایک شخص نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اس کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ اگر یہ سچا ہے اور پھر تو نے اس کو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہو گیا اس کا ذا النسعہ یعنی صاحب تسمے کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ۔

باب ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کی ممانہی میں۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

روایت ہے سلیمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بھیجتے کسی کو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اس کو اللہ تعالےٰ سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہوں ان سے نیکی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا۔ جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ہاتھ پیر ناک کان نہ کاٹو اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو اور اس حدیث میں ایک قصہ اور ہے۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے علماء نے ہاتھ پیر ناک کاٹنے کو۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جاوے اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کر لیوے ہر کوئی تم میں کا اپنی چھری یعنی ذبح کرتے وقت اور راحت دے۔ اپنے ذبیحہ کو یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ۔

باب حمل گرا دینے کے دیت کے بیان میں۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں تھیں سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گر گیا اس کے پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی اور دلوایا وہ عورت کے عصبات سے۔

ف حسن نے کہا اور روایت کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قَضٰى عَلَيْهِ اَنُعْطِي مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل گرانے والی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جس کا حمل گرا ہے بردہ غلام ہو یا لونڈی سو کہا اس نے جس پر حکم کیا حضرت نے بردہ دینے کا کیا آپ دیت دلواتے ہیں اس کی جس نے پیا نہ کھایا اور نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتے وقت سو ایسے کا خون تو ضائع ہے یعنی اس کا بدلا کچھ نہ دینا چاہیے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو باتیں کرتا ہے شاعروں کی ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیے غلام ہو یا لونڈی۔

اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور بعضوں نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانچسو درہم ہیں اور بعضوں نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا نہیں جاتا۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا اَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ

روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابوجحیفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَلِیٍّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَلْ عِنْدَکُمْ سَوْدَآءُ فِیْ بَیْضَآءَ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهٗ اِلَّا فَهْمًا یُعْطِیْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِی الْقُرْاٰنِ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ فِیْهَا الْعَقْلُ وَفَکَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ۔

نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اے امیر المومنین کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی سی لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کر دیا روحوں کو۔ میں نہیں جانتا کچھ مگر جو سمجھ اللہ تعالیٰ نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے میں نے کہا کیا ہے اس صحیفے میں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جاوے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں اور بعض علماء نے کہا مسلمان قتل کیا جاوے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِیَةُ عَقْلِ الْکَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے۔

ف اور اختلاف ہے علماء کا کہ یہود اور نصاریٰ کی دیت میں سو بعض علماء کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یَقْتُلُ عَبْدَهٗ

باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اس کو قتل کریں گے اور جس نے ناک کان کاٹی اپنے غلام کی ہم بھی اس کی ناک کان کاٹیں گے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں نہ مارا جائے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اس کے عوض میں مارا جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب اس بیان میں کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ پاوے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے ورثہ کی دیت سے کسی شئے کی یہاں تک کہ خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی شوہر کی دیت سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

باب قصاص کے بیان میں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اس نے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے سو جھگڑتے ہوئے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو فرمایا آپؐ نے کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لیے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ یعنی زخموں کا بدلہ دینا چاہیے۔

ف اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ۔

باب اس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اس کو قید کرنا چاہیے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ۔

روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ قید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اس کو ثبوت برات کے بعد۔

اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے ان کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

باب اس بیان میں کہ جو اپنے مال کیلئے مارا جائے وہ شہید ہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن عبدالمطلب نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو قتل کیا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

ف اس باب میں علیؓ اور سعید بن زیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کے لیے ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگرچہ دو درہم ہوں۔ یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی ان کی بہت سی عبداللہ نے کہا ابراہیم نے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے مال کا کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی روایت کے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان بچانے کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لیے وہ شہید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے وہ عبدالرحمٰن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ — باب قسامت کے بیان میں۔

مترجم کہتا ہے کہ قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کی مانند یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھاوے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کی بسبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلہ یا قریہ میں یا اس کے متصل ایسا پایا جاوے کہ قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو پچاس آدمیوں سے اس محلہ کی قسم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی جاوے کہ ہر ایک اس میں یوں کہے کہ واللہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کا قاتل مجھے معلوم ہے اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانے والے مرد عاقل بالغ آزاد ہوں تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع سے کذا فی الطحطاوی مختصراً۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ اِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِهٖ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهٗ۔

روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہو گئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں کے پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول قتل کیا تھا ان کو کسی نے سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بھی اور عبدالرحمٰن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہوں نے کلام کرنے کا یعنی اپنا حال اور دعویٰ بیان کرنے کا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے۔ اور کلام کیا ان کے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبدالرحمٰن بھی۔ ان دونوں کے ساتھ۔ اور ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا عبدالرحمٰن بن سعد کا سو کہا ان سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلاں نے قتل کیا ہے تاکہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کے یا فرمایا قتل اپنے کے کہا انہوں نے کہ ہم کیونکر قسمیں کھا دیں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپؐ نے پھر بری ہو جاویں گے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جاویں گے کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی پھر جب حضرت نے دیکھا یہ معاملہ دے دی دیت اس کی یعنی بیت المال سے (اور ایک روایت میں ہے اپنے پاس سے)

ف روایت کی ہم سے علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا قسامت میں اور تجویز کیا ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت سے اور بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں حدود کے بیان میں جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ مِنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ۔

باب ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں ہوتی

روایت ہے حضرت علی رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھالیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو، اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آوے۔

ف اس باب میں حضرت عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے، حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور بعضے لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنی تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہ ہو اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب سے اور مروی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیان سے وہ حضرت علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے اس کو اعمش نے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔

باب حدود کے دفع کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو[1] اور ٹالو حدودوں کو مسلمانوں سے جہاں تک کہ تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اس کو اس لیے امام خطا کار کو اگر بخش دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کار کو عذاب کرے۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور اس باب میں ابی ہریرہ رضؓ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیع کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتے ہیں۔ اور وہ زہری سے اور وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسی کی مانند کئی صحابیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی اسی کی مانند کہا اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی ان سے ثابت تر اور مقدم زیادہ ہیں۔

[1] یعنی تعلیم و تلقین کرو کہ شاید تو دیوانہ ہو گیا ہے یا نشہ میں ہے یا زنا سے بوسہ وغیرہ مراد لیتا ہے ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ۔

باب مسلمان کا عیب چھپانے کے بیان میں۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے اور جو عیب چھپاوے مسلمان کا۔ عیب چھپاوے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابوہریرہؓ کی حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوعوانہ کی روایت کی مانند اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہنچی مجھ کو ابوصالح سے ان کو ابوہریرہؓ سے ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوعوانہ کی مانند روایت کی ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نہ کرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اس کو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جس نے کھول دی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سختی قیامت کے دن کی سختیوں میں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا یعنی عیب چھپایا کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ پردہ ڈھانپ دیوے گا اس کا قیامت کے دن۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

باب حدوں میں تلقین[1] کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے کیا صحیح ہے جو خبر تمہاری پہنچی ہے مجھ کو پوچھا انہوں نے کیا خبر میری پہنچی ہے آپؐ کو فرمایا آپؐ نے مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم نے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار سو حکم دیا حضرت نے ان کو اور سنگسار کیے گئے وہ۔

اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ

[1] یعنی جو اقرار زنا وغیرہ کرتا ہو اس کو ایسی باتیں سکھانا کہ حد اس پر واجب نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباسؓ کا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ ۔

باب اس بیان میں کہ جب کوئی مجرم اپنے اقرار سے پھر جاوے تو اس سے حد دفع ہو جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ ۔ (۱)

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس منہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا ہے اس نے پھر منہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ بے شک اس نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا آپؐ نے چوتھی بار پھر سے گئے ان کو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھروں سے پھر جب ان کو پتھر لگے تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی ہڈی تھی سو مارا ان کو اس سے اور مارا اور لوگوں نے بھی یہاں تک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اس کو یعنی جب وہ بھاگا تھا تو اس کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں جابرؓ سے جو بیٹے عبداللہ کے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک مرد قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا زنا کا اور منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے پھر اقرار کیا اس نے پھر منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے یہاں تک کہ گواہی دی اس نے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تجھ کو جنونؐ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا آپؐ نے کیا تو محصنؐ ہو چکا ہے اس نے کہا ہاں سو حکم کیا اس کو پھر پتھر مارے گئے۔

---

۱ اسی سے حنفیہ کہتے ہیں کہ چار بار اقرار چار مجلسوں میں ضرور ہے اور ان کے ہر بار پھر کرآنے سے چار مجلسیں بدل گئیں ۱۲ منہ ۲ اس سے معلوم ہوا کہ جو اقرار زنا کا کرے وہ جب بھاگے تو چھوڑ دینا لازم ہے اس لیے کہ بھاگنا اس کے حق میں اپنے اقرار سے رجوع کرنا ہے اور جب گواہی سے زنا ثابت ہو اور وہ بھاگے تو اس کو نہ چھوڑنا چاہیئے ۱۲ منہ ۳ کہ افشائے گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے ۱۲ اس میں اشارہ ہے کہ اقرار مجنون کا باطل ہے ۱۲ منہ ۵ اس میں اشارہ ہے کہ امام کو پوچھ لینے شرطیں رجم کی ۱۲ منہ ۶ محصن وہ عاقل بالغ مسلمان ہے کہ وطی کر چکا ہو ساتھ نکاح صحیح کے ۱۲ منہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا اَذْ لَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاَدْرَكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ۔

اسے عیدگاہ[1] میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا وہ پھر پکڑلیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کرنے کا چار بار تو ماری جاوے اس پر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جاوے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے نے زنا کیا ہے اس کی عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت یہی فرماتے مترجم کہتا ہے جو شخص رجم سے مارا جاوے اس پر نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے اور بعضوں میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے۔ اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے۔ اس پر امام اور اہل فضیلت اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اس پر اور ان پر جو اہل لا الٰہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں ۔ اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے کذا فی مشکوٰۃ شریف

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُشْفَعَ فِى الْحَدِّ

باب اس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا مکروہ ہے

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّتْهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِىْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِىْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جس نے چوری کی تھی سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کے لیے سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر شفاعت کی اسامہ نے حضرت سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا شفاعت کرتا ہے تو حدیں اللہ تعالیٰ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بیشک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے ۔ تو بے شک کاٹوں میں اس کا ہاتھ۔

[1] یا جہاں نماز جنازہ پڑھتے ہوں ۔ ۱۲ منہ [2] نووی نے کہا مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن الاعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ۔

باب رجم کے ثبوت میں۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتارا ان پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جاوے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ تعالیٰ کے اور گمراہ ہو جاویں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کہ بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور جو کھڑے ہو جاویں اس پر گواہ یا ہووے حمل یعنی اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رجم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابوبکر نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کو تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آویں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جاویں اس سے۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے، حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عمرؓ سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

باب اس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے۔

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک حضرتؐ کے پاس ان میں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپؐ کو یا رسول اللہ اس بات پر کہ فیصلہ کر دو آپؐ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھ دار ہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اجازت دیجیے مجھ کو کہ میں بیان کروں بیشک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اس کے یہاں تو زنا کیا اس کی بیوی کے ساتھ سو خبر دی مجھ کو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اس کا سو بکریاں اور ایک غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں۔ اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اس کی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بیشک حکم کروں گا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کے سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا اور صبح کو جا تو اے انیس اس کی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اس کو پھر صبح کو گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اس نے زنا کا اور پتھر مارے اس کو۔

روایت کی ہم سے اسحٰق بن موسٰی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنوں کی مانند روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کی حدیث کے ہم معنی

ف اس باب میں ابی بکرہ اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ یعنی جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اس کو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکے اور ضفیر بالوں کی رسی کو کہتے ہیں۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی۔ روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے اس میں سفیان بن عیینہ نے شریک کر دیا ایک حدیث کے لفظوں کو دوسری حدیث میں صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب زنا کیا لونڈی نے آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبیداللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہے اہل حدیث کے نزدیک اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے

۲ نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن حامد سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے اور ان کو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کردی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور بکر جو بکر سے زنا کرے تو سو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض علمائے صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محصن پہلے کوڑے کھاوے بعد رجم کیا جاوے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علماء اور یہی قول ہے اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں، اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی و احمد کا۔

بَابٌ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَاءِ وَقَالَتْ أَنَا حُبْلٰى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھ کو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اس کے پھر حکم کیا آپ نے اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی حضرت نے اس پر کہا ان سے عمر بن خطاب نے یارسول اللہ پتھروں سے مارا اس کو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اس پر تو فرمایا حضرت نے ایسی قبول ہوئی اس کی توبہ اگر تقسیم کی جاوے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سب کو پہنچ جاوے یعنی سب اس کے سبب سے بخش دیئے جاویں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دے دی اللہ کی راہ میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کے گنہگار پر نماز جنازہ پڑھی جائے،

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب اہل کتاب کے رجم کے بیان میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ یَهُوْدِیًّا وَیَهُوْدِیَّةً۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو۔

ف اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے حرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔ ف اس باب میں عمرؓ اور جابرؓ اور براءؓ اور ابن ابی اوفیؓ اور عبداللہ بن حارث بن جزءؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ جب مقدمہ اپنا پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کر دیویں ان کا کتاب و سنت اور احکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا ان پر حد نہ ماری جاوے زنا میں اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حد مارنا چاہیئے کتاب و سنت کے موافق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّفْیِ

باب زانی کے جلاوطن کرنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی محصن کو سو کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابوبکر نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا اور عمر نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا روایت کی ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے اور ایسی ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کی روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کی مانند اور ایسی ہی روایت کی یہ محمد بن اسحٰق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت کے کوڑے مارنے کا اور جلائے وطن کرنے کا اور صحیح روایت میں آیا ہے جلائے وطن کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اس کو ابوہریرہؓ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ کَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا۔

باب اس بیان میں کہ حدود جس پر پڑیں اس کے گناہ[1] کا کفارہ ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی

[1] یعنی آخرت میں پھر اس کا مواخذہ نہیں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپؐ نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی ہم پر آیت فمن وفی سے آخر تک پھر فرمایا جس نے پورا کیا اپنا اس اقرار کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے سو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اس کو چاہے بخش دے[1]

ف اس باب میں علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے اور امام شافعی نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لیے کوئی حدیث اس حدیث سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا میں درست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ اس کو چھپا دیوے تو چاہیے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کر لیوے ایسی کہ سوائے اپنے اور خدا تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہ ہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنے عیب چھپانے کا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

باب لونڈیوں کو حد مارنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ۔

روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ عنہ نے اور کہا اے آدمیو حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہو ان میں یا نہ ہوں اور ایک لونڈی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا کیا تو حکم کیا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوڑے ماروں میں اس کو سو آیا میں اس کے پاس اور اس کو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اس کو تو قتل کر دوں میں اس کو یا یہ مر جاوے یعنی راوی کو شک ہے کہ اقتلہا کہا یا تموت سو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اس کا ان سے تو فرمایا کہ آپؐ نے خوب کیا تو نے یعنی نفاس میں حد نہ ماری۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین بار اللہ کی کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ ایک بالوں کی رسی کے عوض بکے۔

[1] یعنی سوائے شرک کے گناہ کبیرہ کہ حدیں شرع میں مقرر نہیں اور وہ بخشا بھی نہیں جاتا ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ نفساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد مارنا چاہیے ۔۔۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارے پھر زنا کرے تو پھر مارے اس طرح چوتھی بار بیچ ڈالے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنی لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی اس میں کچھ حاجت نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کہ اس کو بادشاہ کی سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے اور پہلا قول صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكْرَانِ

باب مست کو حد مارنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ قَالَ مِسْعَرٌ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی ہے۔

اس باب میں علی اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابی ہریرہؓ اور سائب بن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اس نے شراب پی تھی تو مارا اس کو دو چھڑیوں سے کھجور کی جس کے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں اور ایسا ہی کیا ابوبکر نے پھر جب حضرت عمر نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمٰن بن عوف نے سب حدوں سے ہلکی حد اسی کوڑے ہیں۔ سو اسی کا حکم دیا حضرت عمرؓ نے۔

ف حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسی کوڑے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ۔

باب اس بیان میں کہ جب کوئی شراب پیوے تو اسے کوڑے ماریں اور چوتھی بار اس کو قتل کریں۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ۔

روایت ہے حضرت معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اس کو قتل کرو۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسے ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا اس کے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شراب پیئے اس کو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیئے تو اس کو قتل کرو کہا جابرؓ نے پھر لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے بعد ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی چوتھی بار تو اس کو مارا یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا اور ایسے ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذئب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور مرفوع ہوگیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل نہ کرنے کو یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لایحل دم امرئ مسلم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ و انی رسول اللہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس والثیب الزانی والتارک لدینہ یعنی حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَمْ تُقْطَعُ السَّارِقُ۔

باب اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جاویں

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْطَعُ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ۔

ف حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہؓ سے مرفوعاً اور روایت کیا اس کو بعضوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے موقوفاً۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُہٗ ثَلٰثَۃُ دَرَاھِمَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

ف اس باب میں سعدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ام ایمنؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابوبکر صدیقؓ کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جاویں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ نہ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اس کو قاسم بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِیْقِ یَدِ السَّارِقِ

باب چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ سَاَلْتُ

روایت ہے عبدالرحمن بن محیریز سے کہ پوچھا میں نے فضالہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ

عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنی بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم کیا اس کو حضرت نے کہ لٹکا دیا جائے وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبد الرحمن ابن محیریز بھائی ہیں عبد اللہ بن محیریز شامی کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ　باب اس بیان میں خیانت کرنے والے اور اچکے اور ڈاکو کے

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور ڈاکو اور اچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنی ان کی اور سزا ہیں ہاتھ کاٹنا ان کی سزا نہیں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی حدیث کی مانند اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبد العزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی بن مدینی نے مترجم کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اس میں سے چرا لیجئے اور اس میں قطع لازم نہیں اس لیے کہ وہ مال محروز نہیں اور اختلاس کہتے ہیں اچکا ہاتھ میں یکبارگی کوئی چیز لے کے بھاگ جانے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لے جانا اس میں بھی قطع ید نہیں بسبب مال محروز نہ ہونے کے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو بولتے ہیں اور اس میں چوری کے معنی کہ چھپا کر لیلے پائے نہیں جاتے اس لیے اس میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اس واسطے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کے باب میں یہ آیت ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا یعنی چور مرد اور چورنی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنی چوری اسی کو کہتے ہیں کہ مال محروز میں سے چھپ کر لے لے

بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ　باب اس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہاتھ کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اس کے چرانے میں اور اسی طرح کھجور کے گابھوں میں یعنی بسبب نہ ہونے مال محروز کے

ف ایسا ہی روایت کیا ہے بعضوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسع بن حبان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ اَنْ لَّا يُقْطَعَ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ

عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ۔

باب اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں

روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹے جاویں جہاد میں (یعنی چوروں کے)

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ہے ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسی کی مانند اور بعضوں نے بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کی جاویں حدیں جہاد میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شائد نہ مل جاوے وہ شخص جس کو حد ماری جاوے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آوے امام دار الحرب سے اور داخل ہو دار الاسلام میں تو جس پر حد واجب ہوئی ہو اس پر حد جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

باب اس کے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے

روایت ہے حبیب ابن سالم سے کہا لایا گیا نعمان بن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کروں گا اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخش دی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اس کو سو اگر نہ بخش دی ہو وہ عورت اس کو تو پتھر ماروں گا میں اس کو۔

ف روایت کی ہم سے علی ابن حجر نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی کی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسی کے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور ابی بشر نے بھی نہیں سنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعود نے کہا کہ اس پر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحاق کا مذہب نعمان بن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔

باب اس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جاوے۔

روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پس دور کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد اور حد قائم کی اس پر جس نے اس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اس عورت کے لیے کچھ مہر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں، اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی ان سے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس پر زبردستی کی جاوے اس پر حد نہیں آتی۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ

روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ایک عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اس کو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گزرا اس کے پاس سے ایک مرد سو اس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گزری اس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنی زنا کیا پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے سو لائے اس کو اس عورت کے پاس اور کہا اس نے یہ وہی ہے یعنی اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا سو پکڑ لائے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو جب حکم فرمایا آپؐ نے کہ رجم کیا جاوے کھڑا ہوا اس عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس سے اور کہا یا رسول اللہ میں ہوں زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس عورت سے سو فرمایا آپؐ نے اس عورت سے جا تو اللہ نے بخش دیا تجھ کو یعنی اس لیے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اس مرد سے کہ جس پر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اس کی تسلی کی اور فرمایا اس مرد کو جس نے زنا کیا تھا اس سے پتھر مارو اس کو اور فرمایا آپؐ نے بیشک توبہ کی اس نے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہر والے تو قبول کی جاوے ان سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

باب اس بیان میں کہ جو جانور سے وطی کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى الْبَهِيمَةِ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَرَى رَسُولَ

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو پاؤ تم لوگ وطی کی اس نے چار پائے سے تو قتل کرو اس کو اور اس جانور کو اور پوچھا ابن عباس سے کیا وجہ ہے چار پائے کے قتل کی یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلف سو کہا انہوں نے نہیں سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ.

کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھاویں اس سے یا اس سے کچھ فائدہ لیویں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

ف اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا جو وطی کرے چارپائے سے اس پر حد نہیں روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ

باب لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو پاؤ تم عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباس رضی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اس میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپؐ نے ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اس میں قتل کا اور ذکر کیا اسی میں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چارپایہ سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابی صالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے اقتلوا الفاعل والمفعول بہ مگر اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسی کو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمرو ضعیف ہیں روایت میں از روئے حافظہ کے اور اختلاف ہے علما کا لوطی کی سزا میں سو بعضوں نے اس پر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور بعضوں نے کہا علمائے تابعین اور فقہا میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطا بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ

روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہا انہوں نے سنا جابرؓ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر عمل ہے لوطؑ کی قوم کا۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس کو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

باب مرتد کے بیان میں۔

عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا

روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

مرتد ہو گئی تھی اسلام سے سو یہ خبر پہنچی ابن عباس کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اس کو قتل کرو اور میں ان کو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے سو یہ خبر پہنچی حضرت علیؓ کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباسؓ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مرتد کے باب میں یعنی اس کو قتل کرنا چاہیے اور اختلاف ہے عورت میں جو مرتد ہو جاوے اسلام میں سو ایک گروہ نے علماء سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کی جاوے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور ایک گروہ نے کہا ہے انہیں میں سے کہ قید کی جاوے اور قتل نہ کی جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

باب اس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں۔

اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابی ہریرہؓ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

باب جادوگر کی حدود کے بیان میں۔

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ۔

روایت ہے جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے تلوار سے۔

اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسمٰعیل بن مکی ضعیف ہیں حدیث میں از روی حفظ کے اور اسمٰعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہے اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علماء کا ہے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے سوا اوروں کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جاوے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہنچے ورنہ ضرور نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ

باب اس کے بیان میں جو غنیمت کا مال چرا دے۔

عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوُجِدَ فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا

روایت ہے حضرت عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو پاؤ تم کہ چوری کی اس نے جہاد کے مال میں یعنی غنیمت میں تو جلا دو اس کا اسباب صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں۔ سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِہٖ۔ اس کا اور پایا اس کے سامان میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اس کو بیچ کر ڈالو اور خیرات کر دی اس کی قیمت۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا کہا انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زبیر کے اور کنیت ان کی ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال غنیمت کے چرانے والے کا مگر اس میں حکم نہیں اس کے مال و اسباب جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْمَنْ یَقُوْلُ لِلْاٰخَرِ یَا مُخَنَّثُ

باب اس بیان میں جو کسی کو مخنث کہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ یَا یَہُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْہُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْہُ عِشْرِیْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی تو مارو اس کو بیس یعنی کوڑے اور جب کہے کسی کو اے مخنث تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کرو۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو براء بن عازب نے قرہ بن ایاس مزنی سے کہ ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جورو سے تو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا اور اس حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنی شافعیہ کا کہ کہتے ہیں جو صحبت کرے ناتے والی محرم سے تو اس کو قتل کرنا چاہیے اور امام احمد نے کہا جس نے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جاوے اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جاوے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّعْزِیْرِ۔

باب تعزیر کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ۔

روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے جاویں دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے۔

ف روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سو خطا کی اس میں اور کہا روایت ہے عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے اور اس میں یوں ہے کہ روایت کی عبدالرحمٰن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبداللہ کے ابی بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں صید کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ۔

باب اس بیان میں کہ کتے کا کونسا شکار کھایا جاوے اور کونسا نہ کھایا جاوے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو تو فرمایا آپؐ نے کھا تو اس شکار کو کہ جس کو روک رکھا ہے اس نے تیرے لیے کہا میں نے یارسول اللہ اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے فرمایا آپؐ نے اگرچہ مار ڈالے یعنی جب بھی کھانا درست ہے جب تک کہ نہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ ہم تیر مارتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپؐ نے جو تیر کی نوک سے شکار پھٹ جاوے وہ کھالے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اسے نہ کھا۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یہ لفظ ہے وسُئل عن المعراض اور سوال کیا گیا حضرت سے معراض کے مارے ہوئے شکار کا اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔

روایت ہے عائذ اللہ بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یارسول اللہ ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھے شکار کو تیرے لیے یعنی آپ نہ کھانے لگے تو اس کو کھا میں نے کہا اگرچہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو کہا کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر مار ڈالے کہا راوی نے کہا ہم تیر مارنے والے لوگ ہیں فرمایا آپؐ نے جو پھیر لاوے تجھ پر کمان وہ کھالے یعنی جو تیرے تیر سے مرے کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گزر کرتے ہیں یہود و نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے ان کے برتنوں کے سوا فرمایا اگر نہ پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو اس کو دھولو پانی سے اور پھر اس میں کھاؤ پیو۔

ف اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ ابو ادریس خولانی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

باب کلب مجوسی کے شکار کے بیان میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار میں اور قاسم بن ابی بزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں۔

بَابٌ فِيْ صَيْدِ الْبُزَاةِ
باب باز کے شکار کے بیان میں

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ فَكُلْ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو تو فرمایا جو روک لے تیرے لیے وہ کھا۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نہیں دیکھتے ہم باز کے اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ اور مجاہد نے کہا بزاۃ وہ پرندہ ہے کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے "وما علمتم من الجوارح" تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندہ ہیں کہ جن سے شکار کیا جاوے اور رخصت دی ہے علماء نے باز کے شکار کی اور اس میں سے اگر وہ کھا بھی جاوے تو درست ہے اور کہا ہے کہ اس کی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنی جب چھوڑیں شکار پر تو جاوے اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور اکثر فقہاء نے کہا ہے اس کا شکار کھانا درست ہے اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کھا بھی جاوے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ
باب اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے اور وہ گم ہو جاوے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں میں اس میں دوسرے دن اپنا تیر فرمایا آپ نے جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اس کو اور نہ دیکھے تو اس میں اثر کسی درندے کا تو اسے کھائے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبہ نے ابی بشیر اور عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيْتًا فِي الْمَاءِ
باب اس کے بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر پاوے اس کو مرا ہوا پانی میں

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جب تو مارے شکار کو تو یاد کر اس پر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو اس کو مرا ہوا تو کھا لے مگر یہ کہ جب پاوے تو اسے پانی میں گرا ہوا۔ سو نہ کھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ۔

اس کو کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسے قتل کیا یا تیرے تیر نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخَرُ قَالَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ كُرِهَ لَهُ أَكْلُهُ

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لیے۔ سو اگر اس کتے نے اس شکار سے کچھ لیا تو نہ کھا اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے شکار پکڑا۔ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھلا دیکھیے تو اگر مل جاوے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا یعنی شکار مارتے ہیں دوسرا کتا بھی کسی کا ایسا شریک ہو جاوے کہ اس پر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اس شکار کا کھانا درست نہیں کہا سفیان ثوری نے جو راوی حدیث کے ہیں اس کا کھانا درست نہیں۔

ف اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جاوے پانی میں تو نہ کھاوے اور بعضوں نے کہا ذبیحہ کا حلقوم جب کٹ جاوے اور پانی میں گر پڑے اور مر رہے تو اس کا کھانا درست ہے اور یہی قول ابن مبارک کا ہے۔ اور اختلاف ہے علماء کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جاوے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو اس کا کھانا درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے اس کے کھانے کی اگرچہ کتا اس میں سے کھا لیوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب معراض کے شکار کے بیان میں۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ مَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جو مارے تو اس کی نوک سے تو کھا اس کو اور جو مارے تو اس کو چوڑان سے تو وہ وقیذ ہے۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مترجم کہتا ہے معراض کے معنی کو بعضوں نے کہا وہ بھاری لاٹھی ہے کہ اس کے کنارے میں نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے اس کو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اس کو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے لوہے کی تیزی سے نہ کٹے تو اس کو وقیذ فرمایا۔ اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں۔ اور ہروی نے کہا ہے وہ ایسا تیر ہے کہ اس میں گانسے بھی نہیں اور پر بھی نہیں۔ اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشے اس کے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے جب اس کو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض بہر نوع جو شکار کہ اس کی تیزی سے مذبوح ہو جاوے اور خون بہہ جاوے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے۔

بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِمَا۔

باب پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک مرد نے ان کی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا ان کو پتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا آپؐ سے سو حکم کیا آپؐ نے اس کے کھانے کا۔

ف اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنے کی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کھانے میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مکروہ کہا بعضوں نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا اس حدیث کی روایت میں سو روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شعبی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔

باب اس بیان میں کہ مصبورہ کا کھانا مکروہ ہے۔

روایت ہے ابی درداء سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اس کو باندھ کر تیر ماریں یہاں تک کہ مر جاوے یعنی اس کو نشانہ بناویں۔

ف اس باب میں عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی الدرداءؓ کی غریب ہے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى هُوَ الْقُطَعِيُّ سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ

روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا روایت کی مجھ سے ام حبیبہ بن عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر فتح ہونے کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور خلیسہ کے کھانے سے اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کی جاوے حاملہ عورتوں سے جب تک کہ وہ جن نہ لیوے جو ان کے پیٹوں میں ہے کہا محمد بن یحییٰ نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهِ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا۔

سے کہ مجثمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جاوے اور اس کو تیر یا پتھر ماریں یعنی اس کو نشانہ بنا دیں اور پوچھا ان سے کہ خلیسہ[1] کیا ہے تو فرمایا کہ خلیسہ وہ جانور ہے کہ جس کو بھیڑیے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اس کو دیکھ کر اس سے چھین لیوے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جاوے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَيْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مقرر کی جاوے وہ چیز کہ جس میں جان ہو نشانہ یعنی جاندار چیز کو نشانہ نہ بنایا جاوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِيْ ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

باب جنین کے حلال کرنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهِ

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اس کی ماں حلال کی جاوے یعنی جب کوئی جانور حلال کیا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اس کو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضرور نہیں۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابی امامہؓ اور ابی الدرداءؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا اور ابوالوداک کا نام جبیر بن نوف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ وَّذِيْ مِخْلَبٍ

باب حرمت میں ہر ذی ناب و ذی مخلب کے۔

عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے۔

ف روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔

روایت ہے جابر سے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جس دن خیبر فتح ہوا پلے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور چنگل سے پکڑنے والا پرندوں میں کا۔

[1] خلیسہ یعنی خلوسہ اختلاس سے اور اختلاس کہتے ہیں جھپٹنے کو یعنی وہ جانور کہ درندے سے چھینا گیا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں ابوہریرہؓ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث جابرؓ کی حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں میں کا مثل شیر اور کتے کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

باب اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جاوے وہ مردار ہے۔

عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کی کوہانوں کو اور کاٹ لیتے تھے سرین بکریوں کے یعنی بغیر ذبح ان جانوروں کے سو فرمایا حضرت نے جو کاٹا جاوے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہے تو وہ کاٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے۔

ف روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالنضر نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابٌ فِی الذَّكَاةِ فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

باب اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ میں چاہیے۔

عَنْ اَبِی الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ مَنِیْعٍ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِی الضَّرُوْرَةِ۔

روایت ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے تو فرمایا آپؐ نے اگر نیزہ مار دیوے تو اس کے ران میں تو بھی کفایت کرتا ہے تجھ کو کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

ف اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابی العشراء سے ان کے باپ سے اس حدیث کے سوا اور اختلاف ہے نام میں ابی العشراء کے سو بعضوں نے کہا ہے ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن برز ہے اور بعضے کہتے ہیں ابن بلز اور بعضے کہتے ہیں عطارد۔

بَابٌ فِیْ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب چھپکلی کے مارنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰی

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قتل کرے چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اس کو اتنا ثواب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً۔

پھر اگر مارا اس کو دوسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو اتنا اتنا ثواب یعنی پہلے سے کم پھر اگر مارا تیسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے بھی کم۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ — باب سانپوں کے مارنے کے بیان میں۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو نقطے سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے گویا وہ دم کترا ہے اس لیے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو یعنی ان کے دیکھتے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب زہر کے جو ان میں خداوند تعالیٰ نے رکھا ہے۔

ف اس باب میں ابن مسعودؓ اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی لبابہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بعد اس کے فرمانے کے پتلے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں بعد ان کو عوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے اور مروی ہے یہ ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی اور عبداللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے بل کھاتا نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سو ان کو آگاہ کرو تین بار سو اگر پھر ان میں کا کوئی نکلے تو اس کو قتل کرو۔

ف ایسی ہی روایت کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے یہی حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سعید سے روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے ابی سعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے مالک نے اور یہ روایت عبیداللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی مانند۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكِ

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا انہوں نے کہ کہا ابولیلیٰ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا۔

علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہم کو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اس کو قتل کرو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ثابت بنانی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلی کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

باب کتوں کے مارنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کیے ہوئے گروہوں میں تو حکم کرتا میں ان کے سب کے مار ڈالنے کا سو مارو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جس میں کہیں سفیدی نہ ہو اور بعضے علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو۔

بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ۔

باب اس کے بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے لئے نیک عمل گھٹتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پالا کتا یا رکھا راوی کو شک ہے کہ اقتنی فرمایا یا اتخذ کہ نہیں ہے وہ دوڑنے والا یعنی شکاری اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنے والا گھٹایا جاوے گا اس کی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط۔

ف اس باب میں عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی الزبیر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ یعنی یا کتا کھیت کی حفاظت کرنے والا یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا کہا راوی نے کہا گیا ابن عمر سے کہ ابو ہریرہ رض کہتے تھے او کلب زرع بجائے او کلب ماشیۃ کے یعنی کتا کھیت کا کہ اس کا مارنا بھی ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمرؓ نے کہ ابا ہریرہ رض کے کھیت تھے۔ یعنی اس لیے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا یا کھیت کا یعنی اس کے سوا جو کتا پالے گھٹتے جاتے ہیں اس کے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری بھی ہو روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحٰق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّیْ لَمِمَّنْ یَرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کُلَّ اَسْوَدَ بَهِیْمٍ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے سب گروہوں میں سے یعنی جو اللہ تعالے نے پیدا کیے ہیں تو البتہ میں حکم کرتا ان کے قتل کا سو قتل کرو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جاویں گے ان کے عملوں میں سے ہر دن میں ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنی تین کتے پالنا جائز ہے باقی سب حرام ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مغفل سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ فِی الذَّکٰوةِ بِالْقَصَبِ وَغَیْرِهٖ

باب بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا وَلَیْسَتْ مَعَنَا مُدًی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَکُلُوْا مَا لَمْ یَکُنْ سِنٌّ اَوْ ظُفُرٌ وَسَاُحَدِّثُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَةِ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مقابلہ کریں گے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنے کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خون بہا دے اور نام لیا جاوے اللہ تعالیٰ کا اس پر اسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنی دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تم سے اس کا حال سو دانت وہ تو ہڈی ہے اور ناخن وہ تو چھری ہے حبشیوں کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے رافع سے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جاوے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے

عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا

روایت ہے رافع سے کہا ہم تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اس پر سوار ہو کر پکڑ لیویں ہو مارا اس کو ایک مرد نے تیر سو روک دیا اللہ تعالیٰ نے اس اونٹ کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان چار پایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے ان میں سے یعنی بھاگے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اسے تیر مارلو یا جس طرح قادر ہو

ف روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّيْدِ

أَبْوَابُ الْأَضَاحِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں قربانیوں کے جو وارد ہوئے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَّةِ

باب قربانی کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آوے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے

ف اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے اور روایت کی ہے ان سے ابن ابی فدیک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اضحیہ کی فضیلت ہیں کہ اس کے کرنے والے کو ہر بال میں ایک نیکی ہے اور بعضی روایت میں بقرد نہا ہے۔

بَابٌ فِي الْأُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

باب دو مینڈھوں کی قربانی کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى كَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں سینگ والوں ابلق کی ذبح کیا ان کو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالی کا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور پیر رکھا اس کے پہلو یا گلے پر وقت ذبح کے۔

ف اس باب میں حضرت علی اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور ابی ایوبؓ اور ابی الدرداء اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا پس نہ چھوڑوں گا میں اسے کبھی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعضے اہل علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اور نہیں کہا بعضوں نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دیوے اور قربانی نہ کرے اور اگر اس کی طرف سے قربانی کی تو آپ اس میں سے نہ کھاوے کچھ بھی اور صدقہ دے دے اس کا سب گوشت وغیرہ۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے اس کا بیان۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے نرکی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنی اس کا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب اس جانور کے بیان میں جس کی قربانی درست نہیں ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا

روایت ہے براء بن عازب سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قربانی کی جاوے لنگڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي ۔

جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اس کا اور نہ کافی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اس کا اور نہ بیمار کی ظاہر ہو بیماری اس کی اور نہ اس قدر دبلی کی کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمان بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک ۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

باب اس جانور کے بیان میں جس کی قربانی مکروہ ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اس میں کچھ نقص نہ ہو اور حکم دیا اس کا کہ قربانی نہ کریں ہم اس کی جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقاء اور نہ خرقاء۔

روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبید اللہ بن موسے سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ ... یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جس کا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے کہ کان کی جانب سے کچھ کٹا ہو اور شرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چرا ہو اور خرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چھدا ہو۔ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں کہ کنیت ان کی شریح بن امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت بھی ہے یعنی رسول مطہر شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تینوں شریح جن کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب ہیں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے۔

بَابُ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْاَضَاحِيِّ

باب اس بیان میں کہ جذع بھیڑ میں سے قربانی درست ہے

عَنْ اَبِي كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا اِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ ۔

روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا دنبے میں چھ چھ مہینے کے سو کھوٹے ہو گئے وہ یعنی نہ بکے سو ملاقات کی میں نے ابو ہریرہؓ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑوں میں سے کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لے گئے ان کو لوگ راوی کو شک ہے کہ نعم الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور ام بلال بنت بلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جابرؓ اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہؓ سے موقوفاً بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ اَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں ان کو بکریاں کہ بانٹ دیویں اس کو حضرت کے صحابہ میں قربانی کے لیے سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپؐ نے اس کی تم قربانی کر دو۔

ف مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جاوے اور ایک سال اس پر گزر جاوے اور جمع اس کی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ ہو نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہووے ف وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اور باقی رہ گیا جذعہ سو میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے اس کی تم قربانی کرو روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابی داؤد دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْاُضْحِيَّةِ

باب قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں اور آگئی عید قربان تو شریک ہوگئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔

ف اس باب میں ابی ایوب اور ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے قربانی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور اسحٰق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباسؓ کی حدیث سے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا آپؐ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ۔

کے قربانی کے لیے اس کو خریدا یا مقرر کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچے کو بھی ساتھ اس کے کہا میں نے اور عرجاء یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہنچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئے کہا آپ نے کچھ مضائقہ نہیں اس میں حکم کیے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی قتادہ نے ذکر کیا میں نے اس کا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹنا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہنچے یا اس سے زیادہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى۔

روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھیں قربانیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی کرنے لگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ مدینی ہیں اور روایت کی ہے ان سے مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل ان کی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھیڑ کی اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے اور بعض علماء نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا ان کے اور علماء کا۔

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَأَعَادَهَا

روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے پھر پوچھا اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ ۔

نے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی واجب نہیں ہے لیکن سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ آدمی اسے ادا کرے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال ۔

ف یہ حدیث حسن ہے ۔

بَابٌ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے ذبح کرنا چاہیے ۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْ جِيْرَانِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذِبْحَكَ بِاٰخَرَ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ کرے ذبح کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے کہا براء نے کہ کھڑے ہو گئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی ذبح کی میں نے قربانی اپنی کہ کھلا دوں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسائے کے لوگوں کو سو فرمایا حضرت نے پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے ایک سال سے کم کی دودھ دیتی ہوئی کہ بہتر ہے میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے کیا اس کو ذبح کروں آپ نے فرمایا ہاں وہ تو تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے ۔

ف اس باب میں جابرؓ اور جندبؓ اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی نہ کرے شہر کے اندر جب تک نماز عید کی نہ پڑھ لیوے امام اس مقام کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے گاؤں والوں کو ذبح کرنے کی جب فجر طلوع ہو جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہے علماء کا کہ جائز نہیں جذعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ کا بکری کا بچہ قربانی میں اور جائز ہے جذعہ اگر دنبہ کا ہو ۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

باب اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاوے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ۔ کھاوے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور انس سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور یہ حکم یعنی منع اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ابتداء میں تھا بعد اس کے اجازت ہوئی اب جب تک چاہے گوشت رکھے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلٰثٍ

باب تین دن سے زیادہ گوشت رکھ کر کھانے کی رخصت میں

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا۔

روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم کو منع کرتا تھا قربانیوں کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھو اس لیے کہ کشادگی کریں طاقت والے لوگ بے طاقت والوں پر سو اب کھاؤ تم جس طرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور عائشہؓ اور نبیشہ اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا۔

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ۔

روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے ام المومنین سے کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت کھانے سے تو فرمایا انہوں نے نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنے والے لوگ کم تھے۔ تو حضرت نے چاہا کہ ان کو بھی کھلادیں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک وسعت کو سو کھاتے تھے اس کو دس دن کے بعد۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام المومنین وہ حضرت عائشہؓ ہیں بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

باب فرع اور عتیرہ کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے یعنی اسلام میں اور فرع وہ پہلا بچہ ہے جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں۔ اور وہ اپنے بتوں کیلئے اس کو ذبح کرتے تھے۔

ف اس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اس کو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اس لیے کہ وہ پہلا مہینہ ہے حرام کے مہینوں میں سے اور حرام کے مہینے رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور مہینہ حج کے شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَقِيقَةِ

باب عقیقہ کے بیان میں۔

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَأَلُوا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ بن عبدالرحمٰن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا۔ تو خبر دی انہوں نے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں۔ اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا۔

ف اس باب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلیمان بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حفصہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن کی اور وہ بیٹے ہیں ابوبکر کے۔

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا۔

روایت ہے ام کرز سے کہ پوچھا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپؐ نے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں۔ اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تم کو نر ہو یا مادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى۔

روایت ہے سلیمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اس کی طرف سے خون یعنی جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیزوں کو یعنی بال مونڈو ناخن کترو۔

ف روایت کی ہم سے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلیمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

باب بچہ کے کان میں اذان کہنے کے بیان میں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ۔

روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی آپؐ نے حسن بن علی کے کان میں جب جنیں ان کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپؐ نے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپؐ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک بکری کا اور بعضے علماء کا یہی مذہب ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاُضْحِیَّۃِ الْکَبْشُ وَخَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنی ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ عَلٰی کُلِّ اَھْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَّۃٌ وَعَتِیْرَۃٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَھَا الرَّجَبِیَّۃَ۔

روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا ہم کھڑے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے۔ اے آدمیوں ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے عتیرہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابن عوف کی روایت سے مترجم رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لیے اور اہل اسلام اللہ تعالٰی کے لیے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً فَوَزَنَتْہُ فَکَانَ وَزْنُہٗ دِرْھَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْھَمٍ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ عقیقہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کا ایک بکری کا فرمایا اے فاطمہ مونڈ دو اس کا سر اور صدقہ دو اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر سو تولا انہوں نے بالوں کو سو اس کا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ متصل نہیں کہ ابوجعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو۔

عَنْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِکَبْشَیْنِ فَذَبَحَھُمَا۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا ان کو یعنی عید قربان میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰی بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی خُطْبَتَہٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِہٖ فَاُتِیَ بِکَبْشٍ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید قربان کے دن عید گاہ میں پھر جب پورا کر چکے حضرت خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ ۔

گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ذبح کرتا ہوں میں اس کو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی میری امت ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمل اسی پر ہے علمائے صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اور لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر اور یہی قول ہے ابن مبارک اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر سے۔

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ ۔

روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا اس کی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور سر اس کا مونڈا جاوے۔

ف روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور جو قربانی میں درست ہے یعنی جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اس میں بھی ہوں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھتا ہے قربانی کرنے کا۔ تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخن یعنی جب تک قربانی نہ کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے کہ روایت کی ہے ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے سوا اور سند سے اسی کی مانند اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن مسیب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد اور اسحٰق اور رخصت دی ہے بعض علماء نے بال مونڈنے اور ناخن تراشنے کی اور کہا ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَيْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں نذروں اور قسموں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

باب اس بیان میں کہ نذر درست نہیں معصیت الٰہی میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کے امور میں اور کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابی سلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسٰی بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنی یہ حدیث صحیح تر ہے روایت کی ہم سے ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلمان بن بلال سے انہوں نے موسٰی بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔ یعنی نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابوصفوان مکی ہیں نام ان کا عبداللہ بن سعید ہے اور روایت کی ہے ان سے حمید نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے عالموں میں سے ہیں اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام کی جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اس کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ فرمانبرداری کرے اس کی یعنی پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اس کی یعنی نذر پوری نہ کرے۔

ف روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی اور کہتے ہیں کہ کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

بَابُ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

باب اس بیان میں کہ نذر صحیح نہیں ہوتی اس میں جو شے آدمی کے اختیار میں نہیں۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہیں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمِّ

باب نذر غیر معین کے کفارہ کے بیان میں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمِّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفارہ اس نذر کا کہ جس کا نام نہ لیا ہو کفارہ قسم کا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم کہتا ہے نام نہ لیا یعنی اتنا ہی کہا کہ اگر یہ مراد میری برآوے تو مجھ پر نذر ہے۔

بَابُ فِي مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

باب کسی امر پر قسم کھا کر اس سے بہتر امر تجویز کرنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمن مت مانگ حکومت کو اس لیے کہ اگر آئے تیرے پاس حکومت تیرے مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کی طرف یعنی تائید غیبی نہ ہوگی اور اگر آئے تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جاوے گا تو اس کے اوپر یعنی خدا کی طرف سے اور جب قسم کھاوے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اس کام کو یعنی جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا۔

ف اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی الدرداؓ اور انسؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ام سلمہؓ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے: حدیث عبدالرحمن بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب بیان میں ادائے کفارہ کے قبل حنث کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَاى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهٖ وَلْيَفْعَلْ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہیے کہ کفارہ دے دے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنی جو بہتر نظر آیا۔

اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادائے کفارہ قبل حنث جائز نہیں اور سفیان ثوری نے فرمایا اگر کفارہ دے بعد حنث کے تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دے تو بھی جائز ہے۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

باب قسم میں استثناء کرنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھاوے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ پس اس پر حنث نہیں آتا یعنی انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اس کے خلاف معصیت ہو یا کفارہ آوے۔

اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے اور کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہ کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحابؓ وغیرہم کے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ جب ملایا جاوے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اس پر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی کا اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا۔

پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہے خطا کی اس میں عبد الرزاق نے مختصر کیا اس کو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا طواف کروں گا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنی جماع کروں گا ان سے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی ان میں سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اسی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اس میں ستر عورتوں کا اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان بن داؤد نے میں طواف کروں گا آج کی رات سو عورتوں پر آخر حدیث تک۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ
باب اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اور وہ کہتے تھے کہ قسم ہے میرے باپ کی فرمایا آپؐ نے بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی کہا عمر نے قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں نے باپ کی بعد اس کے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے۔

ف اور اس باب میں ثابت بن ضحاکؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابوعبیدہ نے مطلب ان کے قول کا ولا اثرا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اس لیے کہ عرب کہتے ہیں اثرہ عن غیری یعنی نقل کرتا ہوں میں... اس بات کو اپنے غیر سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہیے کہ کھاوے قسم اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنی سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھاوے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ۔

روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر نے سنا ایک مرد کو قسم کھاتے ہوئے کعبہ کی تو کہا ابن عمر نے قسم نہ کھانی چاہیے سوا خدا کے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو کھائے قسم غیر اللہ کی بے شک اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپؐ کا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ تغلیظاً ہے اور حجت اس باب میں حدیث ابن عمر کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا حضرت عمر کو قسم کھاتے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک نہ فرمایا پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسی طرح حدیث ابی ہریرہؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جو شخص کہے بیچ اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی تو اسکو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یعنی اس سے بھی ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر خدا کی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم پر تنبیہاً ہے اور اسی طرح جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ریا شرک ہے اور تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت مبارکہ کی فَمَنْ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا اور کہا ہے کہ مراد شرک سے ریا ہے یعنی یہ بھی فرمایا تنبیہاً ہے۔

بَابُ فِيمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

باب اس کے بیان میں جو قسم کھاوے چلنے کی اور نہ چل سکے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوهَا فَلْتَرْكَبْ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چل کر جاوے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم فرمایا آپ نے بلاشک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے چلنے سے حکم کرو اس کو کہ سوار ہو کر جاوے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا کہ گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے بوڑھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں سو فرمایا آپؐ نے کیا حال ہے اس کا کہا لوگوں نے نذر کی ہے اس نے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کی فرمایا آپؐ نے اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے عذاب کرنے سے اپنے نفس کو کہا راوی نے پھر حکم کیا اس کو کہ سوار ہو جاوے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مثل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو آخر حدیث تک یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ جب نذر کرے عورت کہ پیادہ جاوے تو چاہیے کہ سوار ہووے اور ایک بکری قربانی کرے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ النُّذُورِ

باب کراہت نذر میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نذر مت کرو اس لیے کہ نذر نہیں کام آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنی بنظر تبدیل تقدیر یہ نذر کرنا بے سود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بحیلہ نذر بخیل سے کچھ مال۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو اور فرمایا عبداللہ بن مبارک نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی نے ساتھ طاعت الہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہے وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اس میں تو وفا درست ہی نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ

عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

باب نذر کے پورا کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد الحرام میں ایام جاہلیت میں تو فرمایا آپؐ نے پوری کر دا پنی نذر۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے، حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف بالاسلام ہو اور اس پر نذر طاعت ہے یعنی ایسے کام کی نذر ہے کہ اس میں اطاعت الٰہی ہو تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے اور بعضوں نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب معتکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے یعنی اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے کا یعنی حکم روزہ کا نہ دیا آپؐ نے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِينِ لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

باب اس بیان میں کہ کیسی تھی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اکثر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے تھے ساتھ اس قسم کے لا و مقلب القلوب یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی یعنی اللہ تعالیٰ کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ۔

باب غلام آزاد کرانے کے ثواب کے بیان میں۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس نے آزاد کی ایک گردن مومنہ آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ آزاد کرے گا فرج اسکا عوض میں اسکے فرج کے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور عمرو بن عبداللہ اور ابن عباسؓ اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں اور روایت کی ان سے مالک بن انس اور بہت لوگوں نے اہل علم سے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً فَلَطَمَهَا

باب اس کے بیان میں جو طمانچہ مارے اپنے خادم کو۔

روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا ہم نے اپنے کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک پھر طمانچہ مارا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا۔

ہم سے ایک نے اس کو سو حکم فرمایا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کردیں ہم اس کو۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس ہانڈی کے منہ پر۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی مثلاً کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا اس نے کہا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً اس نے کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اس نے یہ کام تو کہا بعضوں نے کہ اس نے بہت بڑی خطا کی مگر اس پر کفارہ نہیں اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبیدہ اور کہا بعضوں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تابعین وغیر ہم سے کہ اس پر کفارہ ہے اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میری بہن نے نذر کی ہے کہ جاوے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالےٰ کچھ نہ کرے گا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنی اللہ کو کیا پرواہ ہے۔ پس چاہیے کہ سوار ہو جاوے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنی عوض اس نذر کے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعضے اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کھاوے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات وعزیٰ کی پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو کہے کسی شخص سے آ جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دیوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو المغیرہ وہ خولانی حمصے ہیں اور نام ان کا عبد القدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے۔

بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب میت کی طرف سے قضائے نذر کا بیان۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

روایت ہے ابن عباس سے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نذر کا کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھیں قبل ادا کرنے کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِيهِ عَنْهَا۔

ادا کرو ان کی طرف سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

باب غلام ولونڈی آزاد کرنے کے ثواب کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا۔

روایت ہے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص آزاد کرے ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑوا اس کا دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ہر عضو اس غلام کا اس کے عضو کے بدلے میں اور جو شخص مرد مسلمان آزاد کرے دو عورتیں مسلمان ہو ویں گی وہ دونوں چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ہر عضو ان کا بدلے میں اس کے ہر عضو کے اور جو عورت مسلمان آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہو جاوے گی وہ چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ایک ایک عضو اس کا بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

أَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں جہاد کے بیان میں جو وارد ہیں رسول اللہ صلعم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب بیان ہیں دعوت کے قبل قتال کے۔

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرُهُمْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ حَاصَرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَأَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطُونَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ قَالَ وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ

روایت ہے ابی البختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں سے کہ امیر اس کے سلمان فارسی تھے محاصرہ کیا ایک قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے پس کہا لوگوں نے اے ابا عبداللہ اور یہ کنیت ہے سلمان کی کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ میں دعوت کروں ان کو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے ان کی یعنی کافروں کی پس آئے ان کے پاس سلمان اور کہا ان سے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے رہنے والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لیے مثل ہے اس چیز کے کہ ہمارے لیے ہے یعنی حصہ غنائم اور رتبے سے اور تم پر ہے مثل اس کے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا تم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی سَوَآءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِیْ یُعْطِی الْجِزْیَۃَ وَلٰکِنْ نُّقَاتِلُکُمْ فَقَالُوْا یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَا نَنْھَدُ اِلَیْھِمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَدَعَاھُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلٰی مِثْلِ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ انْھَدُوْا اِلَیْھِمْ قَالَ فَنَھَدْنَا اِلَیْھِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِکَ الْقَصْرَ۔

نے مگر دین اپنا چھوڑ دیں گے ہم تم کو اسی دین پر اور دو ہم کو جزیہ ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو کہا راوی نے بیان کیا سلمان نے یہ مضمون ان سے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانو گے تم تو لڑیں گے ہم تم سے تم کو آگاہ کر کے جواب دیا انہوں نے کہ نہیں ہیں ہم ایسے کہ جزیہ دیویں ولیکن لڑتے ہیں ہم تم سے پھر کہا مسلمانوں نے اے اباعبداللہ کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر کہا انہوں نے نہیں کہا راوی نے پھر بلایا ان کو سلمان نے اسلام کی طرف تین دن مثل اسی کے پھر حکم دیا کہ دھاوا کرو ان پر کہا راوی نے پھر دھاوا کیا ہم نے ان پر اور فتح کیا اس قلعہ کو۔

ف اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابوالبختری نے نہیں پایا سلمان کو اس لیے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت کی جاوے قبل قتال کے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دی جائے ان کو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے ان کے ڈرنے کا اور کہا بعض علماء نے کہ اس زمانے میں دعوت کی حاجت نہیں اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آج کے دن کسی کو کہ ضرور ہو اس کو دعوت یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اس لیے لڑتے ہیں لہذا دعوت ضرور نہیں اور کہا امام شافعی نے کہ لڑائی شروع نہ کی جاوے دشمن سے جب تک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آپڑیں۔ مسلمانوں پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ پہلے پہنچ چکی ہے ان کو دعوت۔

عَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا اَوْ سَرِیَّۃً یَقُوْلُ لَھُمْ اِذَا رَاَیْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔

روایت ہے عصام مزنی سے اور ان کو صحبت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو فرماتے ان سے کہ جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم اواز موذن کی یعنی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسی کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مروی ہے ابن عیینہ سے۔

بَابٌ فِی الْبَیَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب شب خون اور لوٹ کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی خَیْبَرَ اَتَاھَا لَیْلًا وَکَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَمْ یُغِرْ عَلَیْھِمْ حَتّٰی یُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ یَھُوْدُ بِمَسَاحِیْھِمْ وَمَکَاتِلِھِمْ فَلَمَّا رَاَوْہُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ الْخَمِیْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ

روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نکلے خیبر کی طرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے ان کو یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پھاوڑہ اور ٹوکرہ اپنے لے کر پھر جب دیکھا انہوں نے آپ کو کہا برابر آگئے محمد قسم ہے اللہ کی برابر آگئے محمد ساتھ لشکر کے سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر خیبر تنک یعنی اللہ بڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق کہ جب ہم اترے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صباح ڈرائے گیؤں کو۔

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا۔

روایت ہے ابی طلحہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھیرتے ان کے میدان میں تین دن تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حمید کی جو مروی ہے انس سے یعنی جو اس کے اوپر مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے لوٹ کی رات کو اور شب خون کی اور مکروہ کہا اس کو بعضوں نے اور کہا احمد اور اسحاق نے کچھ مضائقہ نہیں شب خون میں دشمن پر رات کے وقت اور مراد خمیس سے جو حدیث میں وارد ہوا ہے لشکر ہے یعنی چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں مقدمہ جو آگے چلے اور میمنہ جو داہنی طرف ہو اور میسرہ جو بائیں طرف ہو اور ساقہ جو پیچھے آوے اور قلب جو درمیان میں ہو جہاں سردار رہتا ہے اس لیے عرب بڑے لشکر کو خمیس کہتے تھے۔

بَابٌ فِي التَّحْرِيْقِ وَالتَّخْرِيْبِ

باب کافروں کے گھر جلانے اور ویران کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا دیے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے اور یہ معاملہ بویرا میں گزرا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ما قطعتم سے آخر تک یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اس کو قائم اوپر جڑوں ان کی کے پس حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور اس لیے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اس طرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد اور مکروہ کہا بعضوں نے اس کو اور یہی قول ہے اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابوبکر صدیق رضی نے پھل والے درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے اور عمل کیا اس پر مسلمانوں نے بعد ان کے اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں اور احمد نے کہا کہ بعضے جگہ اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے ضرورت آگ نہ لگائی جاوے اور کہا اسحاق نے آگ لگانا سنت ہے جب کافر اس سے ذلیل ہوں

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

باب غنیمت کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ اَوْ قَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَآئِمَ۔

روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بے شک اللہ نے فضیلت دی مجھ کو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو امتوں پر حلال کیں ہمارے لیے غنیمتیں۔

ف اس باب میں علی اور ابوذر اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سیار کو سیار مولے بنی معاویہ کہتے ہیں روایت لیتے ہیں ان سے سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بحیر اور کئی لوگ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔

دی گئیں مجھے پیغمبروں پر چھ فضیلتیں پہلی یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافروں کے دل میں میرا رعب ڈالا گیا تیسرے حلال کی گئیں میرے لیے غنیمتیں چوتھے بنائی گئی میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی بوقت تیمم کے پانچویں بھیجا گیا میں تمام خلق کی طرف چھٹی ختم کئے گئے میرے ساتھ انبیاء۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جن کے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں۔

بَابٌ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ — باب گھوڑے کے حصے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دیے گھوڑے کے اور ایک حصہ دیا مرد کو۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسی کے اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحاق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا — باب لشکروں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صحابہ چار ہیں یعنی خلفائے راشدین اور بہترین لشکر جو چار سو ہیں اور بہترین فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہوں گے بارہ ہزار بسبب قلت کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں مرفوع کیا اس کو کسی بڑے محدث نے سوا جریر بن حازم کے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی یہ حبان بن علی عنزی نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءَ — باب اس بیان میں کہ مال غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ

روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباس کو اور پوچھا کہ آیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لے کر اور حصہ لگاتے ان کے لیے بھی سو جواب لکھا ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَغْزُوْنَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔

طرف ابن عباس نے کہ تم نے جو لکھا طرف میری اور پوچھا مجھ سے کہ آیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے تھے ان کو ساتھ لے کر تو تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں بیماروں کا اور کچھ ملتا تھا ان کو غنیمت سے بطریق انعام کے ولیکن مقرر نہیں کیا ان کے لیے کوئی حصہ۔

ف اس باب میں انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پہ عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا ہے عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دینا چاہیے اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کا خیبر میں اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لیے جو پیدا ہوا ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا خیبر میں اور تمسک کیا اس کے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپؐ کے روایت کیا ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسٰی بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور یہ جو انہوں نے کہا یحذین من الغنیمۃ مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا۔

بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب غلام کے حصے کے بیان میں۔

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُّ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔

روایت ہے عمیر مولے ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپؐ نے کہ لٹکائی گئی میری تلوار اور میں لے کھینچتا تھا یعنی بسبب دراز ہونے پر تلے کے اور کوتاہی قامت کے پھر حکم کیا حضرت نے میرے لیے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپؐ کے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھ کو اس میں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ یاد رکھنے کا۔

ف اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حصہ نہ لگا دیں غلام کا ولیکن کچھ دیویں اس کو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب ذمی اگر شریک جہاد ہوں تو ان کے حصہ کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْاَةً

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ... ایک مقام کا ملا آپؐ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اس کی دلیری اور شجاعت تو فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لاتا ہے تو اللہ اور اس کے رسول پر اس نے کہا نہیں، فرمایا آپؐ نے پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیا جاوے مشرک کو مال غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن سے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جاوے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپؐ کے ساتھ شریک ہو کر روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زہری سے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا۔

روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپؐ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اس کا بھی حصہ لگایا جاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

باب ظروف مشرکین کے استعمال میں۔

عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ۔

روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اسے استعمال کریں یا نہ کریں فرمایا آپؐ نے صاف کرو اس کو دھو کر پھر پکاؤ اس میں اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب[1] کے کھانے سے۔

ف اور مروی ہے یہ حدیث اور کئی سندوں سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کی یہ ابوادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابوقلابہ کو سماع نہیں ابی ثعلبہ سے سوا اس کے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی السماء کے ابی ثعلبہ سے۔

عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَائِذِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا۔

روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوثعلبہ خشنی سے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں فرمایا آپؐ نے اگر پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھو لو اس کو اور کھاؤ اسی میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] کچلی والا جو دانتوں سے پھاڑ کر کھا دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فِي النَّفَلِ

باب نفل کے بیان میں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدَاءَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُولِ الثُّلُثَ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کے وقت میں۔

ف اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی السلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل میں لے لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اس کا ابی الزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہنچا ہم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اول و آخر میں جہاد کے جیسا مناسب جانے نفل دے کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا جب نکلے جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب دی تہائی بعد خمس کے تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل مابقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنی ثلث سے اور ابن مسیب نے کہا نفل خمس میں سے ہے اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا مترجم کہتا ہے نفل مال غنیمت ہے اور تنفیل مال غنیمت میں سے کسی کو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے امام کو جائز ہے اگر مصلحت دیکھے تو کسی کو غنیمت سے زیادہ دے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دی جاوے یا خمس الخمس سے خطابی نے کہا اصل روایات دال ہیں اس پر کہ اصل غنیمت سے ہے۔ انتہی اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس الخمس سے دی جاوے اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور نے کہا اصل غنیمت سے دی جاوے کذا فی مسک الختام اور عبادہ کی روایت میں جہاں ابتدائے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتدائے جنگ میں دشمنوں پر جا گرتا اور داد شجاعت دیتا ان سے آپ ربع غنیمت کا وعدہ فرماتے بطور نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے اور جب لشکر مقابلہ عدو سے لوٹتا اس وقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جاکر مار دھاڑ کرتا اس کو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور مابقی میں انہیں شریک کرتے اس لیے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کہ وہ لوٹ چکا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

باب اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اس کا سامان اسی کیلئے ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ

روایت ہے ابی قتادہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اس کے لیے اس پر کوئی گواہ بھی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

پس اس کے لیے ہے سامان اس مقتول کا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محمد کا نام نافع ہے۔ اور وہ مولے ہیں ابو قتادہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علماء نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنی قاتل کو سلب کامل نہ دے اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہہ دے کہ جو چھین لاوے کافروں سے وہ اس کا ہے یا جو مارے کافروں کو اس کے لیے ہے سامان اس کا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اس میں خمس نہیں اور اسحاق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جب کہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اس میں سے خمس لے جیسا کیا عمر بن خطاب نے مترجم کہتا ہے مراد سلب سے سواری ہے کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ سلب کا مستحق کون ہے امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اس کا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بمجرد قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم جیش حکم دے کہ جو مارے کافر کو وہ اس کا سلب لے لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے سبل میں کہا ہے کہ یہ قول موافق ادلہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جاوے شافعی کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول ان کے اصحاب کے نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جاوے اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جاوے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف یہی ہے خلاصہ ما فی النووی ومسک الختام۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ

باب کراہیت بیع مغانم میں قبل تقسیم کے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے یہاں تک کہ تقسیم ہو۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالَى مِنَ السَّبَايَا

باب کراہت میں وطی کے حاملہ عورتوں سے جو قید میں آویں

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ۔

روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جماع کیا جاوے قیدی عورتوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ جو ان کے پیٹوں میں ہے۔

ف اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کی جاوے حاملہ سے جب تک وہ نہ جنے اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہے سنت کہ ان کو حکم ہے عدت کا اور کہا ابو عیسےٰ نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسےٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے مترجم کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے۔ اور غیر حاملہ اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قید میں آوے تو استبراء ایک حیض سے ضرور ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے چنانچہ سنن میں مرفوعاً مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی میں سے جب تک کہ اس کو پاک نہ کرے یعنی ساتھ ایک حیض کے روایت کیا اس کو احمد نے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب طعام مشرکین کے حکم میں۔

عَنْ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم طعام نصاریٰ کا تو فرمایا آپؐ نے شک نہ ڈالے تیرے سینے میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا محمود نے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور روایت کی محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کی مترجم کہتا ہے اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دار الحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کھالیں اور اس میں اذن امام بھی ضرور نہیں اور حلال ہیں ذبائح اہل کتاب کے اور اجماع ہے اس پر نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اس کی ہے خواہ وہ نام لیویں اللہ کا یا نہ لیویں اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیویں اللہ کا مگر جو ذبح کریں نام پر مسیح کے یا اور پر کنیت ان کے کہ پس وہ حرام ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علماء کا انتہیٰ ما فی النووی فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو عجب ہے ان پر جو مسلمانوں کے ذبائح سے جو بنام خدا ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں ہاں البتہ جو بنام اولیاء یا بہ نیت نذر ان کی کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ

باب کراہت میں تفریق کے درمیان قیدیوں کے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن۔

ف اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے مکروہ رکھتے تھے جدائی ڈالنے کو درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے قیدیوں میں اور درمیان لڑکے اور اس کے باپ کے اور درمیان بھائیوں کے یعنی تقسیم اور بیع وغیرہ میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارٰى وَالْفِدَآءِ

باب قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جبرئیل اترے مجھ پر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلَ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا۔

کو اساریٰ بدر کے قتل اور فدیہ میں اور اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کیے جاویں گے سال آئندہ مثل ان اساریٰ کے کہا انہوں نے اختیار کیا ہم نے فدیہ لے کر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کیے جاویں ہم میں سے۔

اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ثوری کے نہیں جانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے ابو اسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور ابو داؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد سے مشرکوں کے یعنی ایک مشرک دے کر دو مسلمان چھڑا لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عم ابو قلابہ کی کنیت ابو المہلب ہے اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی ہے اور عمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور جس کو چاہے قتل کرے اور جس کو چاہے کچھ مال لے کر چھوڑ دے اور بعض علماء نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا پر اور اوزاعی نے کہا کہ خبر پہنچی مجھ کو کہ یہ آیت منسوخ ہے فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً اور ناسخ اس کی آیت قتال ہے فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ روایت کی ہم سے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کیے جاویں یا فدیہ دیے جاویں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پاویں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی فدیہ لے کر چھوڑ دیا جاوے اور اگر قتل کیے جاویں تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں کہا اسحق نے خون بہانا میرے نزدیک اولی ہے مگر یہ کہ ہووے معروف اور طمع کریں اس میں اکثر لوگ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

باب قتل نساء اور صبیان کی نہی میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل ہوئی پس برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے۔

ف اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے اور ان کو رباح بن ربیعہ کہتے ہیں اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شبخون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شبخون میں قتل کرنے کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شبخون میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَأَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے خبر دی مجھ کو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ بیشک گھوڑوں ہمارے نے روند ڈالا بہت سی عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں سے فرمایا آپؐ نے وہ اپنے باپ دادوں کی قسم سے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورت اور بچوں کو نہ مارے اور اگر شبخون یا دھاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جاویں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں میں سے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلانے فلانے مردوں کو قریش سے تو جلا دو ان کو آگ سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا میں نے حکم کیا تھا تم کو کہ جلاؤ تم فلانے فلانے کو آگ میں اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ تعالیٰ پس اگر تم پاؤ ان دونوں کو تو قتل کرو ان کو۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور ذکر کیا محمد بن اسحٰق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابی ہریرہؓ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

باب غلول کے بیان میں۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔

ف اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيدٌ الْكَنْزَ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبْرَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ۔

روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کنز اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا اور ابو عوانہ نے اپنی حدیث میں لفظ کبر کا اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی اصح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ تحقیق کہ فلانا شخص شہید ہوگیا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے دیکھا اس کو آگ میں یعنی دوزخ کے بسبب ایک عبا کی کہ چرایا اس کو مال غنیمت سے پھر فرمایا آپ کھڑے ہوئے عمر اور پکار تین بار کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں مگر مومن لوگ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے اور کنز وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اس کی زکوٰۃ نہ دی جاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ — باب عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ لِيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى۔

روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں ساتھ رکھتے ام سلیم اور چند عورتوں کو ان کے ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا۔

ف اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ — باب مشرک کے ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ بھیجا کسریٰ نے پس قبول کیا آپ نے اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے تھے آپ کو اور آپ قبول کرتے۔

ف اس باب میں جابر سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ثویر بیٹے ہیں ابی فاختہ کے نام ان کا سعید بن علاقہ ہے اور کنیت ان کی ابوجہم ہے۔

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ فَقَالَ لَا فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ۔

روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ راوی کو شک ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسلام لایا تو کہا عیاض نے نہیں فرمایا آپ نے میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے یعنی ان کے قبول سے۔

ف کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی انی نهيت عن زبد المشركين کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے اور مذکور ہے حدیث میں کراہیت اس کی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول کرتے ہوں پھر منع فرمایا اس سے مترجم کہتا ہے عیاض بکسر اول و تخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشعی صحابی ہیں کہ بعد اس قصے کے جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے اور بصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ رہے خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو اس لیے کہ قبول کرنا ہدایائے مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے اور شاید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدیہ عیاض کا اس لیے واپس کیا کہ ان کو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے اور اکیدر دومہ اور مقوقس کے ہدایا آپؐ نے قبول فرمائے ہیں اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا میں اصح اور اکثر ہیں انتہی ماقال فی المرقات مختصراً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ — باب سجدہ شکر کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ فَخَرَّ سَاجِدًا۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئی خوشخبری کسی کام کی اور خوش ہوئے آپؐ اس سے پس گر پڑے آپ سجدے میں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت سے بکار بن عبد العزیز کی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا انہوں نے سجدہ شکر کو مترجم کہتا ہے اسی طرف گئے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدہ شکر مشروع ہے بخلاف مالک اور ابو حنیفہ کے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہے سجدہ شکر میں یا نہیں تو بعضے اشتراط طہارت کے قائل ہیں قیاساً علی الصلوٰۃ اور بعضے عدم اشتراط کے اس لیے کہ یہ نماز نہیں جو ہو الاقرب اور سفر السعادت میں ہے کہ عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ جب نعمت تازہ یا دفع عذاب کی خبر سنتے سجدہ شکر بجالاتے انتہی مافی مسک الختام۔

بَابُ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ — باب عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپؐ نے تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلواتی ہے مسلمانوں سے۔

ف اس باب میں ام ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

روایت ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے پناہ دلوائی میں نے اپنے شوہر کی قرابت والوں میں سے دو شخصوں کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امن دی ہم نے جس کو امن دی تو نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت کے امان دینے کو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینے کو اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے جائز رکھا امان کو غلام کے اور ابو مرہ مولے ہے عقیل بن ابی طالب کا اور ان کو ام ہانی کے مولے بھی کہتے ہیں اور نام ان کا یزید ہے اور روایت کی انہوں نے علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے ذمہ مسلمانوں کا واحد ہے چلتا ہے ساتھ اس کے ادنے ان کا اور مراد اس کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جس نے امن دی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پس وہ جائز ہے اور رعایت اس کی سب کو ضرور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ — باب اقرار توڑنے کے بیان میں۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ

روایت ہے سلیم بن عامر سے کہتے تھے وہ کہ درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور اہل روم کے صلح تھی اور یہ چلے ان کے شہروں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ أَوْ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔

میں اس ارادہ سے کہ جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس پر یعنی راوی کو شک ہے کہ دابتہ کہا یا فرس اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن علبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں یعنی کچھ تغیر نہ کرے یہاں تک کہ گزر جاوے مدت اس کی یا پھینک دیوے وہ عہد ان کی طرف برابر یعنی ان کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تاکہ علم وصلح میں دونوں برابر ہو جاویں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے (مترجم) حضرت معاویہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن علبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لیے ایک نیزہ ہے قیامت کے دن۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لیے گاڑا جاوے گا۔ ایک نیزہ قیامت کے دن۔

ف اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ

باب کسی کے حکم پر پورے اترنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيَى نِسَاؤُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ

روایت ہے جابر سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل پس داغ دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے سو سوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا سو بہنے لگا خون پھر دوبارہ داغا اس کو پھر سوج گیا (ہاتھ) پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی ان کا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی ان کی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کے پس پیغام بھیجا حضرت نے ان کی طرف یعنی بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کیے جاویں مرد ان کے اور زندہ رکھی جاویں عورتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ اِنْفَتَقَ عِرْقُهٗ فَمَاتَ۔

ان کی کہ مدد ہو مسلمانوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا تم نے حکم اللہ کا ان کے باب میں یعنی جو حکم خدا تھا وہی تم نے حکم دیا اور تھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے حضرت ان کے قتل سے کھل گئی سعد کی رگ اور مر گئے وہ۔

ف اس باب میں ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو ان کے لڑکوں کو مراد اس سے وہ ہیں کہ جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اس کے۔

عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَّمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَّمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِيْ

روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن قریظہ کے اور حکم یہ تھا کہ جس کے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جاوے اور جس کے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جاوے پھر میں ان میں .... تھا کہ جن کے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھ کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے ان کے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اس کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ
باب حلف کے بیان میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اس لیے کہ وہ نہ بڑھا وے گی یعنی اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں۔

ف اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اسبابت پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپ نے فرمایا جس کی قسم سابق کی ہو وہ اس کا حق ادا کرے کہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے۔

بَابٌ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِيِّ
باب مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں۔

عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا

روایت ہے بجالہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لجزء بن معاوية على مناذر فجاءنا كتاب عمر انظر مجوس من قبلك فخذ منهم الجزية فإن عبد الرحمن بن عوف أخبرني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ الجزية من مجوس هجر۔

معاویہ کا مناذر میں کہ نام ہے ایک مقام کا پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر کا لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو ان سے جزیہ اس لیے کہ عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی مجھ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عن بجالة أن عمر كان لا يأخذ الجزية من المجوس حتى أخبره عبد الرحمن بن عوف أن النبي صلى الله عليه وسلم أخذ الجزية من مجوس هجر وفي الحديث كلام أكثر من هذا۔

روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی ان کو عبدالرحمن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب ما جاء ما يحل من أموال أهل الذمة

باب ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں

عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله إنا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا هم يؤدون ما لنا عليهم من الحق ولا نحن نأخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبوا إلا أن تأخذوا كرها فخذوا۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہے جو کچھ ہمارا حق ہے ان پر یعنی مہمانداری کا اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں۔ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم ان سے زبردستی پس لے لو جب بھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اس کو قیمت دے کر سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں کھانے کے بیچنے سے بھی اور نہ دیویں تم کو مگر زبردستی تو لے لو زبردستی ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اس کے یعنی جب نہ بھیجے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لے لیں ان سے مجاہد۔

باب ما جاء في الهجرة

باب ہجرت کے بیان میں۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نہیں ہجرت بعد اس فتح کے ولیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لیے تو کوچ کرو۔

ف اس باب میں ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دار الحرب نہ رہا بلکہ دار الاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دار الحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دین پر ورنہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اس کا قیامت تک واسطے دور رہنے کے کفار سے اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور کبھی بسبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ الآية۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے تفسیر میں آیت مذکورہ کے یعنی اللہ تعالیٰ راضی ہوا مومنوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے کہا جابرؓ نے بیعت کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر نہ بھاگنے کے نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے۔

ف اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عیسے بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ نے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع سے کس پر بیعت کی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے کہا انہوں نے اوپر موت کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر پس فرماتے تھے آپؐ ہم سے جہاں تک ہو سکے تم سے یعنی اطاعت بقدر استطاعت ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ۔

روایت ہے جابر سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے ان سے نہ بھاگنے پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں اور ایک قوم نے بیعت کی آپؐ سے موت پر اور رکھا تھا کہ ہم لڑیں گے آپؐ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کیے جاویں اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے۔

بَابٌ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

باب بیعت توڑنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔ ایک وہ مرد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ۔

کہ بیعت کی اس نے کسی امام سے پھر اگر دیا امام نے اس کو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اس کی بیعت سے دنیا تھی نہ کہ للہ اطاعت کی ورنہ نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے مصنف نے دو شخصوں کا ذکر نہ کیا اختصاراً ایک ان میں کا وہ ہے کہ اس کے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اس نے مسافر کو دوسرا وہ کہ بیچ ڈالے کسی کے ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ
باب غلام کی بیعت کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ۔

روایت ہے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اس کا۔ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو اس کو پھر خریدا اس کو دو غلام کالے دے کر اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جب تک نہ پوچھا اس سے کہ کیا وہ غلام ہے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن زبیر کی (مترجم) خریدنا آپ کا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اس کی ہجرت میں خلل نہ آوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ
باب عورتوں کی بیعت کے بیان میں۔

عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ تَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ

روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کئی عورتوں کے سو فرمایا ہم سے اطاعت اس میں ضرور ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمہیں طاقت ہو کہا میں نے اللہ و رسول ہم پر زیادہ مہربان ہے ہم سے ہماری جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیعت لیجیے ہم سے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہم سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے مانند اس کے۔

بَابُ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ
باب بدر والوں کی تعداد میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ۔

روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنی جنہوں نے نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُمُسِ

باب خمس کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد القیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تم کو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے۔

ف اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے مانند اس کے مترجم کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جاوے وہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں پر تقسیم ہوا اور قرابت والے سب پر مقدم کیے جاویں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں ان کا حق اس خمس میں نہیں ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیت وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ۔ میں تبرکاً ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد وفات کے جاتا رہا اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصے جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنفیہ کے نزدیک دو حصہ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ اور ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحاق اور ابو عبیدہ اور ابن جریر کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور پوری روایت عبد قیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اول میں بھی مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

باب نہبہ کی حرمت میں۔

عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ۔

روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں کے پیچھے تھے سو گزرے آپؐ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی ان میں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔

ف اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اپنے باپ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عبایہ بن رفاع کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی الدرداء اور عبد الرحمٰن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ اور ابی ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

نے جو نہب کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس کے مترجم کہتا ہے نہب کے معنی لغت میں اچک لے جانا ہے اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتٰبِ

باب اہل کتاب پر سلام کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء نہ کرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بے قرار کرو اس کو تنگ راہ میں۔

ف اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سبب اس کا یہ ہے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے ان کے سے اور اسی طرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے ان کے واسطے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام علیک پس جواب میں کہے علیک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم السام علیک کے معنی موت ہو تجھ پر یہود عداوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے حضرت نے فرمایا تم بھی وعلیک کہہ دیا کرو یعنی تجھی پر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

باب مشرکوں میں رہنے کی کراہت میں۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَأَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءٰى نَارَاهُمَا۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس پناہ چاہی بعضے لوگوں نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے ان کے قتل میں پھر پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حکم کیا آپ نے ان کے لیے نصف دیت کا اور کہا آپ نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ کیوں فرمایا آپ نے ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل حدیث ابی معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے اور اسماعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسمٰعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور روایت کی حماد نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ ان کے اس لیے کہ جو رہا ان کے ساتھ اور اکٹھا ہوا ان کے ساتھ وہ مثل ان کے ہے۔ مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں کہا ہے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھے منزل اپنی منزل مشرکین سے یعنی حربیوں سے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر آوے اس لیے کہ اس صورت میں وہ بھی ان کے ساتھ معدود ہوگا اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دارالحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان ان میں مقیم ہو تو ان کی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا ان کا قصد کرے اور ان کے فرودگاہ پر پہنچ جاوے اور دیکھنا آگ کا اس کو مانع جہاد ہو اس لیے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتے تھے پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مسکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ یعنی نہ بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اس لیے کہ تحقیق تم اس وقت انہی کے مثل ہو اور نسائی میں ہے لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا أَسْلَمَ أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ۔ مسک الختام مختصراً

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

باب جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ إِلَّا مُسْلِمًا۔

روایت ہے جابرؓ سے کہتے تھے خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب نے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے اور نہ چھوڑوں گا میں اس میں مگر مسلمان۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالیٰ نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے پھر بعد وفات حضرتؐ کے حضرت عمرؓ نے ان کو نکال دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ترکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ آئیں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا کہا ابو بکر نے میرے گھر والے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ۔

اور اولاد میری فرمایا حضرت فاطمۃ الزہرائے پھر کیا ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنے باپ کی سو کہا ابو بکر نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی ولیکن روٹی کپڑا دوں گا میں جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اور خرچ دوں گا میں جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے۔

ف اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا ہے اسکو صرف حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطاء نے دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو بکر صدیق سے انہوں نے روایت کی آنحضرت صلعم سے

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب کے اور داخل ہوئے ان کے پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علیؓ اور عباسؓ تکرار کرتے ہوئے سو فرمایا حضرت عمر نے قسم دیتا ہوں میں اس خدا کی جس کے حکم سے ٹھیرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے کہا سب حاضرین نے ہاں فرمایا حضرت عمرؓ نے پھر جب وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو بکر نے میں خلیفہ ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر آئے تم اور یہ ابو بکر کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی ان کے باپ سے کہا ابو بکرؓ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا ہے صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انس کی روایت سے مترجم کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؓ سے اور عباسؓ سے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی ازواج کا موافق ایک سال کے لے لیتے تھے اور باقی صلاح اور مصالح مومنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابو بکر بھی بعد وفات آنحضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق عادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے خرچ کرنے کا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اس پر نہ سمجھو تو اس کا متولی تم کو کردوں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمر نے ان کو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے تقسیم ہو جاوے تا کہ ہر ایک حصے پر بخوبی متصرف ہو حضرت عمر نے فرمایا لاَ اَقْضِیْ فِیْھَا قَضَاءً غَیْرَ ذٰلِکَ یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دوں گا اگر تم دونوں اس کے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری کا اور اس میں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور عباسؓ اگر جانتے تھے کہ حضرت نے فرمایا لانورث ماترکناہ صدقہ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابوبکرؓ کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ اور علیؓ اور عباسؓ سے ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ لانورث ماترکناہ صدقہ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسے صرف کریں وہ مال حضرت علیؓ اور عباسؓ کو تفویض کر دیا اور انہوں نے حدیث ماترکنا صدقہ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر پہنچ گئی پھر دوبارہ حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود ان کا اس بار آنے سے تصرف مالکانہ نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جاوے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے۔ اور حضرت عمرؓ نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور نہ چاہا کہ کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آوے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اسے میراث اور ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بھی اسے حالت اولیٰ پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا یہ صریح دلیل ہے ان کی رضا کی حضرت عمرؓ کے فرمانے پر اور رفع ہو گئے اس ہماری تقریر سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شیعہ شنیعہ کے الحمد للہ علی ذلک۔

بَابُ مَا جَآءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

باب اس بیان میں کہ فرمایا آپؐ نے فتح مکہ میں کہ اب جہاد نہ کیا جاوے گا اس پر آج کے بعد۔

روایت ہے حارث بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جاوے گا اس پر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک یعنی کبھی ایسا نہ ہو گا کہ یہ مسکن کفار و دار الحرب ہو

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو ابھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُسْتَحَبُّ فِيْهَا الْقِتَالُ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ

باب قتال کے مستحب وقت میں۔

روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل آتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی ٹھہر جاتے یہاں تک کہ ڈھلتا آفتاب پھر لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلٰوتِهِمْ۔

اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مدد الٰہی کی اور دعا کرتے مومن اپنے لشکروں کیلئے نمازوں میں۔

ف اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ موصل ہے اور قتادہ نے نہیں پایا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے انہوں نے عفان اور حجاج سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمز کی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اول نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوائے مدد اور نزول نصر کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن عبد اللہ بھائی ہیں بکر بن عبد اللہ مزنی کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ
باب طیرہ کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جس کو خیال نہ آوے بدفالی کا مگر اللہ دور کر دیتا ہے اس کو ساتھ توکل کے۔

ف کہا ابو عیسےٰ نے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتے تھے کہ میرے نزدیک وما منا سے اخیر تک قول عبد اللہ بن مسعود کا ہے اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہؓ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔

روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے فال نیک فرمایا کوئی بات اچھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے جب نکلتے تھے کسی اپنے کام کو کہ سنیں یا راشد یا نجیح۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آجاتا ہے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہند کے حمقا چیچک کھجلی ہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور بتتبع نصاریٰ طرح طرح کے ظلم اس عقیدۂ باطلہ کے سبب سے جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ اور نجیح مراد کو پہنچا ہوا حضرت ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتے تھے جیسے ہند کے حمقا میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور بلی سامنے آگئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آتے اور سمجھے کہ اگر اس وقت جائیں گے تو بے انجاح مرام گھر آئیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلٰثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُوا كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

باب وصیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال میں۔

روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اس کے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں مارو اس کو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نہ کرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو اور قتل نہ کرو بچوں کو پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ ان کو تین خصلتوں کی طرف راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کر ان سے اور باز رہ ان کے قتل اور قمع سے بلا ان کو اسلام کی طرف اور اٹھ آنے کی اپنے گھروں سے مہاجروں کے گھروں کی طرف اور خبر دے ان کو کہ اگر وہ یہ کریں کہا راوی نے تو ہے واسطے ان کے جو ہے واسطے مہاجروں کے یعنی حصہ مال غنیمت اور فئے سے اور ہے ان پر جو ہے مہاجروں پر یعنی تائید دین سے اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو خبر دے ان کو کہ ہوویں گے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا حصہ ان کا غنیمت اور فئے میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر اسلام سے بھی انکار کریں تو مدد مانگ اللہ سے ان کے ہلاک پر اور لڑ ان سے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی تو مت دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور دے ان کو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اس لیے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنی نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسی طرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں اوپر حکم اللہ کے تو نہ اتار ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر ولیکن اتار ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچے تو اللہ کے حکم کو ان کے باب میں یا نہیں اور اسی کے مانند اور کچھ فرمایا۔

ف اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے۔ حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ یعنی وسط حدیث میں فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ. یعنی اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو ان سے جزیہ اور اگر وہ انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے ان پر یعنی اور لڑو۔ مترجم یہ تیسری خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی انتہی اس طرح روایت کی وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور ذکر کیا اس میں امر جزیہ کا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپ نے اذان ٹھہر جاتے تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے اور کان لگایا ایک دن تو سنا کہ ایک مرد کہتا تھا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر سو فرمایا آپ نے ہے تو فطرت اسلام پر پھر کہا اس نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فرمایا آپ نے نکلا تو دوزخ کی آگ سے۔

ف کہا حسن نے روایت کی ہم سے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں فضائل جہاد کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب فضیلت جہاد میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَثَلُ الْقَائِمِ الصَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ کیا چیز برابر ہے جہاد کے یعنی ثواب و اجر میں فرمایا آپؐ نے تم طاقت نہیں رکھتے اس کی پھر دوبارہ پوچھا آپؐ سے یا سہ بارہ ہر بار آپؐ فرماتے تھے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا تیسری بار میں مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند اس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہاں تک کہ پھرے مجاہد فی سبیل اللہ۔

ف اس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابوموسیٰ اور ابوسعید اور ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے کئی سندوں سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں اس کی ضمانت مجھ پر ہے اگر قبض کروں میں اس کی روح وارث کروں اس کو جنت کا اور اگر پھیرے جاؤں اس کو یعنی اس کے گھر کی طرف پھیرے جاؤں ساتھ اجر اور غنیمت کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ۔

باب مرابط کی موت کی فضیلت کے بیان میں۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے وہ روایت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا مہر کر دی جاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنی تمام ہو جاتے ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابط اللہ کی راہ میں پس بڑھائے جاتے ہیں اس کے یہ عمل اس کے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے یعنی طاعت الٰہی میں صبر اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ زَحْزَحَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا أَحَدُهُمَا يَقُولُ سَبْعِينَ وَالْآخَرُ يَقُولُ أَرْبَعِينَ۔

باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں دور کر دیگا اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک ایک راوی کہتا ہے ستر برس دوسرا چالیس برس یعنی عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابو الاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدینی ہیں اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ ذَلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اس کے منہ سے ستر برس کی مسافت تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان میں خندق ایسے جیسے آسمان و زمین۔

ف یہ حدیث غریب ہے ابی امامہ کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں۔

روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقۃ فی سبیل اللہ کتبت لہ سبع مائۃ ضعف۔

وسلم نے جس نے خرچ کیا کچھ نقد و جنس اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اس کے لیے اس کا سات گنا۔

ف اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رکین بن ربیع کی۔

باب ما جاء فی فضل الخدمۃ فی سبیل اللہ

باب عطیہ کی فضیلت میں جہاد میں۔

عن عدی بن حاتم الطائی انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الصدقۃ افضل قال خدمۃ عبد فی سبیل اللہ او ظل فسطاط او طروقۃ فحل فی سبیل اللہ۔

روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے کہ انہوں نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں۔

ف اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً اور خلاف کیا گیا زید پر بعض اسناد میں اس حدیث کے اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صدقوں میں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

باب ما جاء فیمن جهز غازیا۔

باب غازی کا سامان طیار کرنے کی فضیلت میں

عن زید بن خالد الجهنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جهز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ومن خلف غازیا فی اهلہ فقد غزی۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو تیاری کر دے غازی کی یعنی ہتھیار وغیرہ دے اللہ کی راہ میں سو اس نے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ رہے غازی کا اس کے گھر والوں میں یعنی خبر گیری ان کی کرے اس نے بھی جہاد کیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سوا اس کے روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطا سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تیاری کر دے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔ ف یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا۔ ف یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

باب من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ

باب جس کے قدم گرد آلود ہوں جہاد میں اس کی فضیلت کے بیان میں

عن یزید بن ابی مریم قال لحقنی عبایۃ

روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ مجھ کو عبایہ بن رفاعہ ملے اور میں جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن رفاعة بن رافع وأنا ماش إلى الجمعة فقال أبشر فإن خطاك هذه في سبيل الله سمعت أبا عبس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغبرت قدماه في سبيل الله فهما حرام على النار۔

تھا جمعہ کی نماز کو سو کہا بیشک تمہارے یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے ابا عبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پس وہ حرام ہیں آگ پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو عبس کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی روایت کی ان سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور برید بن ابی مریم کوفی ہیں ان کے باپ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور نام ان کے باپ کا مالک بن ربیعہ ہے۔

باب ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله

باب جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں۔

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع غبار في سبيل الله ودخان جهنم۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ کے یہاں تک کہ لوٹ جاوے دودھ تھن میں اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن مولے ہیں آل طلحہ مدینی کے۔

باب ما جاء من شاب شيبة في سبيل الله

باب اس کے بیان میں جو بوڑھا ہو اللہ کی راہ میں

عن سالم بن أبي الجعد أن شرحبيل بن السمط قال يا كعب بن مرة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واحذر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من شاب شيبة في الإسلام كانت له نورا يوم القيامة۔

روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بچو زیادت و نقصان سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

ف اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے اسی طرح روایت کی اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس اسناد میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرہ بن کعب بہزی ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں۔

عن عمرو بن عبسة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شاب شيبة في سبيل الله كانت له نورا يوم القيامة۔

ترجمہ اوپر گذرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید حمصی کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرًا۔

باب گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں بہ نیت جہاد کے۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک آدمی کے لیے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنی عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہے کہ لیا اسکو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اس کو اسی واسطے سو وہ اس کے لیے اجر ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنی دانہ چارہ وغیرہ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے اجر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے مترجم کہتا ہے اور دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا اس میں کا جو سبب ہے پردہ پوشی یعنی اس کے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اس کی سواری میں یعنی دوست آشنا سے مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور وہ جو وزر عذاب ہے سو گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو فخر اور ریا کے واسطے پس وہ اس پر بار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللهِ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَقَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

باب تیر پھینکنے کی فضیلت میں واسطے جہاد کے

روایت ہے عبداللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانے والا اس کا کہ ثواب چاہتا ہے اس کے بنانے میں اور خیر اور تیر پھینکنے والا اور اٹھانے والا پھر فرمایا تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان، باطل ہے مگر تیر پھینکنا اس کا کمان سے اور ادب سکھانا اس کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اس کا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں۔

ف روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور اس باب میں کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ۔

روایت ہے ابی نجیح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے مارا ایک تیر اللہ کی راہ میں پس اس کو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنے کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبداللہ بن ازرق وہ عبداللہ بن زید ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَرْسِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّھُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

باب جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو آنکھیں کبھی نہ لگے گی ان کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے اللہ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اس نے پہرہ دیتے ہوئے اللہ کی راہ میں۔

ف اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ الشَّھِیْدِ

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّھَدَآءِ فِیْ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّۃِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّۃِ۔

باب شہید کے ثواب میں۔

روایت ہے کعب بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح شہدا کی سبز چڑیوں کے اندر ہے جو لٹکائی جاتی ہیں پھلوں میں جنت کے یا درختوں میں راوی کو شک ہے کہ پھل کہا یا درخت۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ شَھِیْدٌ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْہِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے گئے میرے اوپر تین شخص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں ایک شہید دوسرا پرہیز کرنے والا حرام سے بچنے والا اشبہات سے تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجا لاوے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِلَّا الدَّیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّیْنَ۔

روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہو جاتا ہے ہر گناہ کا کہا جبرئیل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر قرض کا۔

ف اس باب میں کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہؓ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا یعنی ابوعیسیٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ محمد بن اسماعیل نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا جو مروی ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کے مگر شہید یعنی بسبب اس کرامت کے کہ دیکھتا ہے وہ شہادت میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى۔

روایت ہے انس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کے نزدیک اس کے لیے خیر ہو پھر دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اس کی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اس میں مگر شہید کو دوست رکھتا ہے لوٹنا دنیا میں بسبب اس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہے پس وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے دنیا میں اور مارا جاوے دوبارہ۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ

باب شہدا کی بزرگی جو اللہ کے نزدیک ہے اس کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شہدا چار ہیں۔ پہلا وہ مرد مومن اچھے ایمان والا کہ لڑا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ اٹھاویں گے لوگ اس کی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن اس طرح اور بلند کیا آپ نے سر اپنا یہاں تک کہ گر گئی ٹوپی آپ کی راوی کہتا ہے نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر کی گری یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرا وہ مرد مومن اچھے ایمان والا کہ لڑا دشمن سے گویا کہ ماری گئی جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے جبن سے آیا اس پر تیر ازغیب سو مار ڈالا اس کو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ مومن کہ ملائے اس نے نیک عمل اور بد ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مرد مومن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا لڑا دشمن سے پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی یزید کا اور کہا عطاء بن دینار میں کچھ مضائقہ نہیں مترجم طلح ایک درخت ہے کانٹے دار اور مارے جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے یعنی پھڑک رہی ہے کھال اس کی اور کھڑے ہو رہے ہیں روئیں اس کے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اس کا مارنے والا معلوم نہیں اور حاصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اول میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع ہے غیر متقی پھر اگر نیکی اور بدی دونوں اس میں ہیں تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مسرف ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَحَبَسَتْهُ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ۔

باب دریا کے جہاد کے بیان میں۔

روایت ہے اسحٰق بن عبداللہ سے کہ انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی ان کو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپ کو اور جوئیں دیکھنے لگیں آپ کے سر مبارک کی پس سو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا ام حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا آپ نے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب میں کہ جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنی جہازوں پر بادشاہ ہیں اوپر تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دیوے اللہ مجھے ان میں پس دعا کی آپ نے ان کے لیے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسے پھر کہا میں نے کس نے ہنسایا آپ کو اے رسول اللہ کے کہا چند لوگ میری امت کے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کر رہے ہیں وہ اللہ کے راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی ان کو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے فرمایا آپ نے تم پہلے گروہ میں ہو پھر سوار ہوئیں ام حرام دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پس گر گئیں اپنے جانور پر سے جبکہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کی اور خالہ ہیں انس بن مالک کی۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

باب اس کے بیان میں جو ریا اور دنیا کے لیے لڑے۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون ان میں کا اللہ کی راہ میں ہے فرمایا آپ نے جو لڑے خاص اس لیے کہ ہو جاوے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جس کی ہجرت ہووے واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کے پس ہجرت اس کی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اس کے کے اور جس کی ہجرت ہووے واسطے دنیا کے کہ لیوے اس کو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی اسی کے لیے ہے جس کے لیے ہجرت کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحیٰی بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحیٰی بن سعید کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغُدُوِّ وَالرَّوْحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
باب جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت میں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَ لَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَ لَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا۔

روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں سے نکل آوے طرف زمین کے تو چمک جاوے جو کچھ ہے آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور بھر جاوے خوشبو سے اور اوڑھنی جو اس کے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جگہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔

ف اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ایوبؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ

روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۔

ہے تمام دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حازم جنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہؓ سے کوفی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور مولی ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا گزرے ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی کہ اس میں ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا سو بہت پسند آیا ان کو بسبب لطافت کے سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نہ کروں گا ایسا جب تک نہ پوچھ لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا آپؐ سے تو فرمایا آپؐ نے مت کر یعنی اعتزال و خلوت خلق سے اس لیے کہ ایک بار کھڑے ہونا تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخش دیوے تم کو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو لڑا اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوگئی اس کے لیے جنت۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

باب اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین مردم کے بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑی ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں کیا نہ خبر دوں میں اس کی جو درجہ میں مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لے کر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے کیا نہ میں خبر دوں میں تم کو بدترین مردم کی بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

باب اس کے بیان میں جو شہادت مانگے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ سے قتل ہونا اس کی راہ میں سچے دل سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب شہید کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔

فرمایا جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہنچا دے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہیدوں کے اگرچہ مرے بچھونے پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمٰن بن شریح سے اور عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہیں اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ

باب مجاہد اور مکاتب اور ناکح پہ مدد الٰہی کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر براہ فضل کے حق ہے ان کی مدد کرنا مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکاتب کہ ارادہ رکھتا ہے ادائے زر کتابت کا اور نکاح کرنے والا کہ چاہتا ہے پرہیزگاری۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو اس کے لیے جنت اور جس کو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آوے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر جیسا دنیا میں تھا رنگ اس کا زعفران کا سا اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهٖ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر آئے گا قیامت کے دن رنگ اس کا ہوگا خون کا سا اور خوشبو مشک کی سی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

باب اس بیان میں کہ کون سا عمل افضل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا عمل افضل ہے فرمایا آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیُّ الْاَعْمَالِ خَیْرٌ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ قَالَ الْجِھَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِیْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

نے ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر پھر پوچھا پھر کون سا فرمایا جہاد کو ہاں ہے نیکیوں کا پوچھا پھر کون سا یا رسول اللہ فرمایا حج مقبول۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْھَیْئَۃِ اَاَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ وَکَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ۔

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے اور ابی بکر بن موسیٰ کا نام احمد بن حنبل نے عمر یا عامر کہا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ

باب اس بیان میں کہ کون سا آدمی افضل ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَتَّقِیْ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا آدمی بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں پوچھا پھر کون کہا مومن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو۔ گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہو اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلشَّھِیْدِ عِنْدَ اللّٰہِ سِتُّ خِصَالٍ یُغْفَرُ لَہٗ فِیْ اَوَّلِ دُفْعَۃٍ وَیُرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَیَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ وَیُوْضَعُ عَلٰی رَأْسِہٖ تَاجُ الْوَقَارِ اَلْیَاقُوْتَۃُ مِنْھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَیُزَوَّجُ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَۃً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَیُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَقَارِبِہٖ۔

روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ پہلے ہی خون گرنے میں یعنی اس کے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اس کی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بے خوف رہتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اس کے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اس کا بہتر ہے سلی دنیا سے جو کچھ اس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بیبیوں بڑی آنکھ والیوں گوریوں سے اور شفاعت قبول کی جاتی ہے اس کی ستر قرابت والوں میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا يَقُوْلُ حَتّٰى اُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے طرف دنیا کی اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی اسے اللہ تعالیٰ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے معنی میں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثغور اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس پر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہ تمہارے ایک کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِيْ مُرَابَطٍ لَّهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِيَ لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گزرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ اپنے مرابط میں تھے اور بار گزرا تھا ان پر اور ان کے ساتھ والوں پر یعنی مرابط میں رہنا سو کہا سلمان فارسی نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے ایک حدیث سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا شرحبیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پہرہ ایک دن کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزے رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اسی حالت میں بچایا جاوے گا قبر کے فتنہ سے اور بڑھائے جاویں گے اس کے عمل قیامت کے دن تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے نشان کے ملے گا وہ اس سے اور اس میں ایک سوراخ ہوگا یعنی نقصان دین میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسماعیل بن رافع سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہلحدیث نے سنا میں نے محمد بخاری سے وہ کہتے تھے اسماعیل ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان فارسی کی حدیث کی اسناد متصل نہیں محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو موسے سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔

روایت ہے صالح سے جو مولیٰ ہیں عثمان بن عفان کے کہا سنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے میں چھپاتا تھا تم سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سوچا میں نے کہ میں بیان کر دوں وہ تم سے اور آدمی کرلے اپنے واسطے وہ ہی جو اس کی سمجھ میں آوے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دن سے اور منزلوں میں یعنی مکانوں میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے کہا محمد نے ابوصالح مولے عثمان کا نام ترکان ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہو ایک تم میں سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے اور پہلا اثر وہ اثر ہے کہ پہنچے اللہ کی راہ میں یعنی چوٹ چپیٹ وغیرہ اور دوسرا اثر جو پہنچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

أَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں جہاد میں جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابٌ فِي أَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُودِ

باب اہل عذر کو جہاد سے بیٹھ رہنے کی رخصت میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِي رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

فرمایا میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا لا یستوی الآیۃ اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرتؐ کے سو پوچھا کیا میرے لیے رخصت ہے پس اترا یہ لفظ غیر اولی الضرر

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے یہ حدیث مترجم پوری آیت یہ ہے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً" یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنے والے کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں ف جب یہ آیت اتری غیر اولی الضرر کا لفظ نہ تھا عمرو بن ام مکتوم نے جب پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہیں تب یہ لفظ بھی اترا اور اس میں رخصت مذکور ہوئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ۔

باب اس کے بیان میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جاوے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپ نے کیا تیرے ماں باپ ہیں کہا ہاں فرمایا پس انہیں کی خدمت میں کوشش کر۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمٰی کے ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ سَرِيَّةً وَحْدَهُ

باب ایک مرد کو بطور سریہ بھیجنے کے بیان میں۔

عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیت مذکورہ کی کہ کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلا بطور سریہ کے خبر دی اس کی ان کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور سریہ وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جاوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن جریج کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

باب اکیلے سفر کرنے کی کراہت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِي وَحْدَهُ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار یعنی رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہے۔

ف حدیث ابن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹے ہیں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

باب لڑائی میں جھوٹ اور مکر کی رخصت میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں فریب جائز ہے۔

ف اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ غَزَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد غزوات میں۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَاءِ۔

روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم کے سو کسی نے ان سے پوچھا کتنے جہاد کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انیس میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں رفاقت کی کہا سترہ میں کہا پہلا ان میں کون غزوہ تھا فرمایا انہوں نے ذات العشیراء یا ذات العسیراء راوی کو شک ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

باب صف بندی اور ترتیب لشکر کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا انہوں نے کھڑا کر دیا ہم کو اپنے اپنے مقامات مناسبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں رات سے۔

ف اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا محمد بن اسحاق کو سماع ہے عکرمہ سے اور جب کہ دیکھا میں نے ان کو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے ان کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ

روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہا انہوں نے سنا میں نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ۔

کفاروں کے لشکروں پر ان لفظوں سے اللھم سے آخر تک یعنی یااللہ اتارنے والے کتاب کے جلد کرنے والے حساب کے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پھسلا دے ان کے۔

ف اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَلْوِيَةِ

باب لشکر کے نیزوں کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَآؤُهٗ اَبْيَضُ۔

روایت ہے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اور نیزہ آپ کا سفید تھا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کی وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث سو نہ جانی انہوں نے مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابی زبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ داخل ہوئے آپ مکہ میں اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا کہا محمد نے وہی حدیث ہے اور دھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دہنی بیٹے ہیں معاویہ دہنی کے اور کنیت ان کی ابومعاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔

بَابُ فِي الرَّايَاتِ

باب لشکر کے نیزوں کے بیان میں۔

عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ۔

روایت ہے یونس بن عبید سے جو مولے ہیں محمد بن القاسم کے کہا بھیجا مجھ کو محمد بن القاسم نے براء بن عازب کی طرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا براء نے سیاہ تھا پھریرا اس کا چوکور ایک چادر خطوں والی سے۔

ف اس باب میں علی اور حارث بن حسان اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی زائدہ کے اور ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے اور روایت کی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَآءَ وَلِوَاۗؤُهٗ اَبْيَضُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور لوا آپ کا سفید۔

ف مترجم رایت نشان ہے لشکر کا اور اسے ام الحرب کہتے ہیں کہ افواج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لوا سے بڑا ہوتا ہے۔ ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباسؓ کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الشِّعَارِ

باب پہچان کے بیان میں۔

عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔

روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اگر آجاوے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پہچان تمہارا حٰم لاینصرون ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کی بعضوں نے ابی اسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے ان سے اس طرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شمشیر کے بیان میں

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا۔

روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر اور تھی تلوار آپ کی بنی حنیف کی جو ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہا حافظہ کی طرف سے

بَابٌ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی میں افطار کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعِيْنَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران میں جس سال مکہ فتح ہوا اور خبر دی ہم کو آپ نے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا سوار ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہم نے اس کو سبک رو مانند دریا کے۔

ف اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِقَامَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی کے وقت ثابت قدمی کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ

روایت ہے براء بن عازب سے کہا اس سے ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اے ابا عمارہ کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن پیٹھ موڑی یعنے جلد باز لوگوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۔

کر مقابلہ کیا ان سے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کڑکا فرماتے تھے انا النبی سے آخر تک یعنی میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا۔

اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو سردار تھے لشکر کے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو اصحاب کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر حضرت سے آملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا ہم نے اپنے تئیں یعنی اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ ۔

روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین ہر دم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک رات گھبرا گئے اہل مدینہ کسی دشمن کی خبر سن کر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے ایک گھوڑے پر ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ اور لٹکائے تھے آپ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے پایا اس کو چال میں مانند دریا کے یعنی گھوڑے کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یہ کمال شجاعت تھی آپ کی کہ اکیلے آپ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اول چلے گئے اور لوگ مدینہ کے جب ہوشیار ہو کر ادھر کا قصد کیا آپ لوٹ آئے اور ان کی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپ کی برکت سے بحر رواں ہو گیا سبحان اللہ یہ آپ کا معجزہ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

باب تلوار کی زینت کے بیان میں۔

عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً ۔

روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن یعنی مکہ میں اور ان کی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے قبیعہ آپ کی تلوار کی چاندی تھی۔

ف یہ حدیث حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی ہمام نے قتادہؓ سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا تھی قبیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی چاندی سے مترجم قبیعہ ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتھیار کی چاندی سے جائز ہوئی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدِّرْعِ

باب زرہ کے بیان میں۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں احد کے دن سو چڑھنے لگے پتھر پر پس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھ گئے طلحہ آپ کے نیچے اور چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ پتھر پر پھر سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لیے یعنی جنت یا شفاعت۔

ف اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِغْفَرِ

باب خود کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردوں میں فرمایا آپ نے قتل کرو اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اس نے یہ حدیث سوا مالک کے کہ انہوں نے روایت کی زہری سے

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

باب گھوڑوں کی فضیلت میں۔

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

روایت ہے عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہؓ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عروہ بیٹے ہیں ابی الجعد بارقی کے اور ان کو عروہ بن الجعد کہتے ہیں کہا احمد بن حنبل نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک کے ساتھ قیامت تک باقی ہے مترجم گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو اللہ تعالیٰ والعادیات میں ان کی قسم کھاتا ہے اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا ان کے سو ئے پیشانی میں معلق ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

باب بہتر گھوڑوں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ۔ نے برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شیبان کی روایت سے مترجم اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جس میں سرخی صاف ہو اور اس کے ایال اور دم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔

روایت ہے ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ ہیں جن کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پنج کلیاں یعنی جن کے چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہ ہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دم اور ایال اس کے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہوں۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحیی بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب بری قسم کے گھوڑوں میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ کہتے تھے شکال کو گھوڑوں میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے عبد اللہ سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے اور ابو زرعہ بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے نام ان کا ہرم ہے روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرتے تو مجھ سے حدیث تو بیان کر ابو زرعہ سے اس لیے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے ان سے کئی برسوں بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسے قوی الحافظہ تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ

باب گھوڑوں کی شرط کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیہ سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے ان کو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا۔ اور ابن عمر کہتے ہیں میں بھی ان میں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لے کر۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف مترجم مضمر وہ گھوڑے ہیں جن کو ضمار یہ سے تیار کیا ہو اور ضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دے کہ فربہ کرنا پھر بتدریج دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جائے اور قوت غذائی سابق باقی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو یعنی وہ سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جائے اس کو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ۔

باب گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندہ مامور کسی چیز میں خاص نہ کیا ہم کو اور لوگوں سے مگر تین چیزوں میں حکم کیا ہم کو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نہ کھاویں اور گھوڑی پہ گدھا نہ چھوڑیں۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی ابن عباسؓ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اس میں ثوری نے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی اسمٰعیل بن علیا نے اور عبد الوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے ابن عباس سے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعہ کا باطل ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سب کو ضرور ہے مگر اہل بیت کو بہ ضرور اور گھوڑی پر اگر گدھے بہت چھوڑے جائیں گے تو گھوڑوں کی قلت ہو گی اور جہاد میں تکلیف ہو گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ۔

باب فقرائے مومنین سے دعائے خیر چاہنے کا بیان۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈو مجھ کو اپنے ضعیفوں میں اس لیے کہ تم کو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں کے تمہارے یعنی ان پر رحم کرنے کے سبب سے تم کو برکت اور فتح ہوتی ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔

باب گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانے کے بیان میں۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں کتا ہو اور گھنٹی ہو۔

ف اس باب میں عمرؓ اور عائشہ رضؓ اور ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور ان کو خبر نہ ہو اس وقت گھنٹی یا گھنگرو مخل مقصود ہوتے ہیں یہ بھی ایک وجہ کراہت کی ہے علاوہ اس کے اور بھی کچھ حکمت ہو گی واللہ اعلم۔

بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

باب جنگ کا امیر مقرر کرنے میں۔

روایت ہے براء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا دو لشکروں کو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَى الْأُخْرَى خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِي خَالِدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِي بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ۔

ولید کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علیؓ نے ایک قلعہ اور لی اس میں سے ایک لونڈی سو خط بھیجا میرے ساتھ خالد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چغلی کھائی اس میں حضرت علیؓ کی سو آیا میں آنحضرتؐ کے پاس اور پڑھا آپؐ نے خط سو بدل گیا آپؐ کا رنگ مبارک یعنی بسبب غصے کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اور رسولؐ اس کو عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے اور اس کے رسولؐ کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانے والا ہوں پس چپ رہے آپؐ۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر احوص بن جوابؓ کی روایت سے اور معنی یشی بہ کے چغلخوری ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ
باب امام کے مسئول ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے پوچھ ہونے والی ہے ان کی اور عورت چرانے والی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائے گی اور غلام چرانے والا ہے اپنے آقا کے مال کو اور وہ اس سے پوچھا جائیگا آگاہ ہو تحقیق ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابی موسےٰؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی موسیٰ کی غیر محفوظ ہے اور حدیث انسؓ کی غیر محفوظ ہے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھ کو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنے لوگوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے بیشک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے حال اس کا کہ جس کو چرایا اس نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ
باب اطاعت امام کے بیان میں۔

عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپؐ پر ایک چادر تھی کہ اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ۔

لپٹے ہوئے تھے آپ اپنی بغل کے نیچے سے کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپ کے بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے لے آدمیوں ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جاوے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹے کان والا یا نکٹا تو سنو اس کی بات اور مانو اس کا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لیے کتاب اللہ کی یعنی موافق قرآن کے حکم دے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین سے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

باب اس بیان میں کہ معصیت خالق میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جب تک کہ حکم نہ کیا جاوے ساتھ معصیت کے پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور نہیں۔

ف اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

باب جانوروں کے لڑانے اور منہ پر داغ دینے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے لڑانے سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی روایت سے اور روایت کی یہ حدیث شریک نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن ذویب سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا منہ پر داغ دینے اور مارنے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهُ

باب حصہ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ سامنے لائے مجھے حضرت کے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ فَلَمْ یَقْبَلْنِیْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَیْہِ مِنْ قَابِلٍ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ فَقَبِلَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَقَالَ ھٰذَا حَدُّ مَا بَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ ثُمَّ کَتَبَ اَنْ یُّفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھ کو پھر سامنے لائے مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو جہاد کے لیے اور مال غنیمت دینے کو کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹے بڑے کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے کہ حصہ دو غنیمت سے اس کو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ سے مانند اسی روایت کے معنی میں مگر اس میں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ھٰذا حدّ ما بین الذریۃ والمقاتلۃ یعنی یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اس میں کتابت حصہ غنیمت کا حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْمَنْ یُّسْتَشْهَدُ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ

باب شہید کے قرض کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَامَ فِیْھِمْ فَذَکَرَ لَھُمْ اَنَّ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَیُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ۔

روایت ہے ابو قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے پھر نصیحت کی ان کو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں اور تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تم نے کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا بخشے جائیں گے تیرے سب گناہ مگر قرض خبر دی مجھے جبرئیل نے۔

ف اس باب میں انسؓ اور محمد بن جحش اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور روایت کی یحییٰ بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اس کے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی ہریرہؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ دَفْنِ الشُّھَدَاءِ

باب شہیدوں کے دفن کے بیان میں۔

عَنْ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُکِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتِ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ أَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے زخموں سے احد کے دن اور فرمایا آپؐ نے کھودو یعنی قبر اور وسیع کرو یعنی اچھی بناؤ اور دفن کر دو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ ہو پھر وفات پائی میرے والد نے بھی پس آگے کیا ان کو دو شخصوں کے۔

ف اس باب میں خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابو الدہما سے کہ نام ان کا قرفہ بن بہیس ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ

باب مشورہ کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأُسَارٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے باب میں اور ذکر کیا قصہ طویل۔

ف اس باب میں عمر بن ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب سے رسول اللہ صلعم سے بڑھ کر مترجم خلاصہ قصہ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور حضرت نے اصحاب سے مشورہ لیا ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قوم آپؐ کی ہے ان کو باقی رکھو اور نرم دلی کرو ان پر اور ان سے فدیہ لو کہ ہم کو اور قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم انہوں نے جھٹلایا آپؐ کو اور نکالا آپؐ کو آگے کیجیے ان کو کہ گردنیں ماریں ہم ان کی اور حکم دیجیے حضرت علیؓ کو کہ گردن مارے عقیل کی اور اسی طرح مجھے حکم دیجئے کہ میں اپنے فلانے عزیز کی گردن ماروں اس لیے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھئے اس میں انہیں ڈال کر آگ لگا دیجیے عباسؓ نے ان سے کہا قطع رحم کیا تو نے غرض حضرت چپ رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے حضرت کس کی عرض قبول کریں غرض فرمایا آپؐ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل دودھ کے ہو جاتے ہیں اور سخت کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل پتھروں کے ہو جاتے ہیں اے ابوبکر مثال تیری مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اور مثال تیری اے عمر مانند نوح کے ہے کہا انہوں نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہ کہا انہوں نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوبِهِمْ الآیۃ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کل تم تنگدست ہو پس نہ چھوڑو ان میں سے کسی کو مگر فدیہ لے کر یا مار کر گردنیں ان کی عرض کیا عبداللہ بن مسعود نے مگر سہیل بن بیضاء کی یا رسول اللہ اس لیے کہ میں نے سنا اس کو کہ ذکر کرتا تھا اسلام کا سو چپ ہو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر مجھے ایسا ڈر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ حضرت نے فرمایا مگر سہیل بن بیضاء یعنی اس کے مستثنیٰ ہونے کو قبول فرمایا کہا ابن عباس نے کہا عمر بن خطاب نے کہ پسند کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رائے ابوبکرؓ کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا تو میں آیا تو دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کہ بیٹھے رو رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی میں نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اپنے رونے کی اور اپنے صاحب یعنی ابو بکرؓ کے رونے کی کہ کس نے رلایا آپ کو پھر مجھے اگر رونا آوے تو روؤں ورنہ رونے کی صورت بناؤں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھ کر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپ نے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا پس اتاری اللہ صاحب نے یہ آیت کریمہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ (الآیۃ) بغوی۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُفَادَى جِيفَةُ الْأَسِيرِ

باب جیفہ کافر کے عدم فدیہ میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ مشرکین نے چاہا خرید لیویں لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے سو انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچنے سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حکم کے اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں ولیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں ان کی سقیم سے اور میں ان سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ ہیں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہا ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب جہاد سے بھاگنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا بھیجا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آ گئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنی بسبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھگوڑے ہیں فرمایا آپ نے نہیں بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی فحاص الناس حیصۃ کے یہ ہیں کہ بھاگے لوگ لڑائی سے اور حضرت نے فرمایا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ تو عکارون جمع ہے عکار کی اور عکار اسے کہتے ہیں کہ جو لوٹ کر اپنے امیر کے پاس آ جاوے تا کہ اس سے مدد لے کر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ رکھتا ہو مترجم وَأَنَا فِئَتُكُمْ جو حضرت نے فرمایا تو فئۃ اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ حضرت نے اس قول سے ان کی تسکین فرما دی اور تسلی کی سبحان اللہ یہ آپ کی خوش خلقی تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر تا کہ دفن کریں ہمارے ہڈوار میں سو پکارا پکارنے والے نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إلى مصارعها

پھیر لے جاؤ مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں یعنی ان کو وہیں دفن کرو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ۔

باب آنے والے کے استقبال میں۔

روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے نکلے لوگ آپ کے لینے کو ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

باب فیٔ کے بیان میں۔

روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے ان میں سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فیٔ کے دیا تھا اپنے رسول کو اور نہیں دوڑائے تھے اس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ سو وہ سب خالصہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھے حضرت کہ نکالتے تھے اس میں سے خرچہ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں میں جو سامان تھا اللہ کی راہ کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم فیٔ وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے۔

أَبْوَابُ اللِّبَاسِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں لباس کے بیان میں جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ۔

باب ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں مردوں پر۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اوپر مردوں امت میری کے اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں پر۔

ف اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انسؓ اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیرؓ اور جابرؓ اور ابو ریحانہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے مقام کا اور کہا منع کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

باب ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقُمَّلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے انس سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جہاد میں پس اجازت دی آپ نے ریشمی کرتوں کی کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو ان کے بدنوں پر۔

بَابٌ

باب اسی بیان میں۔

عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَاِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ وَاِنَّهُ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُوْنَهَا فَقَالُوْا مَا رَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ۔

روایت ہے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے کہا کہ آئے انس بن مالک پس گیا میں ان کے پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں کہا واقد نے پھر روئے انس اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تھے اور دراز قد اور انہوں نے بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک جبہ ریشمی کہ اس میں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چڑھے منبر پر پھر بیٹھے یا کھڑے ہوئے یعنی راوی کو شک ہے سو لوگ اس کو چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے نہیں دیکھا آج کی مانند کوئی کپڑا کبھی سو فرمایا آپ نے کیا تعجب کرتے ہو اس میں بیشک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہتر ہیں جیسے تم دیکھتے ہو۔

ف اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم وہ جبہ بالکل ریشم کا نہ تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسی طرح کچھ دور دور سونے کے تار بنے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب سرخ کپڑے کے جواز میں مردوں کے لیے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ

روایت ہے براء سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے کسی لمبے بالوں والوں کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں دور تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔

دونوں شانے ان کے نہ تھے آپؐ کوتاہ قد اور نہ لمبے۔

ف اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم دور تھے دونوں شانے ان کے یعنی سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی کے جرأت اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپؐ کے بال دراز نہ ہوتے اور سرخ جوڑے سے مراد یہ ہے کہ دو چادریں تھیں یعنی کہ اس میں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپؐ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب مردوں کے لیے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے یعنی مردوں کے لیے۔

ف اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

باب پوستین پہننے کے بیان میں

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ۔

روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور پوستین کو سو فرمایا حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے۔

ف اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

باب مردار جانوروں کی کھالوں میں جب دباغت ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهَا اَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے فرماتے تھے کہ مر گئی ایک بکری سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کھال اس کی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتے تم اس کو۔

ف اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہؓ سے اور بواسطہ ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباس کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور حدیث ابن عباسؓ کی میمونہؓ سے وہ کہتے تھے کہ شاید ابن عباسؓ نے میمونہ سے بھی روایت کی ہو اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے ابن عباسؓ سے بغیر واسطہ میمونہؓ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ ۔ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہوگیا ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہے کہ کھالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کی جاویں پاک ہوجاتی ہیں اور کہا امام شافعی نے جو کھال دباغت دی جاوے پاک ہوجاتی ہے مگر کھال کتے اور سور کی اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے درندوں کی کھالوں کو اور بہت برا کہا ہے اس کے پہننے کو اور اس میں نماز پڑھنے کو اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا حضرت نے جو فرمایا کہ اہاب مدبوغ پاک ہے مراد اس سے حلال جانور کی کھال ہے یہی تفسیر کی ہے نضر بن شمیل نے بھی اور کہا مراد اس سے وہ ہی جانور ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور حمیدی نے نماز پڑھنا درندوں کی کھالوں میں ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ ۔

روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھالوں سے اور نہ پٹھوں سے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے عبداللہ بن عکیم سے بواسطہ ان کے شیوخ کے اور اس پر عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اس طرح بھی کہ آئی میرے پاس کتاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کی وفات کے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کی طرف جاتے تھے یعنی جلود میتہ کے استعمال کو منع فرماتے تھے اس لیے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات حضرت نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہے پھر چھوڑ دی احمد نے یہ حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اس کی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے ۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْاِزَارِ

باب تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی برائی میں ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف جو لٹکاوے ازار اپنی تکبر کے راہ سے ۔

ف اس باب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور ہبیب بن معقل سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذُيُوْلِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کے دامنوں کے بیان میں ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ

روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نہ نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن سو عرض کی ام سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو کہا لٹکاویں ایک بالشت انہوں نے عرض کی کہ کھل جاویں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَ حَصِينَةٍ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔ قدم ان کے فرمایا لٹکا دیں ایک ہاتھ نہ بڑھائیں اس سے زیادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی اس میں ان کا ستر بخوبی ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا۔ روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کر دیا فاطمہ رض کے لیے نطاق کا ایک بالشت۔

ف اور روایت کی بعضوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ — باب صوف پہننے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ۔ روایت ہے ابی بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہبند موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو کپڑوں میں۔

ف اس باب میں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رض کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ وَجُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ۔ روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان پر تھی ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں ان کی مردہ گدھے کی کھال سے تھیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمید اعرج کی روایت سے اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں اور کمہ ٹوپی ہے چھوٹی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ — باب عمامہ سیاہ کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔ روایت ہے جابر سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا۔

ف اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس رض اور رکانہ سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔ روایت ہے ابن عمر سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان کہا نافع نے اور تھے ابن عمر لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان کہا عبید اللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم کو اور سالم کو دونوں ہی ایسا کرتے تھے۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد مترجم۔ عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے کہ تحنیک کی صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپؐ کا بس پشت لٹکتا اور کبھی آپؐ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راس لٹکاتے اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے اور اقل مقدار شملہ کی چار انگل ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اسکی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شمائل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے والا مکروہ خلاف سنت ہذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ اقول اور تحنیک یہ ہے کہ ایک پیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہ بھی سنت ہے اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیئے جاتے وہ سب کے سب تحنیک کیئے ہوئے تھے اور اکثر تابعان سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ
باب سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

ف اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے مترجم قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا مراد ہے اور نہی اس کی مخصوص بر جال ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور زے اس کی سین سے بدل ہوگئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ
باب چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپؐ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا حبشی تھا۔

ف اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ
باب چاندی کے نگینہ کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپؐ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا چاندی سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ
باب داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِيْ يَمِيْنِيْ ثُمَّ نَبَذَهٗ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اس کو داہنے ہاتھ میں پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنی تھی اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پھینک دی آپؐ نے وہ اور پھینک دی لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں یعنی جو سونے کی تھیں۔

ف اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے مانند اسی کے اسی سند سے اور نہیں ذکر کیا اس میں داہنے ہاتھ میں پہننے کا۔

عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَلَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

روایت ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف کہا محمد بن اسمٰعیل نے حدیث محمد بن اسحاق کی جو مروی ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا۔

روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسنؓ اور حسینؓ انگوٹھی پہنتے بائیں ہاتھ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے ان سے تو انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے ان سب سے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب نقش خاتم کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھا نقش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا تین سطر محمد ایک سطر میں اور رسول ایک اور اللہ ایک سطر میں اور محمد بن یحییٰ نے اپنی حدیث میں تین سطر نہیں کہا۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اس میں (محمد رسول اللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ۔

پھر فرمایا کہ اور کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد آپؐ کی اس فرمانے سے کہ نقش نہ کراؤ یہ ہے کہ منع کیا آپؐ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر پر کھدوائے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پاخانے میں اپنی انگوٹھی اتارے جاتے اس لیے کہ اس میں اللہ کا نام تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرَةِ

باب تصویروں کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُّصْنَعَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے گھروں میں اور منع کیا اس کے بنانے سے۔

ف اس باب میں علی اور ابن طلحہ اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرَ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِي۔

روایت ہے عبید اللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابو طلحہ انصاری کے پاس عیادت کو سو پایا ان کے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عبید اللہ نے پھر بلایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جو ان کے نیچے بچھی تھی سو کہا سہل نے کیوں نکالتے ہو کہا طلحہ نے اس میں تصویریں ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں کے باب میں جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے کہا سہل نے حضرت نے یہ بھی تو کہا ہے مگر جو رقم ہو کپڑے کی کہا انہوں نے کہ ہاں یعنی حضرت نے اس کی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو یہی بھاتا ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

باب مصوّروں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِي الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِي اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ عذاب کرے گا اس کو قیامت کے دن یہاں تک کہ پھونکے وہ اس میں یعنی روح اور کبھی پھونکنے والا نہیں یعنی اس طرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہیں اور جس نے کان لگائے کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتے ہوں ڈالا جاوے گا اس کے کان میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن۔

ف اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی جحیفہ اور عائشہؓ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ

باب خضاب کے بیان میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ۔

نے صورت بدل دو بڑھاپے کی اور مشابہت مت کرو یہود کی یعنی وہ کبھی خضاب نہیں کرتے تم کرو۔

ف اس باب میں زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی الطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّآءُ وَالْکَتَمُ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر شے کہ بدلتے ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

باب بال رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَکَانَ شَعْرُهٗ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اِذَا مَشٰی یَتَکَفَّأُ۔

روایت ہے انس سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ بہت لانبے اور نہ بہت کوتاہ سڈول بدن گندم گون بال ان کے نہ بالکل گھونگریالے نہ سیدھے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور براءؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور وائل بن حجرؓ اور جابرؓ اور ام ہانیؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی حمید کی روایت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَکَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ۔

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ میں غسل کرتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور آپ کے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور نہیں ذکر کیا اس میں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے اور فقط ذکر کیا ہے اس کا عبدالرحمٰن ابوالزناد نے اور وہ ثقہ ہیں حافظ ہیں مترجم جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتے ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث یہ ہے کہ بال آپ کے وفرہ سے لانبے اور جمہ سے چھوٹے تھے اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم و بیش بھی ہوتے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

باب ہر روز کنگھی کرنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ کر کے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِكْتِحَالِ

باب سرمہ لگانے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو اور کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ہر رات میں تین تین سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اس آنکھ میں۔

ف روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے اور اس باب میں جابر رض اور ابن عمر رض سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لازم کرو تم لگانا اثمد کا۔ اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو مترجم اثمد بکسر ہمزہ وسکون ثاء مثلثہ وکسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف بھی اسی کو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانے کا سونے کے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چپ میں دو بار لگاتے۔ اور ابتداء اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتے اس طرح کہ پہلے دو میل چشم راست میں لگاتے۔ اور پھر دو میل چشم چپ میں لگاتے اور پھر ایک میل چشم راست میں اور اس میں رعایت فضیلت یمین بھی ہے ان دونوں طریقوں میں ایتار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ یعنی طریق اول میں جو مولف نے ذکر کیا اس طرح پر کہ ہر آنکھ میں تین بار اور طریق ثانی اس طرح پر پانچ بار ہوا کذا نقل الشیخ من سفر السعادۃ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ منع فرمایا آپ نے دو پہناووں سے ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتباء کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اس کے فرج پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

ف اس باب میں علی رض اور ابن عمر رض اور عائشہ رض اور ابی سعید رض اور جابر رض اور ابی امامہ رض سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رض کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہ رض کے مترجم صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لپے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آدمی اپنے کندھوں پر سے دونوں کونے لٹکا دے پھر داہنی طرف کا کونا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈال کر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضاء اس طور پر لپیٹے گویا صخرہ صماء ہو گیا اور صخرہ صماء اس پتھر کو کہتے ہیں جس میں خرق وصدع نہ ہو اور یہ تفسیر صماء کی با اعتبار اہل لغت کے ہے۔ اور فقہا کے نزدیک صماء یہ ہے کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اس کے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لیوے اور بعض عورت اس کے کھل جاوے اور صورت اول مکروہ ہے اس لیے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور احتباء یہ ہے کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر چوتڑ زمین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے یہ اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اس کے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسے عورت نظر آوے گی اور اگر دوسرا کپڑا اس کے ستر پر ہے تو مکروہ نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ — باب بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو کہا نافع نے اور وشم لثہ میں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ رضی اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے مترجم باستقرار روایات معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئی ہیں تین یہ ہیں نامصات متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگا دے اور مستوصلہ جو جوڑ لگوا دے اور واشمہ وہ جو گدنا گودے اور مستوشمہ جو گدوا دے اور ناصمہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آوے اور متنمصہ جو اپنے بال چنوا دے اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریت کر سوراخ بڑھاوے کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کے لیے کرتی ہیں کہ کم سن نظر آویں اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہے اشارہ ہے اس طرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کے ہو تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ — باب ریشمی زین پوش کی نہی میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے۔

ف اس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی شعثاء سے مانند اس کے اور اس حدیث میں قصہ ہے مترجم میاثر جمع ہے میثر کی بکسر میم وسکون یائے تحتانی و فتح ثانی مثلثہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مالبش وسادہ کے روئی یا پشم سے بھرا ہوا کہ واسطے نرمی کے اس کو زین یا پیٹ پالان شتر پر ڈالتے ہیں اور بعضے حریر سرخ سے بناتے ہیں اور بعضے جلد سباع سے اور مراد نہی سے اس حدیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لا ارکب الارجوان یعنی حضرتؐ نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر اور ارجوان سے مراد بھی میثرہ ہے اکثر علماء کے نزدیک کہ اصل اس کی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اس کا سرخ رنگ ہے مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے یا نہی وارد ہوئی بسبب جلد ہونے کے جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن رکوب النمور یعنی منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمٌ حَشْوُهُ لِيْفٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جس پر آپؐ سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اس میں تھی پوست خرما کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں حفصہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيْصِ

باب کرتوں کے بیان میں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ بہت پیارا کپڑوں میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم جانتے ہیں اس کو فقط روایت سے عبدالمومن بن خالد کے وہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ اور وہ مروزی ہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے انہوں نے ابی مومن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ سے اصح ہے اور مذکور ہے اس میں ابوتمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابوتمیلہ سے انہوں نے عبدالمومن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا سب کپڑوں سے پیارا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمومن بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپؐ کو کرتا تھا روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجھضمی نے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہننے کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے اور روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا فقط عبدالصمد نے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ

روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ۔

نے کہ تھیں باہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم کی گٹوں تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

باب نیا کپڑا پہننے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے یہ مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اس کی اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے یہ بنا۔

ف اس باب میں ابن عمر اور عمر سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے جریری سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ

باب جبہ کے بیان میں۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔

روایت ہے مغیرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومیہ تنگ باہوں کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدَى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوڑا موزے کا پھر پہنا آپؐ نے اور کہا اسرائیل نے اپنی روایت میں جابر سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتہ بھی پھر پہنا آپؐ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپؐ نہ جانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو اسحاق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابو اسحاق شیبانی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابی بکر بن عیاش کے مترجم سخت حمقا میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقائد صحابہ کس قدر پاکیزہ تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

باب سونے سے دانت باندھنے کے بیان میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُرْفَجَةَ ابْنِ اَسْعَدَ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفِیْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَیَّ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

روایت ہے عرفجہ بن سعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہوگئی اور حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنالوں میں ایک ناک سونے سے کہ اس میں بدبو نہیں آتی۔

ف روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے اور روایت کی سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے اور کہا ابن مہدی نے سلم بن رزین سے اور وہ وہم ہے اور زریر برابر مہتلتیں اصح ہے اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ باندھے انہوں نے دانت اپنے سونے سے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے مترجم کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اس میں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب درندوں کی کھال کی نہی میں۔

عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

روایت ہے ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہو روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپؐ نے درندوں کی کھالوں سے اور یہ صحیح تر ہے۔ مرسل روایت

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ نَعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب نعل مبارک کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلوں میں دو تسمے تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم جزری نے کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک میں کہ جسے اہل ہند تلے یا چپل کہتے ہیں اس میں دو تسمے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی کے بیچ میں رہتا اور دوسرا بیچ کی اور اس کی پاس کی انگلی میں رہتا اسی طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْیِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِیْ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل پہن کر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے نعل پہننے سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبیداللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور حارث بن بنہان ان کے نزدیک حافظ نہیں اور قتادہ کی حدیث انس سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے روایت کی ہم سے ابوجعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ رقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھڑے کھڑے نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ — باب ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعل پہن کر۔

ف روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہن کر اور یہ صحیح تر ہے ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ بِاَیِّ رِجْلٍ یَّبْدَاُ اِذَا انْتَعَلَ — باب جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نعل پہنے تم میں کا تو شروع کرے داہنے پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں پیر سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَرْقِیْعِ الثَّوْبِ — باب کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَكْفِكِ مِنَ الدُّنْیَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِیَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کر تو دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگائے تو اس میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صالح بن حسان کی روایت سے سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے صالح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن حسان منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی الحسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد وَاِیَّاکَ وَمُجَالَسَۃَ الْاَغْنِیَاءِ سے یہ ہے کہ جیسا کہ مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھ لے اپنے سے کم کو تو یقین ہے کہ حقیر نہ ہو اس کی نظر میں نعمت اللہ کی اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکرمند اپنے سے دیکھتا تھا میں اوروں کی سواری بہتر اپنی سواری سے اور اوروں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔

عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ مَکَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ۔

روایت ہے ام ہانی سے کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ میں اور آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ ضَفَائِرَ۔

ضفائر کے معنی بھی چوٹی۔ باقی ترجمہ اوپر گزرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں اور ابو نجیح کا نام یسار ہے کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سماع ہو ام ہانی سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیَّ یَقُوْلُ کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا۔

روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے کہ تھیں ٹوپیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں سروں سے نہ اونچی تھیں یا نہیں ان کی چوڑی ڈھیلی۔

ف یہ حدیث منکر ہے اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطح سے وسیع ہے مترجم کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں مدور ہیں۔ اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے بانہیں ہیں۔

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْکَعْبَیْنِ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ پکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر تیرا جی نہ مانے یعنی زیادہ لٹکا دے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملا تہبند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابو اسحاق سے۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُکَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رُکَانَةَ صَارَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی جعفر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو پچھاڑ ڈالا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عماموں کا ہے ٹوپیوں پر۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قائم نہیں اور نہیں جانتے ہم ابا الحسن العسقلانی کو اور نہ ابن رکانہ کو مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر کذا فی شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

بَابٌ فِي خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْأَصْنَامِ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپ نے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا پھر آیا وہ اس پر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپ نے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی، پھر آیا وہ اور اس پر انگوٹھی تھی سونے کی پھر فرمایا آپ نے کیا ہے مجھے پاتا ہوں تجھ پر زیور جنت کا زیور دنیا میں پہنا گیا ضرور ہے پوچھا اس نے کس کی انگوٹھی بناؤں فرمایا آپ نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کر یعنی اس سے کم ہو۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھے آپ نے ریشمی کپڑے سے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی انگلی کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ ابوبردہ بن ابی موسیٰ ہیں نام ان کا عامر ہے۔

بَابٌ

حبرہ کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ۔

روایت ہے انس سے کہا بہت پیارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا جسے آپ پہنتے تھے حبرہ تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم حبرہ چادر خطدار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اس میں ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں کھانوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ عَلٰی مَا کَانَ یَاْکُلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پر کھانا کھاتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا سُکُرُّجَۃٍ وَّلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَۃَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلٰی ھٰذِہِ السُّفَرِ۔

روایت ہے انس سے کہا نہیں کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ چھوٹی تشتریوں میں اور نہ پکائی گئی آپ کے لیے چپاتی پتلی پھر کہا میں نے قتادہ سے کس پر کھاتے تھے فرمایا انہوں نے انہیں دستر خوانوں پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں یونس اسکاف ہیں اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْاَرْنَبِ

باب خرگوش کے کھانے میں

عَنْ ھِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّھْرَانِ فَسَعٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَھَا فَاَدْرَکْتُھَا فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُ بِھَا اَبَا طَلْحَۃَ فَذَبَحَھَا بِمَرْوَۃٍ فَبَعَثَ مَعِیْ بِفَخِذِھَا اَوْ بِوَرِکِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَہٗ فَقُلْتُ اَکَلَہٗ قَالَ قَبِلَہٗ

روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا میں نے انس سے کہتے تھے کہ بھگایا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرت کے اس کے پیچھے اور میں نے پالیا اس کو اور پکڑ لیا پھر اس کو ابو طلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اس کو پتھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سرین اس کا یا ران اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سو کھایا آپ نے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا اپنے شیخ سے کیا کھایا اس کو کہا قبول کیا اس کو۔

ف: اس باب میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اس لیے کہ اس کو خون آتا ہے یعنی حیض کا مترجم کہتا ہے مگر عمل حدیث پر اولیٰ ہے اور حلت اسکی بحدیث ثابت ہے۔

بَابٌ فِیْ اَکْلِ الضَّبِّ

باب ضب کھانے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت سے کسی نے پوچھا گوہ کے کھانے کو فرمایا آپ نے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی نہیں کہتا۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمن بن حسنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کے کھانے میں سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اصحاب وغیرہم سے اور مکروہ کہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعضوں نے اور مروی ہوا ابن عباس سے کہ فرمایا انہوں نے کھائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چھوڑ دی آپ نے بسبب نفرت طبعی کے یعنی نہ بسبب حرمت شرعی کے۔ مترجم غرض اس کی حلت میں کسی طرح شک نہیں اور حضرتؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اسلیے ہم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپ کے دسترخوان پر کھائی ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الضَّبُعِ — باب کفتار[1] کے بیان میں

عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ اَلضَّبُعُ اَصَیْدٌ ھِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اٰکُلُھَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابر سے کہ چرغ شکار ہے کہا ہاں یعنی اس کے مارنے سے محرم پر جزا آتی ہے کہا میں نے کیا کھاؤں میں کہا انہوں نے ہاں پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے آنحضرتؐ نے؟ کہا ہاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے آنحضرتؐ سے ایک حدیث کراہت میں چرغ کے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور بعضوں نے اہل علم سے مکروہ کہا اس کو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمرؓ سے قول ان کا۔ حدیث ابن جریج کی اصح ہے یعنی جو ابتدائے باب میں مذکور ہوئی۔ مترجم ضبع ایک مشہور جانور ہے فارسی میں اسے کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں۔

عَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَ یَاْکُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ اَکْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ وَیَاْکُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْہِ خَیْرٌ۔

روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چرغ کے کھانے کو فرمایا آپ نے چرغ بھی کوئی کھاتا ہے پھر پوچھا میں نے بھیڑیے کے کھانے کو، فرمایا آپ نے بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کھاتا ہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں، نہیں جانتے ہم اسے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبد الکریم ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے اسماعیل اور عبد الکریم میں اور عبد الکریم بیٹے ہیں قیس کے وہ بیٹے ہیں ابی المخارق کے اور عبد الکریم بن جزری ثقہ ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ — باب گھوڑوں کے کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَنَھَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

روایت ہے جابر سے کہا کھلایا ہم کو آنحضرتؐ نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر سے اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی

---

[1] ایک جنگلی جانور ہے جس کے منہ میں دانتوں کی بجائے ایک ہی ہڈی ہے جس کی شکل شباہت کفتار جیسی ہے۔ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے جابر سے اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہے یعنی جو ابتدا لئے باب میں ہے اور سُنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ احفظ ہیں حماد بن زید سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ
باب اہلی گدھوں کے بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ منع فرمایا آنحضرت ؐ نے عورتوں کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تھا اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہیں محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد ہیں اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمٰن نے روایت ہے ابن عیینہ سے اور تھے پسندیدہ تر ان دونوں میں عبداللہ بن محمد۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ کُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِیَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا خیبر کی فتح کے دن ہر کچلی والے تیز دندان درندے سے اور ہر مجثمہ سے اور پلے ہوئے گدھوں سے۔

ف: کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہے کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اس کے تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھاوے مثل شیر گرگ چیتا، بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ جس کو باندھ کر ہدف بنادیں اور تیر لگاویں یعنی ذبح نہ کریں انتہیٰ قول المترجم ف اس باب میں علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفیٰ اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے، حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اس میں فقط اتنا کہ منع فرمایا آنحضرت ؐ نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَکْلِ فِیْ اٰنِیَةِ الْکُفَّارِ
باب کفار کے برتنوں کے حکم میں

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَّاطْبُخُوْا فِیْهَا وَنَهٰی عَنْ کُلِّ سَبُعٍ ذِیْ نَابٍ

روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرتؐ سے مجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپ نے صاف کر دان کو دھو کر اور پکاؤ ان میں اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے۔

ف یہ حدیث مشہور ہے ابو ثعلبہ کی روایت سے اور روایت کی گئی ان سے کئی سندوں سے سوا اس سند کے اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور ان کو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے روایت کی ابی اسماء الرحبی سے انہوں نے ابی ثعلبہ سے۔

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ کِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِیْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے وہ ابی ثعلبہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ہم ایک ملک میں ہیں یہود اور نصاریٰ کے کہ پکاتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں اور پیتے ہیں ان کے برتنوں میں فرمایا آپ نے اگر نہ پاؤ تم سوا اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ تَمَرْ تَجِدْ وَاغَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَیْدٍ فَکَیْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُکَلَّبَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَکُلْ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ مُکَلَّبٍ فَذُکِّیَ فَکُلْ وَاِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَکُلْ۔

تو دھولو اس کو پانی سے پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ملتا ہے پھر کیا کریں ہم فرمایا آپ نے جب چھوڑے تو اپنا کتا سدھایا ہوا ہو اور لے تو نام اللہ کا پھر مارے وہ تو کھا اُسے یعنی ذبح کی ضرورت نہیں اور اگر سدھایا ہوا نہ ہو تو ذبح کرلے جس کو وہ پکڑے پھر کھا اور جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اس پر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا یعنی ضرورت ذبح کی نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ نے جو پھٹ جاوے اس کے لگنے سے اسے کھاؤ اور جو اس کے چوڑان کے لگنے سے مرے اسے مت کھا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اس کے بال و پر نہیں ہوتا اور وقیذ وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اس میں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اس کی تیزی کی طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اگر اس کے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہاء نے حلال نہیں جو مارا جاوے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا ہے کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے۔ (مرقات)

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِی السَّمْنِ
باب چوہے کے بیان میں جو گھی میں مر جاوے

عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَکُلُوْهُ۔

روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں پھر پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے پھینک دو اس کو جو گرد اس کے ہے یعنی گھی سے پھر کھاؤ باقی کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا آپؐ سے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اس میں میمونہ کا اور روایت ابن عباس کی میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سُنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے وہ میمونہ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ
باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْکُلْ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهِ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کھاوے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے اسلئے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ

باب انگلیاں چاٹنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھاوے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹ لیوے انگلیاں اپنی اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کس میں برکت ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ

روایت ہے جابر سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب کھاوے کوئی کھانا اور گر پڑے اس کا ایک نوالہ تو چاہیے کہ دور کر دے جس میں اس کو شک ہے پھر کھا لے اسے اور نہ چھوڑ دے اسے شیطان کے لیے۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب کھانا کھاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیوں کو اور فرماتے جب گر پڑے کسی کا لقمہ تو دور کرے اس سے جو بھر گیا ہو اور کھا لیوے اس کو اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لیے اور حکم کیا ہم کو کہ پونچھ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ۔

روایت ہے ام عاصم سے کہ ام ولد ہیں وہ سنان کی کہا آئے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر اور ہم کھانا کھاتے تھے ایک پیالہ میں سو حدیث بیان کی ہم سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کھاوے کسی برتن میں پھر پونچھ لے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اس کے لیے وہ برتن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معلی بن راشد کی روایت سے اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلی بن راشد سے یہ حدیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ

باب کھانے کے بیچ سے کھانے کی کراہت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت نازل ہوتی ہے کھانے کے بیچ سے سو کھاؤ کناروں سے اور نہ کھاؤ بیچ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن السائب کے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن السائب سے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

باب لہسن اور پیاز کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا

روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھاوے راوی نے پہلے لہسن کہا پھر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا سو نزدیک نہ آئے ہماری مسجدوں کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا۔

باب لہسن کی اباحت میں جب پکا ہوا ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الثُّومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے کہ اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے مکان پر اور جب کھانا کھاتے تو آپ بھیجتے تھے بقیہ اس کا ابو ایوب کے پاس سو بھیجا ایک دن آپ نے ایک کھانا اور نہیں کھایا تھا اس میں سے آنحضرتؐ نے پھر جب آئے ابو ایوب آنحضرتؐ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے اس کا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لہسن ہے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ کیا حرام ہے وہ فرمایا نہیں ولیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بو اس کی کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا۔

روایت ہے علیؓ سے کہا منع ہے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

ف اور مروی ہوا ہے یہ علی سے کہ کہا انہوں نے منع ہے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو، قول انہیں کا یعنی موقوفاً روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علیؓ سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہوئی شریک بن حنبل سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ

روایت ہے ام ایوب سے خبر دی انہوں نے کہ آنحضرتؐ اترے ان کے مکان پر یعنی جب ہجرت کر کے مدینہ میں داخل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهٗ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْهُ فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ كُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ۔

ہوئے تھے پھر تیار کیا لوگوں نے آپ کے لیے کھانا کہ اس میں بعضی سبز چیزیں تھیں مثل گندنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا آپ نے اس کا کھانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کھاؤ اس لیے کہ میں تمہارے کسی کے برابر نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ام ایوب بی بی ہیں ابوایوب انصاری کی، روایت کی ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابی خلدہ سے انہوں نے ابی العالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے الثوم من طیبات الرزق یعنی لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے یعنی حلال ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک سے اور سنی ہیں ان سے حدیثیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

بَابُ فِيْ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ مُغْلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ۔

باب برتنوں کے ڈھانپنے اور چراغ اور آگ بجھانے میں سوتے وقت۔

روایت ہے جابر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کرو دروازہ اور باندھو دو مشک اور اوندھا کرو دو برتن یا ڈھانپ دو یعنی راوی کو شک ہے کہ اکفئوا کہا یا خمروا کہا اور بجھا دو چراغ اس لیے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھانا اس لیے کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سوؤو۔ یعنی بجھا دو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ

باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنے کے بیان میں

روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھی سے جو اس کے ساتھ کھجور کھاتا ہے۔

ف: اس باب میں سعد مولی ابی بکر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ کھانے میں اپنے رفیقوں سے زیادہ کھانے کا قصد نہ کرے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نہ چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی۔ واللہ آپ کے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں، جزاء اللہ عنا خیر الجزاء اللّٰھم ارزقنا اتباعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ۔

باب فضیلت میں تمر کے۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اس کے لوگ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اور اس باب میں سلمیٰ ابی رافع کی بیوی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے۔

بَابٌ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ — باب کھانے کے بعد حمد الٰہی کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ کی اس کے اوپر۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہؓ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اس کے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ — باب جذامی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَأَدْخَلَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ کوڑھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالے میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں ان سے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے ہاتھ پکڑا مجذوم کا اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے مترجم، مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوتی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اس میں کئی طرح پر تطبیق دی ہے اس کا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فر من المجذوم کما یفر من الاسد یعنی بھاگ تو مجذوم سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لا تدیموا النظر الی المجذومین یعنی بہت نظر نہ کرو طرف مجذومین کے اور صحیحین میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لا یورد ممرض علی مصح یعنی کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والے کے گھر نہ اترے اور مذکور ہے کلم المجذوم بینک وبینہ قدر رمح او رمحین یعنی کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اس کے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو اور اس مرض کو اطباء کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اس لیے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اس کا شیر کی طرح بافتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطباء کے نزدیک علل متعدیہ سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر یہ اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ یہ احادیث ارشاد فرمائے کہ ابدان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں اور بیشک آنحضرت طبیب الابدان ہیں جیسے طبیب الارواح

---

[1] الاکلہ بکبار خوردن تا سیری الاکلۃ بالضم لقمہ ۱۲ صراح یہ پہلا ترجمہ موافق ہے باب سے یعنی کہ حمد کرے بعد فارغ ہونے کھانے سے شربہ یک خوردن از آب وجز آں ویکبار خوردن ۱۲ صراح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہنچتا ہے اور اس کو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اس کا معاینہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث باب میں اور ان روایات میں کسی طرح کا تعارض نہیں بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق و مصدوق میں تعارض کیونکر واقع ہو کہ جس کی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى جس کی شان ہے پھر جہاں تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ احد الحدیثین کلام نبی نہیں اور سستی کی اس میں بعض رواۃ نے اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہے دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے یا تعارض فہم سامع میں ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عدوٰی دو قسم ہے ایک عدوٰی جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل و دق بھی اسی کے مانند ہے اور جرب رطب جو اونٹوں میں ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی سے آپ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے۔ اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر میں واقع ہو تو آپ نے فرمایا کہ جب کہیں ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی شہر میں سنو تو وہاں مت جاؤ اس لیے کہ تم خیال کرو گے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نہ جاؤ طاعون کے شہر میں یعنی اقامت تمہاری جہاں طاعون نہیں ہے تمہارے اطمینان دل اور خاطر جمعی کا سبب ہے۔ پس یہ وہ عدوٰی ہے کہ جس کے واسطے آپ نے فرمایا لَا عدوٰی اور بعضوں نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحباباً ہے اور کھانا اس کے ساتھ بیان جواز کے لیے اور دوسرا قول ہے اس کی تطبیق میں اور بعضوں نے کہا یہ دونوں حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہیں ان کے واسطے ساتھ کھانے کی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل ان کو اجتناب کا حکم فرمایا کہ بے فائدہ خلجان میں نہ پڑیں اور یہ تیسرا قول ہے اور ابن قیمؒ نے اسی تطبیق کو بہت پسند فرمایا اور بعضوں نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور وفور مجالست پر موقوف ہے اور یہ احادیث نہی اسی پر محمول ہیں اور ایک دو بار اس کے ساتھ کھانا پینا مضر نہیں جیسا کہ روایت باب میں واقع ہوا ہے اور یہ چوتھا قول ہے اور بعضوں نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہیں شاید جس کے ساتھ آپؐ نے کھایا اس کی ابتدائی مرض ہو گی اور جس سے منع فرمایا اس سے قدیم المرض لوگ مراد ہیں کہ تعدی ان کے مرض کی یقینی ہو اور یہ پانچواں قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ اس تعدی کو مضاف کریں قادر مطلق کی طرف، پس آنحضرتؐ نے باطل کیا اس عدوٰی کو اور کھالیا مجذوم کے ساتھ تاکہ یقین ہو جاوے کہ مؤثر وہی اللہ ہے لاغیر اور نہی کی اس کے قرب سے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضاء اس کا بامر الٰہی ہوتا ہے اور ترتب مسببات کا انہیں اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جاہے تاثیر اس کی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے اور یہ چھٹا قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ روایات ناسخ و منسوخ ہیں پھر اگر تاریخ سے تقدم احدہما کا علی غیرہا معلوم ہو جاوے تو ہم قائل ہوں گے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کریں گے ہم اس میں اور بعضوں نے کہا کہ ان روایات میں بعض غیر محفوظ ہیں اور کلام کیا حدیث لا عدوٰی میں اور کہا انہوں نے کہ ابو ہریرہؓ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اس کی روایت سے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ابو ہریرہؓ بھول گئے یا احد الحدیثین منسوخ ہو گئی اور حدیث جابر کی جو باب میں مذکور ہے پس وہ ثابت نہیں ہے نہ صحیح غایت ما فی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اس کو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمرؓ سے اور وہ اثبت ہے سو یہ حال ہے ان دو حدیثوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو معارض ہوئیں احادیث نہی کے کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہؓ نے اور دوسری ثابت نہیں آنحضرتؐ سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتھ مجذوم کے اولیٰ بالاتباع اور یہ آٹھواں قول ہے (ہذا خلاصہ ما فی زاد المعاد لابن القیم)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ — باب اس بیان میں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مومن کھاتا ہے ایک آنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جہجاہ الغفاری اور میمونہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ کے یہاں ایک مہمان آیا کافر پھر آپؐ نے حکم فرمایا اس کے لیے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے پھر دوسری دوہی اور پی لیا پھر تیسری دوہی اور پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ نے اس کے لیے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے اس کا دودھ پھر حکم کیا آپ نے دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اس کے دودھ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے (۱) یہ کہ یہ فرمانا آپ کا اسی شخص خاص کی نسبت تھا جس کا قصہ اوپر مذکور ہوا (۲) یہ کہ مومن بسم اللہ کہتا ہے اور شیطان اس کا شریک نہیں ہوتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے (۳) یہ کہ مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر و فور حرص و شرہ سے تھوڑے پر قانع نہیں ہوتا (۴) یہ کہ یہ ارشاد آپ کا بعض مومنین اور بعض کفار کے واسطے ہے نہ ہر ایک کے لیے۔ (۵) یہ کہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنی حرص، شرہ، طول امل، طمع، سوء طبع، حسد، سمن کہ کافر کو طعام و شراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مومن کے کہ اس کو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے (۶) یہ کہ مومن سے کامل الایمان معرض عن الشہوات نافر عن اللذات مقتصر علیٰ قدر الضرورت مراد ہے (۷) یہ کہ بعض مومن معاء واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفار سبعہ امعاء میں، نہ یہ کہ یہ حکم ہر فرد کا ہے مومن و کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہے کہ مومن کو دنیا میں زہد اور بے رغبتی اس کی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسی میں ہے (طیبی)

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ — باب اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آپ نے کھانا دو شخصوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

.... طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو۔

ف اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی جابر نے آپ سے کہ فرمایا آپ نے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھ کو اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے یہی حدیث۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي اَكْلِ الْجَرَادِ — باب ٹڈی کھانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰي اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کسی نے پوچھا ان سے ٹڈی کھانے کو کہا انہوں نے چھ جہاد کیے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے رہے ٹڈی۔

ف ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابویعفور سے یہ حدیث اور ذکر کیا چھ جہادوں کا اور روایت کی سفیان ثوری نے ابویعفور سے یہ حدیث اور کہے اس میں سات غزوات اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابویعفور کا نام واقد ہے اور وقدان بھی کہتے ہیں اور دوسرے ابویعفور کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور مومل سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا سات جہاد کیے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے ٹڈی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابویعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا کئی جہاد کیے ہم نے آنحضرت کے ساتھ کھاتے تھے ہم ٹڈی روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي اَكْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا — باب جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کے دودھ سے۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

ف کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے مترجم جلالہ جلہ سے مشتق ہے جلہ مینگنی کو کہتے ہیں جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہو اکثر اوقات اس کی خوراک نجاست ہو مثل گوہ وغیرہ کے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور پسینے میں اس کا اثر ظاہر کرے پس حرام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا کھانا اس حال میں جب تک چند روز نجاست خواری سے روکا نہ جائے کہ اثر اس کا دور ہو جاوے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندھ کر تیروں سے یا اور کسی ہتھیار سے نشانہ ٹھہرا کر ہلاک کریں اور ذبح شرعی اس میں نہ ہو اس کا بھی کھانا حرام ہے اس لیے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہیں کیا گیا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الدَّجَاجِ
باب مرغی کھانے کے بیان میں

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ۔

روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا میں ابی موسیٰ کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے کہا انھوں نے نزدیک ہو اور کھاؤ اس لیے کہ میں نے دیکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے زہدم سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ کھاتے تھے گوشت مرغی کا۔

ف: اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انھوں نے ابی قلابہ سے انھوں نے زہدم جرمی سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْحُبَارٰی[۱]
باب حبارٰی[۱] کے کھانے کے بیان میں

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارٰى۔

روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہا کھایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت حباری کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے روایت کی عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں ان کو بُرَیہ[۲] بن عمر بن سفینہ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الشِّوَآءِ
باب بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ انھوں نے خبر دی راوی کو کہ لائیں آنحضرت کے پاس گوشت بھنا ہوا بازو کا سو کھایا آپ نے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

---

[۱] حبارٰی بالضم اول وفتحہ رائے مہملہ والف مقصورہ العبوت نام طائریست برابر مرغابی ورنگ او زرد وسیاہ باشد بفارسی آں را چرز گویند ۱۲ غیاث [۲] تصغیر ابراہیم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سند سے۔ مترجم بخاری میں خالد بن ولید سے مروی ہے کہ حضرت کے پاس ایک ضب مشوی لائے اور آپؐ نے قصد کیا کھانے کا پھر خبر دی آپ کو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے پسند نہیں آتی پھر خالد کھاتے تھے اور آنحضرتؐ دیکھتے تھے ابن شہاب کی روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محنوذ کہتے ہیں اس گوشت کو کہ عرب گرم پتھروں پر رکھ کر بھونتا ہے اور حنیذ بھی اسی کو کہتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے فجاء بعجل حنیذ۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا — باب تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر۔

ف اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کی زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی ابن اقمر سے

مترجم یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ — باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلوا اور عسل دوست رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ۔

بَابُ إِكْثَارِ الْمَرَقَةِ — باب شوربا زیادہ کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ... الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ۔

روایت ہے عبداللہ المزنی سے کہ فرمایا آپ نے جب خریدے کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اس میں شوربا اس کا اس لیے کہ اگر نہ پاوے گوشت تو ملے اس کو شوربا اس کا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک ہے۔

ف اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے محمد بن فضاء کی روایت سے اور محمد بن فضاء معبر[1] ہے اور کلام کیا ہے اس میں سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

---

[1] یعنی خواب کی تعبیر کہنے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ وَ اِذَا اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ مَرَقَتَہٗ وَاغْرِفْ لِجَارِکَ مِنْہُ۔

روایت ہے ابوذر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نہ پاوے کچھ تو ملاقات کرے اپنے بھائی سے کشادہ روئی اور جب خریدے تو گوشت یا پکاوے تم ہانڈی تو زیادہ کر اس میں شوربا اس کا اور ایک چلو دے اس میں سے اپنے ہمسایہ کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہ روایت حسن ہے۔

مترجم سبحان اللہ! یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جس میں ہمیشہ باسانی ہمسایہ سے حسن سلوک ہو سکتا ہے اور اس کی راہ میں اور کوئی مانع نہیں ہے سوائے غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کریں گے تو مزہ کم ہوگا۔ ارے بھائیو! اتباع سنت کا مزہ اس سے صد چنداں بڑھ کر ہے کہ یہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اس سے کام و دہاں شیریں ہے تو اس سے کام جان

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِیْدِ

باب، ثرید کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ہوئے مردوں میں بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ رض کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر۔

ف: اس باب میں عائشہ رض اور انس رض سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِیْ نَہْشِ اللَّحْمِ

باب گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَا اُنَاسًا فِیْہِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّۃَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْہَشُوا اللَّحْمَ نَہْشًا فَاِنَّہٗ اَہْنَاُ وَ اَمْرَاُ۔

روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے سو دعوت کی گئی لوگوں کی کہ ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے سو کہا انہوں نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانت سے گوشت نوچ کر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہے۔

ف اس باب میں عائشہ رض اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کی روایت سے اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی۔

مترجم نہس بسین مہملہ کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ پورے دانتوں سے اور طیبی نے کہا بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ داڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے اور بخاری میں کہا ہے باب النہش و انتشال اللحم اور انتشال کے معنی نکالنا اور لیسنا اور کاٹنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

باب چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرتؐ کو کر کاٹا آپ نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس میں سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم : اگرچہ حز بھی چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں تصریحاً سکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهٖ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا یعنی آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جو ان کے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کی طرف اور رکھ دیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے۔ اور بعض روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اس پر کہ بے ضرورت نہ کاٹے اور ضرورت کے وقت منع نہیں اور بعضوں نے حدیث لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهٗ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ کو منکر کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابی معشر جو اس کا راوی ہے۔ بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اسکی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ کونسا گوشت آپ کو پسند تھا؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهَا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ پاس لائے گوشت اور دیا آپ کو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپ کو پھر نوچ کر دانتوں سے کھایا آپ نے۔

ف : اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحیانؒ کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهٗ أَعْجَلُهَا نُضْجًا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت کی طرف مگر اس واسطے کہ نہ پاتے تھے آپ گوشت لیکن ایک دن بیچ دے کر اور جلدی کرتے تھے آپ اس کے کھانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے۔

ف : اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اس روایت سے۔

مترجم : ابن ماجہ میں ہے يقول اطيب اللحم لحم الظهر۔ یعنی آپ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں سے پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخَلِّ
باب سرکہ کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔

ف: روایت کی ہم سے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس باب میں عائشہؓ اور اُم ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے، روایت کی ہم سے محمد بن سہل نے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ، روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا نِعْمَ الإدام اوالادم الخل۔ یعنی ادام اور ادم میں راوی کو شک ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيهِ فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيهِ خَلٌّ۔

روایت ہے اُم ہانی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس لاؤ اس لیے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر جس میں سرکہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو اُم ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اُم ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت داخل ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتا ہے انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپ نے فرمایا نِعْمَ الادام الخل اللھم بارك في الخل فانه كان ۔۔۔۔ ادام الانبیاء قبلی یعنی کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں اس لیے کہ وہ سالن تھا ان پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے (الحدیث) اور ابن ماجہ میں انس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سید ادامکم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي أَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ
باب خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھانے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ۔

روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے خربوزہ کھجور کے ساتھ۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہارون نے عائشہؓ سے یہ حدیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب ککڑی کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ککڑی ساتھ کھجور کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے

مترجم سبحان اللہ! اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی ملکر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے۔

بَابُ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

باب اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا۔

روایت ہے انس سے کہ کچھ لوگ عرینین آئے مدینہ میں اور پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیجا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے روایت کی ابوقلابہ نے انس سے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے۔

مترجم :- اس قصہ میں دلیل ہے پاک و حلال ہونے پر بول مالوکل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اس کے اسلیے کہ دوا کرنا محرمات کے ساتھ جائز نہیں اور آں حضرتؐ نے ان کو حکم نہیں کیا کہ اپنا منہ دھو ڈالنا بعد پینے کے یا کپڑے اپنے جہاں وہ بول لگ جاوے حالانکہ وہ لوگ نو مسلم تھے اور شرائع اسلام سے اور احکام اس کے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان سے وقت حاجت کے جائز نہیں یہ کلیہ اصول کا ہے کذا فی زاد المعاد لابن القیم اور ابن رسلان نے فی شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے سکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے اسی پر حدیث عرنیین کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرتؐ نے ان کو ابوال ابل پینے کے واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جن میں نہی وارد ہے حرام سے دوا کرنے کی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنی جب تک دوائے طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو درست ہے بیہقی نے کہا۔۔۔ احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہ ہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جائز ہے تاکہ جمع ہو جاوے احادیث نہی اور حدیث عرنیین میں۔ یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا، اور کرمانی میں ہے کہ اختلاف ہے بول مالوکل لحمہ میں سو بعضوں نے کہا کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے اور ابوحنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی ان کے لیے فقط واسطے مرض کے، انتہی اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کے اوپر پاک ہونے بول اور روث مالوکل لحمہ کے (نووی)

بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

باب وضو کا قبل طعام اور بعد اس کے

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ

روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔

برکت طعام کی ہے وضو بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی میں نے آپ کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں سو فرمایا آپ نے برکت کھانے کی ہے وضو قبل اس کے اور بعد اس کے۔

ف اس باب میں انس اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور ابو ہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب قبل طعام ترک وضو کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرتؐ نکلے پاخانے سے اور لائے ان کے پاس کھانا سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لادیں۔ فرمایا آپ نے مجھے حکم وضو کا جب سے ہوا ہے کہ کھڑا ہوں میں نماز کے لیے

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب کدو کھانے کے بیان میں

عَنْ اَبِي طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَا اَحَبَّكِ اِلَيَّ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ۔

روایت ہے ابوطالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے اے درخت کس قدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دوست رکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ کو۔

ف: اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے تھے رکابی میں یعنی کدو کو جب سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالک سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا هٰذَا الْقَرْعُ وَهُوَ الدُّبَّاءُ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا۔ یعنی یہ قرع ہے یعنی کدو ہے کہ بڑھاتے ہیں ہم اس سے اپنا کھانا اور صحیحین میں انس سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور خشک گوشت آپ کے [illegible] کیا اور آپ حوالی قصعہ سے تتبع دُبّاء فرماتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ [illegible] ت

باب زیت کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ معمر سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرزاق اضطراب کرتے ہیں اس روایت میں پھر کبھی ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے آنحضرتؐ سے بواسطہ عمر کے اور کبھی بصیغہ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرتؐ سے بواسطہ عمرؓ کے اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہم سے ابوداؤد نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس میں عمرؓ کا۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

روایت ہے ابی اُسید سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کھاؤ روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا کہ وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے۔

مترجم شجرہ مبارکہ میں اشارہ ہے طرف سورۂ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ

باب لونڈی غلام جب کھانا پکا کر لائے اُسکے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ اِيَّاهَا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اٹھاوے تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دھواں اس کے کھانے کا یعنی پکاوے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھالے پھر اگر اس کا دل نہ مانے تو لیوے ایک لقمہ اور اسے کھلاوے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوخالد والد ہیں اسماعیل کے نام ان کا سعد ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب کھانا کھلانے کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن سلام اور عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے ابوہریرہ کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: ظاہر کرو سلام کو یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپری یعنی مارو کھوپری کافروں کی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کرو رحمان کی اور کھانا کھلاؤ اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ابن ماجہ کی روایت میں افشوا السلام و اطعموا الطعام و صلوا الارحام و صلوا باللیل و الناس نیام وارد ہے یعنی اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتے ہوں (الحدیث)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

باب طعام شب کی فضیلت میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِّنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام شب کی عادت رکھو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہو اسلیے کہ طعام شب کا چھوڑ دینا موجب ہے بڑھاپے کا۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

مترجم: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے مامون ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ۔

روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے آگے کھانا تھا فرمایا آپ نے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے۔

ف: اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا

روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہا کہ بھیجا مجھ کو بنی مرہ نے اپنی زکوٰۃ کے مالوں کے ساتھ آنحضرت کی طرف سو میں آیا مدینہ میں اور ان کو بیٹھا پایا مہاجرین اور انصار میں پھر پکڑا آپ نے میرا ہاتھ اور لے گئے مجھ کو ام سلمہ کے گھر کی طرف اور پوچھا آپ نے کچھ کھانا ہے سو لائے ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ اس میں بہت ثرید تھا اور گوشت کی بوٹیاں پھر متوجہ ہوئے اور ہم کھانے لگے اس میں سے پھر مارنے لگا میں اپنے ہاتھ سے کناروں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِى الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

میں پیالہ کے اور کھانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے پھر پکڑا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا سیدھا ہاتھ پھر فرمایا اے عکراش کھاؤ تم اس جگہ سے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لائے ہمارے پاس ایک طباق کہ اس میں کھجور تھے کئی قسم کے یا رطب، شک کیا عبیداللہ راوی نے پھر کہا عکراش نے کہ میں کھانے لگا اپنے آگے سے اور گھومنے لگا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طباق میں پھر فرمایا آپ نے اے عکراش کھاؤ تم جہاں سے چاہو یہ کھانا ایک طرح کا نہیں پھر لائے ہمارے پاس پانی اور دھوئے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پونچھ لی تری ہتھیلیوں کی اپنے منہ پر اور دونوں باہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں اور اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِىَ فِىْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِىْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِىْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِىٌّ فَاَكَلَ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ؐ نے جب کھاوے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جاوے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ فِىْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ یعنی شروع ہے اللہ کے نام سے اول و آخر اس کھانے کا اور اسی اسناد سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے کھانا چھ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آگیا ایک گنوار اور کھالیا اس نے سب کھانا دو لقمے میں سو فرمایا آنحضرت ؐ نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم بسم اللہ ابتدائے طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسے ہی حمد بھی آخر میں اور اور ایسے ہے پہننے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتداء میں، اور علماء نے کہا ہے مستحب ہے بجہر کہنا بسم اللہ کا کہ اوروں کو تنبیہ ہو جاوے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑھنا مستحسن ہے اور جنب اور حائض وغیرہما اس میں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی کہہ لی تو سنت ادا ہوگئی نص کیا ہے اس پر شافعیؒ نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ شیطان قابو پا لیتا ہے کھانے سے جب کہ اس پر نام اللہ کا نہ لیا جاوے اور اس لیے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَ فِي يَدِهِ غَمَرٌ

باب چکنے ہاتھ سو جانے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بڑا پانے والا اور تاڑنے والا ہے سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو، جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا مجانہ کہے مگر اپنی جان کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سہیل بن ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، روایت کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہوں نے ابوبکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو رات کو سو رہے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو پھر اسے کچھ بلا پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہوگی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کریں گے اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سوا اس کے جن اور شیاطین کی بھی کچھ ایذا ہوتی ہوگی بہرحال اطاعت آپ کی ضرور ہے اور احتراز آپ کی مناہی سے لازم۔ آخِرُ أَبْوَابِ الْأَطْعِمَةِ۔

مترجم: چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکھے جاتے ہیں اور اس پر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ (۱) شروع کرنا غسل ید اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے (۲) تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آ جاوے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا (۴) آنحضرتؐ کی عادت مبارک تھی کہ کھانے کا نام دریافت فرماتے جب کھاتے (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلے ہتھیلیاں اپنی سواعد اور اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے (۶) رفع مائدہ کے وقت یہ دعا مسنون ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَآوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ۔ (۷) جب سفر سے گھر آوے تو اطعام طعام مسنون ہے (۸) دعوت کے گھر میں کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہے، حضرتؐ ایک پردہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لوٹ گئے۔ (۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہوں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرے یا جس کی دعوت پہلے پہنچے (۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنے کا سبب ہے اور مل کر کھانا موجب برکت ہے (۱۱) جب مکھی کھانے میں گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے۔ (۱۲) مہمان میزبان کے لیے یہ دعا کرے أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ (۱۳) پہلا پھل دیکھے تو یہ دعا مسنون ہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ (۱۴) آنحضرتؐ کے جب گھی گوشت دونوں سامنے ہوتے تو ایک کھاتے ایک صدقہ کر دیتے (۱۵) مسکہ اور کھجور ملا کر کھانا مسنون ہے اسی طرح رطب و قثاء اور رطب و بطیخ (۱۶) سات کھجوریں عجوہ ہر روز کھانا دافع سم و سحر ہے (۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صائم صابر کے ہے (۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجالانا اور مرحبا وسهلاً کہنا مستحب ہے (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز ولحم پر مستحب ہے (۲۰) طعمہ مسنونہ جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں (۱) حیس گھی اور کھجور ملا ہوا (۲) قسط چھاچھ سکھا کر بناتے ہیں (۳) سویق ستو (۴) خزیرہ چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روا ملا کر پکاتے ہیں اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہ عصیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا ہو تو حریرہ (۵) تلبینہ آش جو اور حریرہ (۶) ثرید روٹی سالن میں چوری ہوئے (۷) دُبّاء کدو ہے کہ آنحضرت ؐ کو محبوب تھا (۸) قدید گوشت جو نمک لگا کر سکھایا ہو (۹) ساق چکندر اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروز جمعہ اصحاب ؓ آنحضرت ؐ کو کھلاتی تھیں (۱۰) ذراعہ وکتف وجیت وظہر اسکے یعنی دست وشانہ وپسلی اور پیٹھ کا گوشت بکری کا آنحضرت ؐ کو پسند تھا (۱۱) حسف ای ردی تمر یعنی ادنی قسم کی کھجور، جمار کھجور کا گابھا نبات پیلو کا پھل کہ اس میں اچھا ہوتا ہے یہ سب پھل آنحضرت ؐ نے کھائے ہیں، جبن پنیر چھری سے کاٹ کر کھانا بھی ثابت ہے (۲۱) پیٹ بھر کر کھانا احیاناً روا ہے دواماً مکروہ ہے اور خبز مرقق یعنی پتلی چپاتی کھانا بدعت ہے حضرت نے کبھی نہیں کھائی (۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت (۲۳) تکیہ لگا کر کھانا پینا مکروہ ہے (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے (۲۵) آٹا چھاننا بدعت ہے آنحضرت کے زمانہ میں جو پیس کر پھونک لیا کرتے تھے (۲۶) مناخل یعنی چھلنیاں گھر میں رکھنا خلاف سنت ہے۔ (۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا خلاف سنت ہے (۲۸) کھجور میں اقران یعنی دو دو ملا کر کھانا مکروہ ہے مگر ساتھ کھانے والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے (۲۹) اوندھے لیٹ کر کھانا مکروہ ہے (۳۰) جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر کھانا حرام ہے (۳۱) مسجد میں کھانا روا ہے (۳۲) کھانا پھینکنا منع ہے۔

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ

یہ باب ہیں پینے کی چیزوں اور اسکے آداب کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ

باب شارب خمر کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

روایت ہے ابن عمر ؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز خمر ہے اور نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جس نے پی شراب دنیا میں اور مرا اور وہ اس کی عادت رکھتا ہے نہ پیئے گا وہ شراب آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پی شراب نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی تو بہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ۔

اگر اس نے دوبارہ پی نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی قبول کرے گا اللہ اس کی پھر اگر اس نے سہ بارہ پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پھر اگر اس نے چوتھی بار پی لی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی یعنی ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچھ سزا نہ ہو بلکہ سزا اس کی یہ[1] ہوگی کہ پلاوے گا اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کیچڑ کے پوچھا لوگوں نے اے ابا عبدالرحمٰن اور یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا نہر ہے پیپ دوزخیوں کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے مثل اس کے عبداللہ بن عمرو سے اور ابن عباس سے کہ وہ دونوں روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: خمر اور اس کے شارب کی برائی میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بخاری میں ہے جس نے شراب پی اور توبہ نہ کی حرام ہے اس پر شراب آخرت کی اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ شب معراج میں آنحضرتؐ پر شراب اور دودھ عرض کیے گئے آپ نے دودھ اختیار کیا حضرت جبرئیل نے فرمایا اگر آپ شراب پی لیتے تو گمراہ ہو جاتی امت آپ کی اور انس سے مروی ہے کہ جب حرام ہوا شراب نہیں پاتے تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بسر اور تمر سے تھا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت سے ایک قوم حلال کرلے گی فرجیں عورتوں کی یعنی یہ زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب اس طرح استعمال کریں گے جیسے حلال کو اور اتریں گی ان میں سے کچھ قومیں نزدیک ایک علم[2] کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنے والا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا پھر مسخ کر دے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سور اور بندر۔ اور خمر باجماع امت حرام ہے۔ تحریم اللہ و تحریم رسولہ وبسوال الصحابۃ اختلاف نہیں ہے اس میں کسی کا مگر اختلاف کیا ہے اس میں کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہے یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پس حنفیہ اس طرف گئے ہیں کہ حرمت اس کی لذاتہا ہے اور سائر علماء کا مذہب ہے کہ حرمت اس کی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اس کی چنانچہ فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ پس فرمائیں اس میں دو خرابیاں ایک وقوع عداوت فیما بینہا دوسرے روکنا ذکر الٰہی سے اور نماز سے اور یہ دونوں ہوتی ہیں حالت سکر میں اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے انہوں نے حضرت علی کی دو اونٹنیاں ماریں اور آنحضرت اور صحابہ کو کہا هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِّيْ اَوْ لِاَبِيْ یعنی نہیں ہو تم مگر غلام میرے یا میرے باپ دادوں کے اور علی ہذا القیاس قصہ

---

[1] کنارہ پہاڑ کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پئے گا شارب خمر شراب آخرت کو تو شارب دو حال سے خالی نہیں یا تو توبہ کرے گا یا نہیں پھر اگر توبہ کی تو شارب نہ رہا بلکہ بمنطوق التائب من الذنب کمن لاذنب لہ تائب ہو گیا۔ پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہلسنت یہی ہے کہ اللہ مختار ہے خواہ اسے بخشے خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہ ہوگا اور خواہ مخواہ بہ برکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلے گا اور جنت میں جا دے گا پھر جب جنت میں پہنچا تو مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت میں بھی شراب نہ پیئے گا اور ظاہر حدیث یہی ہے اس لیے کہ جلدی کی اس نے اس میں کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لیے جلدی کرتا ہے پھر اس کی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہو جاتا ہے اور مراد عدم قبول توبہ سے چوتھی بار میں شاید یہ ہو کہ اس نے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرعی سے استہزا کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں قساوت قلب ایسی دیتا ہے کہ توفیق توبہ مقبولہ نہیں پاتا اور انوار و برکات توبہ سے محروم رہتا ہے۔ اور حنفیہ قائل ہیں کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہے اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اس لیے کہ روایات معتبرہ میں وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام جیسا کہ آگے آتا ہے اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنی حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے۔ (احوذی)

بَابُ مَاجَآءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
باب ہر مسکر کی حرمت قطعی کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے حکم بتع کا فرمایا آپ نے جو پینے کی چیز میں نشہ کرے وہ حرام ہے۔

مترجم بتع بکسر موحدہ و سکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے اور شراب ہے اہل یمن کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرتؐ سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور اشج عصری سے اور دیلم اور میمونہ اور عائشہؓ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور ابی ہریرہؓ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ابی سلمہ نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے اور اس حدیث کے مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا و دون ہذا خرط القتاد۔

بَابُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ
باب اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔

ف: اس باب میں سعد اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن ہے غریب ہے جابرہ کی روایت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے ہر نشہ کی چیز حرام ہے جس کی ایک فرق بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

اور عبداللہ یا محمد بن لشاران دونوں میں سے کسی نے اپنی روایت میں کہا الحُسوۃ منہ حَرَامٌ یعنی ایک گھونٹ بھی اس میں سے حرام ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کبھی ان کو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں۔

مترجم فرق بفاء وسکون راء ایک برتن ہے کہ تین صاع اس میں آتے ہیں اور ابن قتیبہ نے کہا اٹھائیس رطل سماتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب مٹکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں

عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاؤُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس اور کہا اس نے کہ منع کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں کی نبیذ سے کہا انہوں نے ہاں سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ان سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور سعید اور سوید اور عائشہؓ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس جگہ مٹکے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ ان میں نبیذ جلدی نشہ لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دے دن کو پی لے وہ جب تک نشہ نہ لاوے حلال ہے نشہ لاوے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیئے۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

باب دباء اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ

روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زاذان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمر سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرتؐ نے اس کے استعمال سے اور کہا ابن عمر سے کہ خبر دو ہم کو ان کی اپنی زبان میں پھر تفسیر کرو ان کی ہماری زبان میں کہا ابن عمرؓ نے منع فرمایا آنحضرتؐ نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دُبّاء سے اور وہ کدو کی تونبی ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کھجور کی کہ اسکو اندر سے خراد لیتے ہیں یا یوں کہا کہ آثار لیتے ہیں چھلکا اس کا اور صاف کر لیتے ہیں اور منع فرمایا مزفت سے اور وہ برتن ہے کہ جس پر روغن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ۔

قیر ملا ہوا ہو یعنی لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبیذ بنائی جاوے مشکوں میں۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور عبدالرحمٰن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال ان کا مخصوص تھا شراب کے لیے، اس لیے بھی منع فرمایا تھا کہ ان کی مشابہت نہ ہو اب استعمال جائز ہے، مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندھ دے اس کو اور حکمت اس میں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آجاوے گا اور سکر پیدا ہوگا تو پھٹ جائے گی اور مالک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کے کہ اس میں سکر کا علم نہیں ہوتا مگر نسخہ نُسُخًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حائے مہملہ سے ہے اور معنی نسخ کے چھلکا اتارنا اور بجیم مہملہ غلط ہے کہ مسلم نسخ مسلم وغیرہ میں بحائے مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا ان برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہے اس کی نہی منسوخ ہے چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا اس میں نبیذ بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو، یعنی اختیار رکھو (نووی)

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الظُّرُوفِ

باب ظروف مذکورہ وغیرہا میں نبیذ بنانے کی اجازت میں

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَ اِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَ لَا يُحَرِّمُهُ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے منع کرتا تھا میں تم کو برتنوں میں نبیذ بنانے سے اور بیشک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے یعنی حرمت بسبب نشہ کے ہے نہ بسبب ظرف کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذًا

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپؐ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم میں مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اس نے کہا انقعت له تمرات من الليل في تور یعنی بھگو رکھے تھے میں نے آنحضرتؐ کے لیے چند کھجوریں لوٹے میں اور تور لوٹے کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبے کا یا لکڑی کا سو پھر پلایا آنحضرت کو

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَسْقِيَةِ

باب مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوْكَأُ أَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً۔

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھے آنحضرت کے لیے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اس کے اوپر کا منہ اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا منہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ شام کو اور بھگوتے تھے ہم شام کو تو پیتے تھے آپ صبح کو۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہؓ سے اور سند سے بھی۔

مترجم عزلاء توشہ دان چرمی کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اس سے پیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

باب ان دالوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دانے گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے یعنی ان سب میں جو چیز بنے اس میں نشہ ہو جاوے سب خمر ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی اور روایت کی ابی حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر سے کہا حضرت عمرؓ نے اور بیشک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابی حیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو کثیر سحیمی غبری ہیں نام ان کا عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب بسر و تمر کو ملا کر نبیذ بنانے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهَا

روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا مٹکوں میں نبیذ بنانے سے۔

اور اس باب میں انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم مٹکوں اور ظرفوں کی تحقیق اوپر گذری، غرض یہ بھی منسوخ ہے یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے ان میں جلد نشہ ہو جانے کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہونے کے بیان میں

عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّنْتَهِيَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔

روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی پانی لایا ایک برتن میں چاندی کے سو پھینک دیا اس کو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اس کو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بیشک آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے اور فرمایا کافروں کے لیے ہے دنیا میں اور تمہارے لیے ہے آخرت میں۔

ف اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب کھڑا ہو کر پینے کی نہی میں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ۔

روایت ہے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر پھر پوچھا آپ سے اور کھانا، فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

منع فرمایا کھڑے ہوکر پینے سے۔

ف اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ یعنی گری ہوئی چیز مسلمان کی اٹھالینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا یعنی جب ہضم کرنے کی نیت سے اٹھاوے اور بتانے کا قصد نہ ہو اور جارود بن المعلی کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں اور صحیح ابن معلی ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

باب کھڑے ہوکر پینے کی رخصت میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے اور کھڑے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ بن عمرؓ کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمرؓ سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہ حدیث ابی البزری سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور ابوالبزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم پیا کھڑے ہوکر۔

ف اس باب میں علی اور سعد اور عبداللہ بن عمر اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیتے تھے کھڑے اور بیٹھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم تطبیق احادیث مابین میں اس طرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیان جواز پر یا احدہما کو ناسخ ٹھہراویں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانہ معلوم ہوجاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب برتن میں دم لینے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى۔

روایت ہے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابی عصام سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے آپ دم لیتے برتن میں تین بار اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے تھے برتن میں تین بار یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مت پیو ایک دم میں جیسا اونٹ پیتا ہے و لیکن پیو تم دو دم میں یا تین میں اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہاوی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

باب دو دم میں پینے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ

روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے دو دم لیتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کریب کی روایت سے کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہیں میرے نزدیک اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریب ارجح ہیں رشدین بن کریب سے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں اور پایا ہے انہوں نے ابن عباس کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب پینے کی چیز میں دم لینے کی کراہت میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا فَقَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنی پھر اسے کیونکر نکالوں فرمایا آپ نے بہا دے پھر عرض کی میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دم میں آپ نے فرمایا تو دور کر دے پیالہ اپنے منہ سے یعنی دم لیتے وقت۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دم سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنی اگر دم لینا ہو تو برتن منہ سے جدا کر کے دم لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

باب برتن میں دم لینے کی کراہت میں

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیوے کوئی تم میں کا تو دم نہ لیوے برتن میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب مشک کے منہ میں پانی پینے کی کراہت میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ۔

روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا انھوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو

ف اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب اس کی رخصت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا

روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی، پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

ف اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمر ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ۔

روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرتؐ سو پیا آپ نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنی تاکہ تبرکاً اسے اپنے پاس رکھوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبدالرحمن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر کے اور وہ عبدالرحمن سے مقدم ہے موت میں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَيْمَنِيْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ

باب اس بیان میں کہ داہنے والے زیادہ مستحق ہیں پینے کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرتؐ کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتھ اور ان کی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا مستحق ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے اعرابی کو ابوبکر پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

باب اس بیان میں کہ ساقی قوم سب کے آخر میں پیوے

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساقی قوم کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَیُّ الشَّرَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت کو محبوب کیا تھا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت کو میٹھی اور ٹھنڈی تھی۔

ف: ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اس کے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْیَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت سے پوچھا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے فرمایا جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو۔

ف: اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔

مترجم: مشروبات میں جب چیز سرد ہو محبوب ہوتی ہے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنی محبت دے ٹھنڈے پانی سے زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اس کے ساتھ ہو تو دو سبب پسندیدگی کے اس میں جمع ہو گئے اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے یُحِبُّ الْحُلْوَ یعنی آپ دوست رکھتے تھے شیرینی کو۔ اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ: صحیح مسلم میں انس سے مروی ہے کہ آنحضرت سے پوچھا گیا خمر کا خل بنا لیویں آپ نے فرمایا نہیں اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اس کا پھر مکروہ جانا آپ نے اس کو اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جائز نہیں ان کے نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہیں ہوتا وہ سرکہ خمر سے بنا ہوا جب اس میں کوئی چیز ڈال کر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے۔ اور اگر فقط نقل سے سایہ کی طرف یا آفتاب کی طرف سرکہ ہو جاوے تو اس میں شافعیہ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنے کے اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنے تو ان کے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتے ہیں وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اس میں تین قول مروی ہیں۔ اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے۔

پھر اگر کسی نے بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ پاک ہے غرض اس پر اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے طاہر ہے اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ انہوں نے اسے بھی ناپاک کہا ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہیں بسبب مخالفت اجماع کے (نووی)

مسئلہ: تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے مسلم میں طارق بن سوید سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت چاہی دوا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے شراب کے سرکہ بنانے کی حضرت نے اسے پسند نہ کیا اور فرمایا انہ لیس بدواء ولکنہ داءٌ اور اسی طرح پینا خمر کا دوا کے لیے حرام ہے مگر نوالہ اٹک جائے اور کوئی چیز سوائے خمر کے نہ ہو تو اتارنے کو پینا جائز ہے اسی قدر کہ اس میں نوالہ اتر جاوے کہ اس میں اس کا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کے کہ فائدہ اس میں یقینی نہیں (نووی)

مسئلہ تغطیہ[1] الاواتی لیلاً سنت ہے اور اسی طرح باندھ دینا مشکوں کا اور بند کرنا دروازوں کا اور بجھا دینا چراغوں کا سوتے وقت اور آگ کا اور کفت[2] صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اس میں احادیث بہت مروی ہیں کہ ذکر کرنا ان کا موجب طول ہے۔

مسئلہ اشیائے ملعونہ میں شراب کے برابر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سے کسی پر دو وجہ سے جائز ہوئی ہے بخلاف شراب کے کہ اس پر دس وجوہ سے لعنت ہے چنانچہ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے لعنت کی گئی ہے شراب پر دس وجہوں سے اس کی ذات[1] پر لعنت ہے اور اسکے عاصر[2] اور معتصر[3] پر اور بائع[4] پر اور مشتری[5] پر اور حامل[6] پر اور محمول الیہ[7] پر اور اس کے آکل[8] ثمن پر اور شارب[9] پر اور ساقی پر فلیف لبشار بہا و مد منہا نعوذ باللہ منہا۔

مسئلہ: شیشے کے برتنوں سے پینا جائز ثابت بالسنۃ ہے چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کا ایک قدح تھا قواریر کا کہ آپ اس میں پیتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَبۡوَابُ الۡبِرِّ وَالصِّلَۃِ

عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں بر والدین اور صلہ رحم کے بیان میں جو وارد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَاجَآءَ فِیۡ بِرِّ الۡوَالِدَیۡنِ

باب بر والدین کے بیان میں

عَنۡ حَکِیۡمٍ عَنۡ اَبِیۡہِ قَالَ قُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ مَنۡ اَبَرُّ قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلۡتُ ثُمَّ مَنۡ قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلۡتُ ثُمَّ مَنۡ قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلۡتُ ثُمَّ مَنۡ قَالَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ الۡاَقۡرَبَ فَالۡاَقۡرَبَ۔

روایت ہے حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہ کس سے نیکی کروں میں فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر اور قریبیوں سے پھر اور قریبوں سے درجہ بدرجہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی عمرو شیبانی سے انھوں نے روایت کی ابن مسعود سے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

مترجم: اس روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور ابی ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل

---

[1] ڈھانپ دینا برتنوں کو رات کے وقت ۱۲ [2] روکنا لڑکوں اور جانوروں کا کام ۱۲ [3] نچوڑنے والا [4] جس کے لیے نچوڑی جائے ۱۲ [5] اٹھانے والا ۱۲ [6] جس کی طرف لے جاویں ۱۲ [7] قیمت کھانے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال فرمایا اور ابی سعید کی روایت میں رجل مجاھد فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جس میں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اس کے لیے اسی عمل کو افضل اور اعلیٰ ٹھہراتے جیسے بہادر اور شجیع پاتے اُسے جہاد کی فضیلت سُناتے جیسے مالدار دیکھتے اسے انفاق فی سبیل اللہ، جس کے والدین محتاج خدمتِ اولاد ہوتے اسے برِ والدین کی تعلیم فرماتے۔ ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے۔ یہ امر بھی اُمورِ خیر میں داخل ہے۔ چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہے اس کو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی فرماتا ہے سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلامِ حق و صدق سب سے افضل ہے علیٰ ہٰذا القیاس۔ تیسرے یہ فرمانا آپ کا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جس وقت میں تائیدِ اسلام میں جس کی ضرورت ہوتی صحابہ میں اس کی فضیلت بیان فرماتے۔

بَابُ الْفَضْلِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ

باب رضائے والدین کی فضیلت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِی امْرَاَۃً وَّاِنَّ اُمِّی تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِہَا فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ اِنَّ اُمِّیْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِیْ

روایت ہے ابودرداء سے کہ آیا اُن کے پاس ایک مرد اور کہا اس نے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے اس کو طلاق دینے کا سو کہا ابوالدرداء نے سُنا میں نے آنحضرتؐ سے فرماتے تھے باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضائع کر اس کو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا اور کبھی باپ کا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمن اسلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے اور ایسے ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کی ہو اس نے یہ روایت سوائے خالد بن حارث کے وہ شعبہ سے راوی ہیں اور خالد بن حارث ثقہ ہیں مامون ہیں سُنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسی کو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری ہوتی ہے برِ والدین کے ساتھ کئی امور کے ان کے کھانے کپڑے کی خبر گیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلادیں جواب دے اور حاضر ہو اور جب حکم فرماویں بجا لاوے جب تک کہ حکم ان کا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی اور کلام کرے ان کے ساتھ بہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے ان سے جھک کر اور اُف نہ کہے اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کی اور برات کرے ان کی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے ان کی جب کوئی انہیں اذیت دے اور توقیر کرے ان کی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجا لادے اور دعا کرے ان کی مغفرت کی (رحمۃ اللہ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

باب عقوق والدین کی مذمت میں

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے بڑے سے بڑے گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنی اللہ کی ذات وصفات میں اور ناراض کرنا ماں باپ کا، کہا راوی نے اور اُٹھ بیٹھے آپ اور تھے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنی راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرتؐ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ چپ ہوتے اور یہ فرمانا تاکیداً تھا۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَشْتِمُ أُمَّهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا فرمایا ہاں گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اسکی ماں کو یعنی جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

باب اکرام دوست پدر کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست سے۔

ف: اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے۔

بَابٌ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

باب خالہ کے ساتھ حسن سلوک کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ آنحضرت نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے

ف اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد آیا آنحضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لیے توبہ ہے پوچھا آپ نے تیری ماں ہے کہا نہیں پوچھا آپ نے تیری خالہ ہے اس نے کہا ہاں فرمایا آپ نے اس سے نیکی کر۔

ف: اس باب میں علی رضہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابن عمر نے انھوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انھوں نے ابی بکر بن حفص سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند اور نہیں ہے ذکر اس میں ابن عمر کا اور یہ صحیح تر ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ۔

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دُعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں بددعا مظلوم کی دُعا مسافر کی بددعا باپ کی بیٹے پر۔

ف اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کے مانند اور ابوجعفر جو راوی ہیں ابی ہریرہؓ سے ان کو ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں اور ہم نام ان کا نہیں جانتے اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ — باب حق والدین کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اُسے غلام پاوے اور خرید کر کے آزاد کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہی حدیث۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ — باب قطع رحم کی مذمت میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ

روایت ہے عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالےٰ نے میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اس کو اپنے نام سے پھر جس نے ملایا اس کو ملاؤں گا میں اس کو اور جس نے کاٹا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔

اس کو کاٹوں گا میں اس کو۔

ف اور اس باب میں ابی سعید اور ابی اوفیٰ اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہؓ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہے اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے رواد لیثی سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔

مترجم بخاری کی روایت میں الرحم شجنۃ من الرحمن یعنی لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمن سے، غرض یہ کہ رحم و رحمن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ جس کی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہے رحمن کی رحمت سے اور ملانا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناطے داروں سے اور کاٹنا اس کا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے۔ اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بیہقی میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جس میں ایک قاطع رحم ہو، اور نسائی اور دارمی میں عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی میں ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر عقوق والدین کی جلدی سزا دیتا ہے اس کے مرتکب کو زندگی میں قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے باری تعالیٰ نے وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ کہ خسران اور ضلال ہے ان لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جس کے ملانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

باب صلہ رحم کی فضیلت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيِّ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں کہ بدلہ دے نیکی کا بلکہ وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اُس کا وہ جوڑے اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم یہ یعنی صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتے دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اس کا بدلہ کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو ناتے دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعُ رَحِمٍ

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنی کاٹنے والا قرابت کا یعنی اس کا حق نہ ادا کرنے والا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ

باب لڑکوں کی محبت کے بیان میں

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرتؐ ایک دن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ وَيَقُولُ إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ۔

اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتے تھے کہ تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بیشک تم اللہ کے پیدا کیے ہوئے پھولوں سے ہو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی سند سے اور عمر بن عبدالعزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا۔

مترجم یعنی بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہے گا تو میری اولاد کے کام آئے گا اور جرأت اور شجاعت کے مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کر جاتا ہے اور ان کی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یہ کہ تحقیق مال اور اولاد تمہارے آزمانے کو دی گئی ہے پھر دیندار متقی اس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اس میں پھنس جاتا ہے اور بے ایمان تو ان کے پیچھے اپنا جنم گنواتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

باب بچوں کے پیار کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرت کو اور بوسہ لیتے تھے حسن کو اور کہا ابن ابی عمر نے کہ حسنؓ کو یا حسینؓ کو سو کہا اقرع نے میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رحم نہیں کرتا ہے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی سے روایت ہے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم لڑکوں کو پیار کرنا گود میں لینا کندھے پر بٹھانا ان کو گود میں لے کر نماز پڑھنا، سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں، جیسا کچے صوفی خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومنوں کے دل میں ظہور فرماتا ہے حدیث میں آیا ہے من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا یعنی جو شخص شفقت اور پیار نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بوڑھے بڑوں کا وہ ہمارے سے نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَاتِ عَلَى الْبَنَاتِ

باب لڑکیوں اور بہنوں کی پرورش کی فضیلت میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ

روایت ہے ابی سعید خدری سے فرمایا آنحضرت م نے جس کی ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

طرح ان کا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے ان کی پرورش کرنے میں سو اس کے لیے جنت ہے۔

مترجم: اللہ سے ڈرا ان کی پرورش میں موافق شرع کے پالا یہ نہیں کہ چھیلی چلہ کیا ہو یا سالگرہ میں روپیہ دیا ہو یا پیر کی چوٹی بیڑی ان کے بدن میں رکھے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

ف: اس باب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وہ سعید بن مالک بن وہیب ہیں اور زیادہ کیا ہے بعض راویوں نے اس اسناد میں ایک مرد کو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا جو گرفتار ہو ان لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہو دیں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سو نہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے پھر دے دی میں نے اس کو اور اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور آپ نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی اور تشریف لائے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خبر دی میں نے آپ کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہو دیں گی یہ اس کیلئے پردہ دوزخ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالے دو لڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی اور اشارہ کیا آپ نے اپنی دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے اور کہا ان میں روایت ہے ابی بکر بن عبداللہ بن انس سے اور صحیح عبیداللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیوں کو لے کر آپ نے اس کو تین کھجوریں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اس نے داخل ہو گئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلاوے پلاوے اور پہناوے اپنے مقدور کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جس کی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں، غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے ایسے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے اول پرورش میں بعد جوانی کے سوداماد وں کے غم و زیادتی پر اور بہر حال سوائے صبر و ثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ

باب یتیم پر مہربانی کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لے جاوے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کی طرف داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بلا شک و شبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نہ جاوے یعنی شرک۔

ف: اور اس باب میں مرۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہیل بن سعد سے بھی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ان کی ابو علی رحبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے تھے کہ حنش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہل حدیث کے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور کفالت کرنے والا یتیم کی مانند ان دو انگلیوں کے ہیں جنت میں، اور اشارہ کیا آپ نے دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**: یہ ایک تشبیہ ہے اس کے رفع درجہ کی نہ یہ کہ وہ شخص درجات انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء پر فائز ہو جائے گا اور آخر دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے انتہیٰ، اور ابو داؤد اور بخاری میں بھی روایت آئی ہے اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا یا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق دو ضعیفوں کا ایک یتیم کا دوسرے عورت کا یعنی ان کا حق کسی طرح تلف نہ کرنا چاہیئے اور ان ہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں یتیم ہو اور وہ اس پر احسان کرتے ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اس میں یتیم ہو اور اس پر ظلم کرتے ہوں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیموں کو اس کو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل و صائم النہار کے اور مانند اس شخص کے کہ صبح و شام چلا تلوار نکالے ہوئے اللہ کی راہ میں اور ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپ نے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطیٰ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

باب لڑکوں پر مہربانی کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ وہ فرماتے تھے آیا ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَابْطَأَ الْقَوْمُ عَنْہُ اَنْ یُّوَسِّعُوْا لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا۔

بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے اور دیر لگائی لوگوں نے اسے رستہ دینے میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پہ اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑے کی۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زرابی جو راوی ہیں ان کی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک وغیرہ سے، روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہنچانے شرف ہمارے بڑے کا۔ روایت کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پہ اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن عمرو سے اور سندوں سے بھی سوا اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں۔ اور علی بن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہے یعنی وہ ہماری مثل نہیں۔

مترجم بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے اور رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اتارا ایک حصہ زمین پر کہ اسی کے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہاں تک کہ گھوڑی اپنا کھر اٹھا لیتی ہے کہ اس کے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل[1] اور معانقہ[2] اور شم[3] اور وضع صبی فی الحجر[4] وعلی الفخذ مذکور ہے یہ سب حقوق صغار ہیں کبار پر۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے اٹھا لیتے۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے رحم نہ کیا آدمیوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں

[1] بوسہ لینا [2] گلے لگانا [3] سونگھنا ۱۲ [4] گود میں لینا لڑکے کو ۱۲ [5] بٹھانا ران پر لڑکے کو ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبَا الْقَاسِمِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔

نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی کسی کے دل سے مگر جو شقی ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عثمان جس نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ان کا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی العثمان کے جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے اور روایت کی ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن، رحم کرو زمین والوں پر رحم کرے گا تم پر آسمان والا یعنی اللہ تعالیٰ جو اوپر ہے رحم شاخ ہے رحمٰن کی جس نے اس کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملا دیگا اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم شجنہ بہ تثلیث معجمہ وسکون جیم و بنون عروق شجر جو آپس میں گتھی ہوئی ہوں۔ مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے مشتق ہے جس نے ملایا یعنی رعایت و مدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنی ان کے حقوق ادا نہ کیے۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ
باب نصیحت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے فرمایا آپ نے تین بار، عرض کیا یا رسول اللہ کس کے لیے فرمایا اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لیے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عوام الناس کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم: نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادہ خیر کہا جاوے منصوح لہ کے لیے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لیے صحت اعتقاد ہے ساتھ وحدانیت اس کے ہر فعل و حال و قال میں اور نصیحت ائمہ کی اطاعت ان کی امر حق میں اور خروج و بغی نہ کرنا ان پر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمان کی سیدھی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عمدہ مشورہ سکھلانا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
باب مسلمان کی شفقت مسلمان پر کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اس کی اور نہ جھوٹ بولے اس سے اور نہ محروم کرے اس کو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کی مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اسکی اور مال اس کا اور خون اس کا تقوٰی یہاں ہے یعنی اشارہ کیا آپ نے دل کی طرف، کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے مسلمان[1] بھائی کو

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے[2] بعض اس کا بعض کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک تم میں کا آئینہ ہے اپنے بھائی کا پھر اگر دیکھے اس میں کچھ عیب تو دور کر دے اس کو یعنی اطلاع کر دے اس کے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کر دیتا ہے۔

ف: اور یحییٰ بن عبید نے ضعیف کہا ہے شعبہ کو اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

باب مسلمانوں کے عیب ڈھانپنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک تکلیف کو تکلیفوں سے قیامت کے دن کے اور جس نے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے ڈھانپا عیب مسلمان کا دنیا میں ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

---

[1] یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ سب قسم کی ایذا مسلمان کی آپ نے حرام فرما دی تھوڑے سے لفظوں میں ۱۲

[2] یعنی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ آپس میں تقویت اور تائید ایک دوسرے کی کرتے رہیں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرۃؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں اعمش کے اس قول کا کہا انہوں نے کہ روایت کیا ابی صالح سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

باب مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رد کرے اپنے بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اس کی عزت میں رد کر دے گا اللہ تعالےٰ اس کے منہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ

باب ترک ملاقات کی برائی میں

عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔

روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملیں وہ دونوں راہ میں پس وہ رکے اس سے اور یہ رکے اس سے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ف اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرۃؓ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**۔ صَدّ کے معنی کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہیں یعنی وہ اپنی جانب چلا جاوے اور یہ اپنی جانب اور صُدّ بضم صاد بمعنی جانب بھی آیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُوَاسَاةِ الْاَخِ

باب بھائی کے ساتھ مروت و مدارات کرنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدٰهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ

روایت ہے انس سے کہا جب آئے عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع میں پھر کہا ان سے سعد نے آؤ بانٹ دوں میں تم کو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دے دیتا ہوں ان میں سے ایک کو پھر جب گزر جاوے اس کی عدت تو نکاح کر لینا تم اس سے سو جواب دیا عبدالرحمٰن نے برکت دے اللہ تعالےٰ تمہارے اہل و مال میں۔ بتلا دو مجھے بازار سو بتلا دیا ان کو بازار سو نہ پھرے وہ اس دن مگر ساتھ ان کے تھوڑا اقط تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائے تھے یہ سب پھر دیکھا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

پر نشان تھا زردی کا سو پوچھا آپ نے کیا ہے یہ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپ نے کیا مہر باندھا عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا آپ نے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور ثلث درہم کا اور اسحق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھے خبر دی اس کی اسحاق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحاق سے۔

مترجم: جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک انصار کے ساتھ ان کا بھائی چارہ کروا دیتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَارْضَ عَنْهُمْ۔ جب عبدالرحمن بن عوف آئے اور سعد کے بھائی ہوئے انہوں نے اپنی بی بی اور مال تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول نہ کیا اور تجارت شروع کی اَقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی سکھا کر بناتے ہیں، اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبہ ہے کہ عروسی کی حالت میں لگاتے تھے اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے بمعنی ماشانک وما امرک کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں تولہ ماشہ، چنانچہ وزن اس کا مؤلف کے قول میں گذرا اور بعضوں نے کہا ہے مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کی اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اس وقت میں بہت کچھ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ
باب غیبت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کیا ہے غیبت فرمایا آپ نے ایسا یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو کہ وہ برا جانے، کہا بھلا فرمائیے اگر اس میں وہ عیب ہووے جو میں کہتا ہوں فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے جب ہی تو غیبت کی تو نے اس کی اور اگر وہ عیب نہ ہو جو تو کہتا ہے تو بہتان کیا تو نے اس پر، یعنی موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی برزہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مسلم میں بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے چنانچہ ابی سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اَلْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہے زنا سے۔ اور آفات لسان کئی چیزیں ہیں کہ اگر آدمی اس سے محفوظ رہے تو بڑی بشارت ہے۔ چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضامن ہو میرے لیے مابین لحیہ اور مابین رجلیہ میں اس کے لیے ضامن ہوں گا جنت کا۔ اول گالی دینا حدیث میں آیا ہے سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ" متفق علیہ دوسرے کافر کہنا کسی کو کہ ایک ان میں سے ضرور کافر ہوتا ہے متفق علیہ۔ اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدو اللہ کہنے کا۔ مسلم میں انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ یعنی دو گالیاں دینے والے جو کچھ انہوں نے کہا اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ تیسرے لعنت کرنا آنحضرتؐ نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ لعان ہووے (مسلم) اور فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعانین شہداء اور شفعاء نہ ہوں گے قیامت کے دن (مسلم) چوتھے ھلک الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہے وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں کا، پانچویں سخن چینی فرمایا آپ نے لا یدخل الجنۃ قتات چھٹے مدح۔ فرمایا آپ نے احثوا التراب فی وجوہ المداحین یعنی خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں، ساتویں ثنائے رجل اس کے منہ پر، آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے اپنے بھائی کی تعریف سامنے کی تھی ویلک قطعت عنق اخیک یعنی خرابی ہے تیری کاٹی ہے تو نے گردن اپنے بھائی کی، آٹھویں مراء یعنی جھگڑنا حضرتؐ نے فرمایا من ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ یعنی جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاوے گا اس کے لیے ایک مکان اوسط جنت میں۔ نویں تضحیک با قوال کاذبہ حدیث میں آیا ہے ویل لمن یحدث ویکذب.... لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ یعنی خرابی ہے اس کی جو جھوٹی باتیں بناوے تاکہ ہنسے قوم سے خرابی ہے اس کی خرابی ہے اسکی دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ یعنی خوبی اسلام کی ہے مالا یعنی کا چھوڑنا گیارھویں کذب، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اس کے منہ کی بدبو سے ایک کوس بھاگتا ہے۔ بارھویں ذی وجہین ہونا آپ نے فرمایا اس کے لیے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ تیرھویں طعن وفحش وبدی کہ آپ نے فرمایا لیس المؤمن بالطعان ولا الفاحش ولا البذی۔ چودھویں کسی تائب کو اس کے منہ پر عار دلانا من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی جس نے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک اس میں گرفتار نہ ہو۔ پندرھویں شماتت یعنی خوشی ظاہر کرنا کسی بلا پر کہ حدیث میں آیا ہے لا تظھر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک یعنی شماتت ظاہر نہ کر اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے بلا میں گرفتار کرے گا معاذ اللہ من ذلک اور ان سب کی دوا ہے سکوت وخاموشی کہ اس کے فضائل بے شمار ہیں ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور آپ نے فرمایا اے ابوذر دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی میزان میں گراں ایک طول صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کو وصیت کی علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک یعنی لازم پکڑ تو طول صمت کہ اس میں بھاگنا ہے شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیرے دین پر اور فرمایا آپ نے من صمت نجا جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دو جہانی سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْحَسَدِ

باب حسد کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے۔ بھائی ایک دوسرے کے اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنے بھائی کی تین دن سے زائد۔

۱؎ منہ دیکھی بات کہنا ۱۲ ۲؎ فحش در کلام ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی بکر الصدیقؓ اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَ اٰنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَ اٰنَاءَ النَّهَارِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ نے اسکو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اسکے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

مترجم : ایک حسد ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جاوے یہ معیوب ہے۔ اور حدیث اول اسی سے نہی میں واقع ہوئی ہے اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس کا زوال نہ چاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اس پر قائم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ امور اخروی میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اس سے یہی مراد ہے اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہیں اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے۔ قولہٗ اور دیا اللہ نے اُسے قرآن یعنی علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قرات کھتی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور دن کو اس پر عمل کرے یا رات کو تفکر اور دن کو مجاہدہ یا رات کو اشتغال بخلوت اور دن کو قرات اور تبلیغ اس کی بجلوت۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

باب آپس میں بغض رکھنے کی بُرائی میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجیں اسے نمازی لوگ ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان میں۔

ف : اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، ابو سفیان کا نام حسن بن نافع ہے اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم یعنی مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجیں اسے جزیرہ عرب میں ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان کے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر خدا کی عبادت ہے اور اس روایت میں خاص کیا آپ نے جزیرہ عرب کو اس لیے کہ ایمان اس وقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال وقتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ۔

باب آپس میں صلح کے بیان میں

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا

روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو اور دوسرے جھوٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ۔

بولنا لڑائی میں اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ خبر دی ہم کو اس کی ابو کریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں ابو بکرؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَا خَيْرًا

روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرائے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑھایا خیر کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم نمی الحدیث عرب جب کہتا ہے کہ کوئی بات کرے اصلاح کے واسطے اور طلب خیر اور اگر میم کو تشدید دیں تو چغل خوری اس کے معنی ہوں گے اور بات کہنا واسطے فساد کے اس سے مراد ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ۔

باب خیانت اور دغا کے بیان میں

عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابی صرمہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضرر پہنچاوے کسی کو ضرر پہنچاوے اسے اللہ تعالیٰ اور جو تکلیف دے کسی کو تکلیف دیوے اسے اللہ تعالیٰ۔

ف: اور اس باب میں ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ

روایت ہے ابی بکر صدیق سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے جو ضرر پہنچا دے کسی مومن کو یا مکر کرے اس کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب حق ہمسایہ کے بیان میں

عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

روایت ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئے تو کہا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو کیا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہے جبرئیل مجھے وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث کر دیں گے اس کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہؓ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے جبرئیل اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر وصیت کرتے مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث ٹھہرا دیں گے اس کو۔[1]

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ساتھ والے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسایوں کے نزدیک اللہ کے بہتر ہیں اپنے ہمسایہ کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِحْسَانِ اِلَى الْخَادِمِ

باب خادم پر احسان کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی تمہارے ہیں کہ کر دیا ہے اللہ نے ان کو جوان تمہارے ہاتھوں کے نیچے پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلا دے اس کو اپنے کھانے میں سے اور پہنا دے اس کو اپنے پہناوے سے اور تکلیف نہ دے اس کو ایسے کام کی جو غالب آجاوے اس پر پھر اگر تکلیف دی اس کو ایسے کام کی جو غالب آوے اس پر تو مدد کرے اس کی یعنی آپ بھی ہاتھ لگا دے۔

ف: اس باب میں علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ۔

روایت ہے ابوبکر الصدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں بدخلق یعنی سابقین کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے ابوایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے فرقد سبخی میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ۔

باب خادموں کے مارنے اور برا کہنے کی نہی میں

[1] اگر فرضاً توریث آنحضرتؐ سے مراد رکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث اس کے قبل کی ہیں کہ آپ پر وحی ہوئی کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَهٗ بَرِیًّا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْحَدَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ کَمَا قَالَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی ہیں توبہ کے جس نے زنا کی تہمت لگائی اپنے لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اس نے کہی قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہے جیسا اس کے آقا نے کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت ان کی ابوالحکم ہے مترجم شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگاوے تو اس پر حد قذف نہیں بلکہ جو کہ عبد کو زنا کی تہمت لگاوے اس پر حد نہیں اس لیے کہ عبد اہل احصان سے نہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْکًا فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِّنْ خَلْفِیْ یَقُوْلُ اِعْلَمْ یَا اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ یَا اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْکًا لِّیْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا مارتا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والے کو میرے پیچھے سے کہتا تھا جان لے اے ابومسعود جان لے اے ابومسعود سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا آپ نے بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر ہے، کہا ابومسعود نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اس کے بعد۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَدَبِ الْخَادِمِ
باب خادم کے سکھانے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ خَادِمَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھالے یعنی پھر نہ مارے۔

ف: اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابو ہارون سے یہاں تک انتقال فرمایا انہوں نے مترجم لوگ اس وقت میں اپنے لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت ان کے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب وفات کے فرمایا الصلوٰۃ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خیال رکھو نماز کا اور جس کے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنے مال کو مستحقوں سے روکتا ہے ... علی الخصوص جو لونڈی غلام کہ مقید صوم و صلوٰۃ ہو اسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لیے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اس کو نماز پڑھتے اور غلاموں کے بیع میں ضرور ہے کہ ایک قریب کو دوسرے سے جدا کرکے نہ بیچے کہ ابوایوب سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کیا والدہ کو اس کے ولد سے جدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے سوچپ ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عرض کی اس نے یا رسول اللہ کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم کا کہا ہر دن میں ستر بار

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن وہب نے ابو ہانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی روایت کی ہم سے قتیبہ نے انھوں نے عبداللہ بن وہب سے انھوں نے ابو ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ

باب اولاد کے ادب دینے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں ان سے۔

عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِّنْ نُّحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔

روایت ہے ایوب بن موسیٰ سے انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے انھوں نے ایوب کے دادا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عامر بن ابی عامر خزاز کی روایت سے اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

باب ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلہ دیتے تھے اس کا۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ۔

باب محسن کے لوائے شکر کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَشْكُرُ النَّاسَ لَا یَشْكُرُ اللّٰهَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمیوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کرے گا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰهَ۔

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

باب امور احسان کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لیے صدقہ ہے اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کو اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لیے صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کے کہ جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لیے صدقہ ہے۔

مترجم: یعنی یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تصدیق رحمٰن پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جس کی آنکھ نہ ہو یعنی اس کی دست گیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے دوسری روایت میں اماطۃ الاذی عن الطریق کو شعبۂ ایمان فرمایا ہے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمِنْحَةِ

باب منیحہ کی فضیلت میں

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰی زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہتے تھے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس شخص نے دیا ایک منیحہ دودھ کا یا منیحہ چاندی کا یا بتائی کسی کو راہ ہوگا اس کو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے۔

مترجم: منیحہ دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسی کو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اس کے دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتا دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ روایت کی ہے اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے اور من منح منیحۃ ورق کا معنی قرض دینا دراہم کا اور ھدی زقاقا سے مراد ہے ہدایت طریق یعنی راستہ بتانا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

باب راہ سے تکلیف کی چیز دور کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں پائی اس نے ایک شاخ کانٹے دار سو اسے ہٹا دیا پس جزا دی اس کی اللہ تعالیٰ نے اور بخش دیا اس کو۔

ف: اس باب میں ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

باب اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بات کہے تجھ سے کوئی آدمی اور پھر اور طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّخَاءِ

باب سخاوت کی فضیلت میں

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِيْ قَالَ نَعَمْ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ۔

روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یارسول اللہ نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لاتے ہیں میرے پاس زبیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دوں میں اس میں سے یعنی صدقات و خیرات میں فرمایا آپ نے ہاں مت گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جاوے گی تجھ پر یعنی تو خلق کو نہ دے گی تو خدا تجھے نہ دے گا۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عباد بن عبداللہ بن الزبیر کا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیوں سے، بعید ہے دوزخ سے اور بخیل بعید ہے اللہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ۔

بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیوں سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہے اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحیٰی بن سعید کی روایت سے کہ وہ اعرج سے روایت کرتے ہیں، وہ ابی ہریرہؓ سے اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحیٰی بن سعید کی سند سے یہ تحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہؓ سے بواسطہ یحیٰی بن سعید کے کچھ چیز مرسلاً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ — باب بخل کی برائی میں

عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسرے بدخلقی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے۔

عَنْ عَنْ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔

روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داخل نہ ہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ[1] كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بھولا عزت والا ہے اور فاجر فریبی بخیل ہے۔

ف: نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ — باب نفقہ اہل کی فضیلت میں

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ۔

روایت ہے ابی مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ آدمی کا اپنے گھر والوں پر صدقہ ہے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ

روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے

---

[1] یعنی بسبب بھولے پن کے فریب میں آجاتا ہے اور بسبب کرم و حسن ظن کے ہے کہ لوگوں سے بدگمان نہیں ہے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ عَلٰی عِیَالِهٖ وَ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی دَآبَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِیَالِ ثُمَّ قَالَ وَاَیُّ الرَّجُلِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ یُّنْفِقُ عَلٰی عِیَالٍ لَّهٗ صِغَارٍ یُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَیُغْنِیْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ۔

لڑکے بالوں پر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اس کو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ ابو قلابہ نے کہا ذکر کیا ذکر لڑکے بالوں کا پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے چھوٹے لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے ان کو اللہ بسبب اس کے اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بسبب اس کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الضِّیَافَةِ

باب ضیافت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جَآئِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَآئِزَتُهٗ قَالَ یَوْمٌ وَّ لَیْلَةٌ قَالَ وَالضِّیَافَةُ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ وَّمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَسْکُتْ۔

روایت ہے شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپ نے یہ کلام فرمایا، فرمایا آپ نے جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور بتکلف بناوے جائزہ اس کا کہا صحابہ نے کیا ہے جائزہ کہا ایک دن اور ایک رات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہے یا چپ رہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم: قولہ بتکلف بناوے جائزہ اس کا یعنی ایک دن اور رات عمدہ مکلف کھانا اسے کھلاوے عادت سے کچھ بڑھکر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسے تکلیف دینا جائز نہیں۔ شاید یہ مثل یہیں سے ہو۔ ایک دن مہمان تین دن مہمان چوتھے دن کا وبال جان۔

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّیَافَةُ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ وَّجَآئِزَتُهٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَّمَا اُنْفِقَ عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ لَا یَثْوِیْ عِنْدَهٗ یَعْنِی الضَّیْفَ لَا یُقِیْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰی یَشْتَدَّ عَلٰی صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّیْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ یَقُوْلُ حَتّٰی یُضَیِّقَ عَلَیْهِ۔

روایت ہے ابو شریح کعبی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایک دن اور ایک رات اور جو اس کے بعد خرچ کرے صاحب خانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اس کے پاس یہاں تک کہ حرج میں ڈالدے اس کو اور معنی اس کے یہی ہیں کہ قیام نہ کرے میزبان کے نزدیک یہاں تک کہ شاق گزرے اس پر اور حرج میں نہ ڈالے یعنی تنگ نہ کرے اسکو اور یحرجہ کے معنی یہی ہیں کہ تنگی میں نہ ڈالے اس کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْاَرَامِلَةِ وَالْيَتِيْمِ

باب یتیموں اور رانڈوں کے حوائج میں سعی کرنے کے بیان میں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ۔

روایت ہے صفوان سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرتؐ تک کہ فرمایا آپ نے سعی کرنے والا رانڈوں اور مسکینوں کی حاجتوں میں مانند جہاد کرنے والے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اس کی کہ روزہ رکھے دن کو اور نماز پڑھے رات کو۔

ف : روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں اور ثور بن زید مدنی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ[1]

باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَآءِ اَخِيْكَ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

ف : اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ

باب صدق اور کذب کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اس لیے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈتا ہے سچ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جھوٹ سے اس لیے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ

[1] بشر بالکسر روئے مردم حسن البشر طلق الوجہ ۱۲ صراح ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔

ف: اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اس کے پاس سے آتی ہے۔

ف: کہا یحییٰ نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئے ہیں اس کی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ — باب بدگوئی کی برائی میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو اور نہ ہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں اور نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً بدگوئی کرنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ — باب لعنت کے بیان میں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھ پر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھ پر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جاوے

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ۔

روایت ہے عبداللہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپ نے مت لعنت کرو ہوا کو اسلیے کہ وہ تو فرمانبردار ہے اور بیشک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اس کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر بشر بن عمر نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيْمِ النَّسَبِ

باب تعلیم نسب کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم ناتوں سے اس قدر کہ حسن سلوک کرسکو تم اپنے ناتے داروں سے اسلیے کہ حسن سلوک کرنا ناتے داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ اَسْرَعُ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونے والی نہیں، جیسی دعا غائب کی غائب کے لیے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور افریقی جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں اور نام ان کا عبدالرحمن بن زیادہ بن انعم افریقی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ

باب سخت گوئی کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا وبال اس کا شروع کرنے والے پر ہے ان دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی بڑھ کر نہ بولے۔

ف: اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مردوں کو کہ ایذا دو گے تم بسبب اسکے زندوں کو۔

ے حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کی بعضوں نے حفری کی مانند اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمانوں کو فسق ہے اور قتل اس کا کفر ہے کہا زبید نے کہا میں نے ابی وائل سے تم نے سنا ہے عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ ہاں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

باب شیریں زبانی کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اس نے کہ کس کے لیے ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلاوے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ۔

باب مملوک نیک کی فضیلت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِي الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک ان میں سے کے لیے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا، مراد رکھتے تھے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے۔

ف : اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ کہ ادا کیا اس نے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور

لہ وصف الرجل بما فیہ ازدراء ونقص سیما فیما یتعلق بالنسب ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ۔

دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اس نے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی رات اور دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ — باب معاشرت مردم کے بیان میں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈر اللہ سے جہاں کہیں ہو تو اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اس کو اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوْءِ — باب بدگمانی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں، سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لاوے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ کچھ گناہ نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ — باب خوش طبعی کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے تھے میرے چھوٹے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے؟

مترجم: ابا عمیر براہ ظرافت آپ انس کے بھائی کو فرماتے تھے اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتے ہیں اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اس کا موجب قساوت قلب اور زوال ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی، پھر وہ مر گئی اور وہ رنجیدہ تھے حضرت نے اس طرح ان کا دل بہلایا اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لیے جائز ہوا جب کہ وہ ایذا نہ دیں اس کو اور استمالت صغیر کی اور دلجوئی اس کی مسنون ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس سے مانند اس کے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں فرمایا آپ نے میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مراد تداعبنا سے تمازحنا ہے یعنی مزاح کرتے ہیں آپ ہم سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِنَّمَا يَعْنِیْ بِهٖ اَنَّهٗ يُمَازِحُهٗ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے دو کان والے کہا محمود نے کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔

روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے میں تجھے سوار کروں گا اونٹنی کے بچہ پر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا اونٹوں کو کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے یعنی جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی بچہ ہیں

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِرَاءِ

باب تکرار کرنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَهٗ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک مکان کنارہ جنت میں اور جس نے چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر جنت کے بیچ میں اور جس نے اپنے خلق اچھے کیے بنایا جاویگا اس کیلئے ایک گھر اعلیٰ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مثل اس کی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور نہ وعدہ کر تو اس کے ساتھ ایسا کہ خلاف کرے تو اس کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

باب مدارات احباب کے بیان میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اور میں آپ کے پاس تھی سو فرمایا آپ نے بُرا ہے بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا پھر اجازت دی اسے اور نرم کیں اس سے باتیں پھر جب کہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول پہلے تو آپ نے فرمایا اس کو جو کچھ فرمایا یعنی بُرا کہا اسے پھر نرم کی اس سے بات، فرمایا آپ نے اے عائشہ رض بدترین آدمیوں کا وہ ہے جس کو چھوڑ دیا ہو لوگوں نے یا فرمایا جس کو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اس کے بک بک کے خوف سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا

محبت اور بغض میں میانہ روی کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے دوست رکھو اپنے دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کر دشمن سے آسانی توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جاوے تیرا دوست کسی دن یعنی دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی پر اعتماد کلی نہ کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کی گئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اس کو حسن بن ابی جعفر نے اور وہ بھی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کی اپنے اسناد سے جو پہنچتی ہے علی تک انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علی رض سے موقوفاً

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ۔

باب تکبّر کی مذمّت میں

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي حَسَنًا وَنَعْلِي حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے کبر سے اور داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے ایمان سے کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہے مجھے کہ ہووے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا فرمایا آپ نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جمال کو ولیکن کبر اس میں ہے جس نے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** یعنی حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے نیا خوبصورت جوتا پہننا یہ تکبر نہیں تکبر یہی ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی طرح قبول نہ کرے بلکہ قبول کرنے والوں پر اُلٹا نظر حقارت سے دیکھے البتہ ایسا شخص جب تک اس حال پر ہے لائق جنت نہیں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ۔

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پھر پہنچتا ہے اس کو وہ عذاب جو انہیں پہنچا تھا۔

مترجم: ہمیشہ لیے جاتا ہے اپنے نفس کو یعنی اپنے درجے سے بلندی ڈھونڈتا ہے اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کی راہ سے لکھا جاتا ہے جبارین میں شاید جبارین سے مراد وہ قوم کفار ہیں جو ملک شام پر مسلط تھے قوم عمالقہ سے جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے ان پر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی میں اور یہ عذاب ان کو دنیا میں پہنچتا ہے یا آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ يَقُولُونَ فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ۔

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا انہوں نے لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑھتا ہوں گدھے پر اور پہنتا ہوں چادر موٹی اور دوہتا ہوں دودھ بکری کا اور فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے یہ کام کیے اس میں تکبر کچھ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم**: کچھ عوام نے ان پر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اس پر انہوں نے یہ جواب دیا غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بدرجہا دور ہے تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی کو اور اس کے عاملوں کو بنظر حقارت دیکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ — باب حسن خلق کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَیْئٌ اَثْقَلَ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز بھاری نہیں مومن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اس لیے کہ اللہ تعالےٰ دشمن رکھتا ہے بے حیا بدگو کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہؓ اور انس اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْئٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِہٖ دَرَجَۃَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ کوئی شے نہیں کہ جو رکھی جاوے میزان میں بھاری زیادہ حسن خلق سے اور تحقیق صاحب خلق پہنچتا ہے صاحب صوم و صلوٰۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ قَالَ تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں فرمایا اللہ سے ڈرنا اور حسن خلق اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا منہ اور فرج۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور عبداللہ بن ادریس پوتے ہیں یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے **مترجم** یعنی منہ سے کلمات کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سب وشتم اور کذب و افتراء اور حرام خوری، حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانے کا سبب ہے اور اس کا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضا کے مشکل ہوتا ہے جب زبان پر چسکا حرام کا لگ جاتا ہے چھوڑنا اس کا دشوار ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس فرج میں، معاذ اللہ من ذٰلک کلّہا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی

روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سے ملنا لوگوں سے خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دیوے مال سے یا اور چیز سے اور دور کرنا تکلیف آدمیوں کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

باب احسان اور عفو کے بیان میں

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلرَّجُلُ اَمُرُّ بِہٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضَیِّفُنِیْ فَیَمُرُّ بِیْ اَفَاَجْزِیْہِ قَالَ لَا اَقْرِہٖ قَالَ وَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ هَلْ لَکَ مِنْ مَالٍ قَالَ

روایت ہے ابو الاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا: ان کے باپ نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ بعض شخص ایسا ہے کہ میں گزرتا ہوں اس پر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور میزبانی پھر کبھی وہ گزرتا ہے مجھ پر کیا میں بدلہ لوں اس سے یعنی میں بھی اسکی میزبانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

نہ کروں فرمایا آپ نے نہیں مہمانی کرتا اسکی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت ﷺ نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے عرض کی میں نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اونٹ بکریاں فرمایا آپ نے پھر چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھ پر یعنی اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور جابر اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد اقرہ سے اضیفہ ہے۔ کیا ضیافت کروں میں اس کی اور قری بمعنی ضیافت ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ہو تم اِمَّعہ یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے لوگ احسان کریں گے ہم بھی اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم بھی ولیکن خوگر کرو اپنے نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر بُرائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نہ کرو تم۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مترجم اِمَّعَۃٌ بکسر ہمزہ و تشدید و فتحہ عین مہملہ و آخرہ ہاء وہ شخص ہے کہ ہر پکارنے والے کے پیچھے دوڑے اور بُرا بھلا نہ سمجھے گو یا ہر پکارنے والے سے وہ کہتا ہے اَنَا مَعَكَ یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اور یہ لفظ عورتوں کے لیے مستعمل نہیں ہوتا انہیں کہتے ہیں اِمْرَأَۃٌ اِمَّعَۃٌ اور ترجمہ میں "یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے" الخ اس کی تفسیر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

باب بھائیوں کی ملاقات میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیے پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا یعنی فرشتوں میں سے کہ مبارکبادی ہو تجھے اور مبارک ہو تیرا چلنا اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ تھوڑا سا مضمون۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

باب حیاء کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا ایک ٹکڑا ہے ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابوامامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ

باب تامل اور جلدی کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چوبیس ٹکڑوں میں کا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابوعمار اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے یعنی جس کا متن اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ ایک بردباری اور دوسرے تامل۔

ف: اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔ مترجم اشج عبدالقیس باضافت مروی ہے اور بعضے نسخوں میں بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونے کے سبب سے سو لفظ عبدالقیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنی وافد عبدالقیس کے اسے قاصد اس کے اور نام ان کا منذر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدوں کے۔ مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سواریوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہارِ شوق دوڑ دوڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی (لمعات) مروی ہے کہ جب حضرت نے ان دو صفتوں کی ان کو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ صفتیں دونوں میری کسب و محنت سے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خلق سے اور میری جبلت سے فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ میں وہ صفتیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کی طرف سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس سے اور ضعیف کہا ان کو بسبب قلتِ حافظہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

باب نرم دلی کے بیان میں

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ملا حصہ اس کا نرمی سے بیشک ملا اس کو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصے سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں عائشہؓ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

باب مظلوم کی دعا کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا ڈرتو اور بچ بد دعا سے مظلوم کے اس لیے کہ نہیں ہے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اس باب میں انس اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے انس سے کہا انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس سو کبھی نہ کہا مجھے اُف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑا تو نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب آدمیوں سے بہتر خلق میں اور نہ چھوا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ کوئی چیز کہ نرم ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر جس کی خوشبو زیادہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے

ف: اس باب میں عائشہؓ اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ۔

روایت ہے ابی عبداللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والے اور نہ اتفاقاً فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے اور بدلہ نہ دیتے تھے برائی برائی سے ولیکن عفو کرتے و درگزر فرماتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور ان کو عبدالرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُسْنِ الْعَھْدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا بِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُھَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِکَثْرَةِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَھَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ فَیَتَتَبَّعُ بِھَا صَدَائِقَ خَدِیْجَةَ فَیُھْدِیْھَا لَھُنَّ۔

باب خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کے زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو اور بیشک تھے آنحضرت ؐ کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے خدیجہ کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے ان کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَعَالِی الْاَخْلَاقِ

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِّنِّیْ مَجْلِسًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ مِّنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ[1] وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِیْنَ[2] وَالْمُتَشَدِّقِیْنَ فَمَا الْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ۔

باب عمدہ اخلاق کے بیان میں

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہ تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑ مارنے والے دہن دراز ہیں، عرض کی لوگوں نے کہ یا رسول اللہ معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور متشدقین کیا ہیں متفیہقون؟ آپ نے فرمایا تکبر سے باتیں کرنے والے۔

ف اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنی کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں میں بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبدربہ کا جو بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح تر ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا۔

باب لعن اور طعن کے بیان میں

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن نہیں ہوتا لعنت کرنے والا۔

---

[1] المتوسعون فی الکلام بلا احتیاط ۱۲ مجمع [2] ہم الذین یکثرون الکلام تکلفا وخروجا عن الحق والثرثرة کثرة الکلام وتردیده [3] ہم الذین یتوسعون فی الکلام ویفتحون بافواہہم من الفہق وہو الامتلاء والاتساع من افہقت الاناء ففہق ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا یعنی لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنے والا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ
باب کثرت غضب کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيهِ فَقَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا تَغْضَبْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھایئے مجھ کو اور بہت نہ فرمایئے شاید کہ میں یاد کرلوں فرمایا آپ نے غصہ مت کر وہ کئی بار یہی پوچھتا تھا آپ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر۔

ف اس باب میں ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ

روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو منبط کرجاوے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے جاری کرنے کی بلاوے گا اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کرلیوے وہ جس حور کو چاہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ
باب بڑوں کی تعظیم میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ۔

روایت ہے مالک بن انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن و سال اس کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا اس کے لیے ایسا شخص کہ تعظیم کرے اس کی وقت بڑھاپے کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یزید بن بیان اور ابوالرجال انصاری کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِينَ۔
باب تارکان ملاقات کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ إِلَّا الْمُتَهَاجِرِينَ يَقُولُ رُدُّوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخش دیئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ شرک نہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر وہ دونوں شخص جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہے اللہ پھیر دو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بعضے روایتوں میں لفظ ذروا کا بجائے ردوا کے اور مراد متہاجرین سے متصارمین ہیں۔ اور یہ روایت مثل اس روایت کے ہے کہ مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلثۃ یعنی حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع محبت کرے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ۔

مترجم متصارمین صرم سے ہے بمعنی قطع کے یعنی متہاجرین سے وہ دو شخص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضروریات کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہ ہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو یعنی بغیر اس کے کہ اپنے بھائی سے کوئی امر خلاف شرع فسق و فجور و بدعت ظہور میں آوے ترک ملاقات کی ہو اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جائز ہے قابل ملامت نہیں اور سلف سے ثابت ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین شخصوں سے جنہوں نے غزوہ تبوک میں تخلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ تک کامل ترکِ ملاقات کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک مدت تک بات نہ کی، اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کی بسبب اس کے کہ اس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیئے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح المشکوٰۃ)

بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّبْرِ — باب صبر کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ سَاَلُوْا فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ قَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَعِفَّ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ شَیْئًا ھُوَ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ چند لوگوں نے انصار سے کچھ مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپ نے ان کو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو جمع نہیں رکھتا میں اس کو تم سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کرے غنی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور جو ترک سوال کرے لوگوں سے اس کو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اور جو صبر کی عادت ڈالے اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ اور کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث مالکؒ سے اور دونوں لفظ مروی ہیں فلن ادخرہ اور فلما ادخرہ معنی دونوں کے ایک ہیں غرض یہی ہے کہ تم سے روکتا نہیں مال کو جو آتا ہے تمہیں کو دیتا ہوں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِی الْوَجْھَیْنِ — باب منہ دیکھے بات کہنے والے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین آدمیوں کا قیامت کے دن ذا الوجہین ہے۔

لہ ذی الوجہین وہ ہے کہ دو دشمنوں میں ہر ایک سے ظاہر کرے کہ میں تیرا دوست ہوں اور معاون ہوں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں عمار اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح۔ www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا يُبَلِّغُ الْأُمَرَاءَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ۔

باب چغلخور کے بیان میں

روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گزرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کے پاس سے سو کہا ان سے کسی نے یہ لوگوں کی باتیں لگاتا ہے امیروں کے پاس سو کہا حذیفہ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے داخل نہ ہوگا جنت میں قتات، کہا سفیان نے قتات چغلخور ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ[1]

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔

باب تامل سے کلام کرنے کے بیان میں

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بے ہودہ گوئی اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے، کہا ابو عیسٰی نے اور عِی کے معنی قلت کلام کے ہیں اور بذاء فحش گوئی اور بیان کثرت کلام جیسے کہ خطباء خطبہ پڑھتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں یعنی فساق کی مدح و ثنا کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرًا

باب اس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے

روایت ہے ابن عمر سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خطبہ پڑھا ان دونوں نے سو تعجب کیا لوگوں نے ان کے کلام پر سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعض بیان جادو ہے یعنی موثر ہے مثل جادو کے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان۔

ف: اس باب میں عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ

باب تواضع کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ گھٹایا صدقہ نے کسی مال کو اور نہ بڑھی معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت

[1] بکسر العین المہملہ وتشدید التحتیۃ ۱۲ لمعات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ۔

اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مگر بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابوکبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

باب ظلم کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ رض اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَیْبِ

باب نعمت کے عیب نہ کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ عیب نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم اشجعی کا نام سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزۃ اشجعیہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِیْمِ الْمُؤْمِنِ

باب تعظیم مومن کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَافِعٍ قَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰہُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰہُ عَوْرَتَهٗ یَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ یَوْمًا اِلَى الْبَیْتِ اَوْ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰہِ مِنْكِ

روایت ہے ابن عمر سے کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکارا آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہنچا ایمان ان کے دل تک مت ایذا دو مسلمانوں کو اور مت عار دلاؤ ان کو اور مت ڈھونڈو عیب ان کے اسلیے کہ جو ڈھونڈے اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے اور جس کے عیب اللہ ڈھونڈے گا ذلیل کر دے گا اس کو اگرچہ وہ اپنے مکان میں ہو کجاوے کے اور نظر کی ابن عمر نے ایک دن طرف بیت اللہ کے یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑھ کر ہے بزرگی میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اس کے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّجَارِبِ

باب تجربہ کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَۃٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہیں مگر صاحب زلت اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم حلیم نہیں مگر صاحب زلت یعنی حلیم کامل نہیں ہوتا جب تک خطا و خلل اس سے واقع نہ ہو اور وہ خجالت کھینچ کر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو پھر جب وہ محجل ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ لوگ اس کی خطا بخشیں تب وہ اوروں کی خطا بھی بخشتا ہے اور حکیم کامل نہیں ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنی محکم کرنا کسی چیز کا اور اصلاح کرنا اس کا خلل سے اور اور یہ حاصل نہیں ہوتا کسی کو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اس کا اور مصالح و مفاسد کاموں کے بخوبی نہ جانے اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے پس حکیم وہی ہے کہ جس کو ان امور کا تجربہ کامل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ یُعْطَہٗ

باب اپنے پاس جو چیز نہ ہو اس پر اترانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِبِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَکَرَ وَمَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ یُعْطَہٗ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اس نے قدرت تو چاہیے اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلے کی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی دینے والے کی اسلیے کہ جس نے تعریف کی وہ شکر بجا لایا اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا اور جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ جو اسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول من کتم فقد کفر کی یہ ہے کہ ناشکری کی اس نے اس نعمت کی مترجم قولہ پائی اس نے قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے کی قولہ جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ الخ یعنی مثلاً علم و فضل و تفقہ اس کو نہ تھا اور علماء کے کپڑے پہن کر قصد کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم و توقیر مثل علماء کے کریں اور بسبب ظاہرداری کے زمرۂ علماء میں معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو اور لوگوں میں اس کا ہونا ظاہر کرے اس کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب احسان کے عوض میں ثنا کرنے کا بیان

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے محسن سے کہا جزاک اللہ خیرا یعنی بدلہ دے اللہ تعالیٰ تجھ کو نیک تو اس نے پوری پوری کر دی تعریف اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بروایت اسامہ بن زید کے مگر اسی سند سے مروی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔

مترجم بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال وجواب تحریر ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو۔

سوال: ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلہ رحم ان سے کرے یا نہیں؟ جواب صلہ رحم کرے اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور بر کی طرف راغبہ ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے کیا میں احسان کروں اس کے ساتھ آپ نے فرمایا احسان کر (رواہ البخاری)

سوال برادر مشرک کے صلہ کا کیا حکم ہے؟ جواب اس سے بھی صلہ رحم جائز ہے حضرت عمرؓ نے ایک حلہ سیرا خریدا اور اسے ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیج دیا کہ جو مکے میں تھا۔ (رواہ البخاری)

سوال: غیبت اہل فساد کا کیا حکم ہے؟ جواب: غیبت اہل فساد کی اور فاسق معلن کی جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے آنے کی اجازت مانگی آپ نے اسے فرمایا بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ اَوِ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ الحدیث (بخاری)

سوال غصہ میں کونسے الفاظ حضرتؐ سے مروی ہیں کہ ان کا بولنا سنت ہے۔ جواب کئی لفظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں انہیں استعمال فرماتے تھے اور متبع سنت کو ضرور ہے کہ اپنے تئیں اور فحش باتوں سے بہت بچاوے اور ان کا خوگر بناوے کہ سنت نبوی اس وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ پاوے چنانچہ وہ لفظ یہ ہیں تربت یمینك و تربت یداك یعنی تیرے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں۔ عورتوں کو فرماتے عقرای حلقی یعنی بنجوٹی مرنڈی ویلك خرابی ہے تیری ویحك ابن صائد سے آپ نے فرمایا اخسأ یعنی پھٹکار ہے تجھ پر۔ رغم انفك یعنی تیری ناک میں خاک بھرے۔

سوال: حق ہمسایہ جو قرآن وحدیث میں مذکور ہے اس کی حد کہاں تک ہے؟ جواب: حد جوار میں کئی قول ہیں علماء کے حضرت علیؓ سے مروی ہے من سمع النداء فھو جار یعنی جہاں تک آواز جاوے وہاں تک ہمسایہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے من صلی معك صلوٰۃ الصُّبْحِ فِی المسجد فھو جار یعنی جس نے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑھی مسجد میں وہ تیرا جار ہے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے ایسا ہی مروی ہے اور بخاری نے ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا الا ان اربعین دارًا جار یعنی چالیس گھر تک حق جوار ہے اور روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے حق جوار ہے اور اس میں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حق جوار ہے یا توزیع وتقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہے کہ مجموعہ ان کا چالیس گھر ہوئے (فتح الباری)

سوال: جواز غیبت کے اسباب کون کون ہیں؟ جواب: چھ سبب ہیں اول تظلم یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہے کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہے کہ فلانے شخص نے مجھ پر یہ ظلم کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ الآیۃ دوم استعانۃ یعنی تشہیر منکر کے لیے اس کے پاس کہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ یہ کہنا اس سے کہ فلاں شخص فلانی معصیت کرتا ہے اسے منع کردو سوم استفتاء یعنی فتویٰ طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے یا بھائی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر یہ ظلم کیا ہے اس پر کیا فتویٰ ہے اور اگر تعیین نہ کرے اور یوں پوچھے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو کیا حکم ہے تو یہ اولیٰ اور احسن ہے مگر تعیین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہیں، الحدیث۔ چہارم تحذیر مسلمین عن الشر یعنی بچانا مسلمانوں کا شر و فساد سے اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اول یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماع مسلمین جائز ہے کہ واجب ہے صونا للشریعۃ۔ دوسرے یہ کہ خبر کر دینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لے اس سے نکاح کرنے کا۔ تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے کو خریدتا ہو اور اس کے عیب سے آگاہ نہ ہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضرور ہے۔ مثلاً کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شرابخوری کی یا زنا کی تو اس کے خریدار کو آگاہ کر دے بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد۔ چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم و فقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کے پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اس کے عقاید باطلہ اس میں اثر کریں تو ضرور ہے کہ اسے اطلاع کر دے۔ بنظر خیر خواہی پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اس کے عیب پر آگاہی نہیں رکھتا اور خوف ہے کہ اس سے ضرر پاوے تو اسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہے۔ پنجم مجاہرت فسق و بدعت یعنی ظاہر کرنا اپنے فسق و بدعت کا اور فخر کرنا شراب خوری اور زناکاری پر۔ پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اس میں غیبت اس کی درست ہے۔ ششم تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمیٰ یا اقطع وغیر ذالک مگر اس کا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برا نہ مانے اور جب برا جانے اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ الاٰیۃ (النووی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ　　یہ باب ہیں طب کے جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: طب بحرکات ثلثہ علاج کرنا اور فارسی میں پچشکی اور طبیب کو فارسی میں پچشک کہتے ہیں اور طب بفتح طاء طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں اور متطبب علم طب خوانندہ کہ ابھی حاذق نہ ہوا ہو۔ اور طِب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنی مسحور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق ردیہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ بھی دو قسم ہیں حسیہ طبعیہ، مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید و تمجید وغیرہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاج کرتے تھے اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی کے علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتے تھے اس کے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتے تھے ستہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے۔

بَابٌ فِی الْحِمْیَۃِ[1]　　باب پرہیز کے بیان میں

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی　　روایت ہے ام منذر سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت

[1] الحمیۃ والحموۃ بالکسر پرہیز کردن یقال حمیت المریض الطعام یعنی باز داشتم مریض را از طعام ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ[۱] مُعَلَّقَۃٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ مَہْ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ نَاقِہٌ[۲] قَالَ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَہُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ حضرت علی بھی تھے اور ہماری ایک شاخ کھجور ٹنگی ہوئی تھی کہا ام منذر نے پھر کھانے لگے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ ان کے حضرت علی بھی کھانے لگے سو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض سے ٹھہر جا ٹھہر جا اے علی! اس لیے کہ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو اور ضعیف ہو رہے ہو کہا اُم منذر نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی اور کھانے لگے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا راویہ نے پھر طیار کیا ہم نے ان کے واسطے چقندر اور جو، سو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی اس میں سے لو کہ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمن سے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چندروز رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا مزاج کا ضرور ہے کہ پھر بیماری عود نہ کرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کے تھی کہ کھجور کا مزاج گرم ہے وہ ان کو نقصان کرتی اور چقندر اور جو ان کو مفید تھے۔ اور مہمان بغیر اجازت کے بھی اگر کھانے لگے جو چیز کہ کھانے کے لیے تیار ہے اس صورت میں کہ کسی کا انتظار نہ ہو اور قرینہ سے رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے آپ شاخ سے کھجور کھانے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت کھڑے کھڑے کھا رہے تھے چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی رض کا بیٹھ جانا منع کے بعد اس پر دلالت واضح رکھتا ہے۔ اور سلق وشعیر دونوں ملا کر پکاتے ہوں گے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن اور ابوداؤد کی روایت میں اوفق لک کی جگہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمٰی ہے، انتہی قول مترجم۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعامر سے اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کی فلیح سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام المنذر سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مروی ہے فلیح سے مگر اس میں یہ کہا انفع لک اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھ سے ایوب بن عبدالرحمن نے، یہ حدیث جید ہے غریب ہے۔

عَنْ قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَآءَ۔

روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اس کو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنے بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

[۱] جمع دالیۃ وہی العذق من البسر یعلق فاذا ارطب اکل ۱۲

[۲] ناقہ بکسر قاف مریضے کہ قریب العہد از مرض بود و بکمال قوت وطاقت خود خود نہ کردہ باشد یقال نقہ المریض ینقہ فھو ناقہ ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں صہیب سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے مانند اس کی اور ذکر نہ کیا اس میں قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بھائی ابی سعید خدری کے ہیں اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے ان کو۔

مترجم: حضرت علی رضہ کو آپ نے سلق وشعیر کھانے کا حکم فرمایا، سلق کا مزاج حار ہے یابس ہے اوّل درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے رطب ہے اوّل درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل ومفتح ہے اور اسود اس کا قابض ہے اور نفع دیتا ہے داء الثعلب کو اور کلف اور خوار اور ثالیل کو جب طلا کیا جاوے اور اس کا پانی قتل کرتا ہے قمل کو اور کھولتا ہے سدہ کبد کا اور طحال کا اور سیاہ قسم اس کی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کے ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذاء ردی الکیموس ہے اور محرّق دم ہے اور مصلح اس کا سرکہ اور رائی اور اکثار اس کا مولد قبض ونفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدت فضول مدر بول جلا کرنے والا معدہ کا، قاطع عطش ملطف حرارت اور اس میں ایک قوت ہے کہ تلطیف وتحلیل کرتا ہے اور تلبینہ یعنی آش جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اس کا آیا ہے اس طرح بناتے ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جوکوب ایک حصہ اور پانی شیریں پانچ حصہ ڈال کر آتش نرم میں پکا دیں جب دو خمس باقی رہ جاوے اتاریں اور صاف کر کے بقدر حاجت استعمال کریں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّوَآءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب دوا کرنے اور اس کی فضیلت میں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ۔

روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا ہاں اے بندو اللہ کے دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض، عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا مرض ہے۔ فرمایا آپ نے بڑھاپا۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی خزاعہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند شاعر اکبر آبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے اور احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے سے پناہ مانگی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

باب طعام مریض کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو تپ حکم کرتے اس کے لیے ہریرہ کا سو بنایا جاتا اس کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا۔

پھر ایک چلو لیتے اس میں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہے غمگین کے دل کو اور زائل کر دیتا ہے اسکے دل سے الم بیماری کا جیسے دور کرتی ہے ایک تم میں سے میل اپنے منہ پر سے ساتھ پانی کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اس میں سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے انہوں نے ابو اسحاق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس حدیث کے روایت کیا ہم سے یہ ابو اسحاق نے

مترجم حساء بالفتح والمد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گھی سے بناتے ہیں اور کبھی اس کو میٹھا بھی کر دیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ[1] بھی اسے کہتے ہیں اور ابن ماجہ میں حدیث حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اس کی دیگ حضرتؐ کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ مر جاوے یا اچھا ہو جاوے اور سیدنا ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ وہ آش جو ہے چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ حسار شعیر سے ہے اور تاثیر اس کی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب مریض پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ **مترجم**: یعنی جیسے بعضے نادان کہتے ہیں آدمی اناج کا کیڑا ہے اور یہ سمجھ کر بیماروں کو زبردستی کچھ کھلاتے ہیں اور منت و سماجت کر کے ان کو دق کرتے ہیں حضرتؐ نے ان کے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جس نے کھانے اور پینے سے قوت عنایت کی ہے وہ بے کھائے پیئے بھی قوت دے سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب کلونجی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالے دانہ یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفا ہے ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم** حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں، ہندی میں کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے اور ہروی سے منقول ہے کہ وہ حبہ خضراء ہے مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہے اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا شفاء من

---

[1] تلبینہ ہے لبن سے چونکہ وہ سفیدی میں مشابہ لبن کے ہوتا ہے اس لیے اسے تلبینہ کہتے ہیں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل داء ہو یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا ۔ کہ مراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابل تدمیر تھیں اور نافع ہے جمیع امراض باردہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یابسہ کے نسخوں میں پس پہنچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتوں کو طرف اعضاء کی بسرعت تنفیذ اپنے کے جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور میں اس لیے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضاء میں پہنچا دے اور نظائر اس کے بہت ہیں کہ اطباء حذاق اسے خوب جانتے ہیں اور منفعت اس کی امراض حارہ میں محل تعجب نہیں اس لیے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ انزروت اور مرکب ہوتی ہیں اس کے ساتھ ادویہ رمد سے مثل سکر وغیرہ کے مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہے باتفاق اطباء اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک کھجلی میں، اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ میں اور وہ دافع نفخ ہے کدو دانہ کو پیٹ سے نکال دیتی ہے نافع برص ہے اور چوتھاری بخار اور بلغمی بخاروں کو نفع بخشتی ہے اور سُدّوں کو کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹ کر شہد میں گوندھ کر گرم پانی ملا کر پیویں تو ان کنکریوں کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدر بول وحیض ہے اور مکثر لبن اگر چند روز اس پر التزام کریں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر نیم گرم پیٹ پر طلا کریں کدو دانہ کی قاتل ہے پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں تر کریں تو عمل اس کا اخراج کدو دانہ اور کرم البطن میں قوی ہو جاتا ہے اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ لیں بہر اور ضیق النفس کو نافع ہے اور ضماد اس کا پیشانی پر نافع صداع بارد ہے۔ اور اگر سات دانہ اس کے عورت کے دودھ میں بھگو کر پیس کر ناس لیں تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ میں پکا کر نیم گرم سے کلی کریں درد دندان کو مفید ہے اور اگر پیس کر ناس لیویں تو اس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھ میں ابتداءً اترا ہو اور اگر پیس کر سرکہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کریں تو اسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور اورام مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور اورام صلبہ کو نرم کر دے اور اس کا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹیں اور حبۃ الخضراء کے تیل میں سحق کر کے تین چار قطرے کان میں ٹپکاویں تو سردی کے درد کو اور ریح اور سدہ کو دور کرے اور اگر کوٹ کر روغن زیت میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکا دیں تو اس زکام میں نفع دے کہ جس میں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں اور اگر جلا کر موم کو گلا کر دہن سوس یا دہن حنا میں ملا کر مرہم بنا دیں اور ان پھوڑوں میں لگا دیں جو رانوں میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے مگر پہلے ان پھوڑوں کو سرکہ سے دھو لیں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسیں اور دو درہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اس شخص کو پھکا دیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اس کے تیل کی ناس لیں تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور ان کا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اس کی دھونی دی جاوے تو ہوام بھاگ جاویں اور اگر انزروت کو نیم گرم کر کے اوپر اس کے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو نہایت نافع ہے اور منافع اس کے اس سے دو نے چوگنے ہیں ہم نے کچھ تھوڑا سا بیان کیا اور شربت اس کا دو درہم سے اور زیادہ کا استعمال بعضوں نے کہا قاتل ہے (زاد المعاد)

بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

باب اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے حضرت انس سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہے ایک قبیلہ کا مدینہ میں پھر پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں میں زکوٰۃ کے اور فرمایا پیو ان کے دودھ اور پیشاب

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب میں گزری

بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ أَوْ غَيْرِهِ

باب زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آوے گا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اس کے ہاتھ میں ہوگی بھونکتا رہے گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اسکے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ ...... يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ بھونک رہا ہوگا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اس کے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے اور ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے

۱؎ فتح الباری میں ہے کہ وہ سب آٹھ آدمی تھے چار قبیلہ عکل سے تین عرینہ سے ایک ان کے اتباع میں پس سب کو عرنیین رکھنا باعتبار بعض افراد کے ہے ۱۲

۲؎ عرینہ بضم عین وفتح رائے مہملہ وسکون یائے تحتانیہ و آخرہا ہاء ایک قبیلہ ہے معروف ۱۲ ۳؎ فاجتووہا بجیم خستناۃ فوقانیہ یعنی استوخموا مراد یہ ہے کہ موافق نہیں ہوئی آب وہوا مدینہ کی اور مکروہ معلوم ہوا ان کو رہنا وہاں کا اور وہ مشتق ہے جوی سے اور وہ ایک مرض ہے جوف انسان میں ۱۲

۴؎ یعنی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے اپنے اونٹوں میں ان کو بھیج دیا اور تطبیق اس طرح ہے کہ اس میں حضرتؐ کے بھی اونٹ تھے اور زکوٰۃ کے بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے، اسی طرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جاوے گا وہ نار جہنم میں اور اس میں خالداً مخلداً فیہا ابداً مذکور نہیں اور اسی طرح روایت کی یہ ابو الزناد نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جس میں خلود کا ذکر نہیں اس لیے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہوں گے دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں، فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدت مدیدہ مراد ہے اور عرصہ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہ ہو، یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو قتل کو حلال جان کر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار۔ انتہی قول المترجم۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السَّمَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دواء خبیث سے یعنی جس میں سمیت ہو۔

مترجم: دواء خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ

باب نشہ کی چیز سے دوا کرنے کے بیان میں

عَنْ وَائِلٍ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّا نَتَدَاوٰی بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّهَا دَاءٌ۔

روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپ نے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپ نے وہ دوا نہیں ہے بلکہ داء ہے یعنی مرض ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود نے انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّعُوْطِ

باب سعوط کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِیُّ فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهٗ اَصْحَابُهٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا کُلُّهُمْ غَیْرُ الْعَبَّاسِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں ڈالی آپ کے دو اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے فرمایا آنحضرت ﷺ نے دوا ڈالو ان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: سعوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک میں ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض ایک جانب سے منہ کے پلائی جاوے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے اور مسہلہ مراد ہیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپ نے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوئے آپ نے حکم فرمایا کہ ہم نے منع کیا تھا اب تم نے جو دوا ڈالی اس کے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جاوے اور چونکہ حضرت عباس اس وقت حاضر نہ تھے وہ بچ گئے اور یہ حکم آپ کا کمال شفقت کی راہ سے تھا آپ کو منظور نہ ہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مؤاخذہ رہے (مجمع البحار)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُودُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دوا تمہاری دواؤں کی لدود ہے اور سعوط ہے اور حجامت اور مشی اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گزری اور بہتر جس کا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہے اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہے پلکوں کو کہا راوی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتے تھے آپ ہر روز اس سے سوتے وقت تین سلائیاں ہر آنکھ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے **مترجم:** اثمد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتے ہیں اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتے ہیں اور عمدہ تر اس میں وہ ہے کہ جلدی ٹوٹے اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو اور مزاج اس کا بارد یابس ہے نافع ہے آنکھ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھ میں متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے اور مجلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتھ عسل رقیق کے آنکھ میں کھینچے اور اگر باریک پیس کر چربی میں ملا کر بدن پر لگا دیں بہت نافع ہے اور بوڑھوں اور ضعیف البصر لوگوں کو عادت اس سے اکتحال کی بہت مفید ہے اس میں کچھ مسک بھی ملا دیں۔ (زاد المعاد)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ
باب داغ دینے کی کراہت میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینے سے کہا راوی نے پھر گرفتار ہوئے ہم یعنی مرض میں پھر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہم نے اور نہ مراد کو پہنچے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم داغ دینے سے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ — باب داغ دینے کی رخصت میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے یعنی داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایات اس میں بہت ہیں چنانچہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اس نے ایک رگ کاٹی اور اسے داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ اکحل میں داغ دیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیئے آپ نے اور کہا ابوطیبہ نے ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اس نے داغ کا تو فرمایا آپ نے داغ دو اور گرم پتھروں سے سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کی اکحل میں اور صحیح بخاری میں انس سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الجنب میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے اور احادیث نہی کی بھی کئی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہوں گے آپ کی امت سے جنت میں بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں گے اور داغ نہ دیتے ہوں گے اور بدفال نہ لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جمیع روایات اس باب میں چار طرح پر ہیں اوّل میں فعل اس کا، دوسری میں عدم محبت اس کی۔ تیسری میں ثنا اس کی تارک پر، چوتھے میں نہی اس سے اور کچھ تعارض نہیں ان سب روایتوں میں بحمداللہ والمنہ اس لیے کہ فعل اس کا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اس کی منع پر دال نہیں اور ثنا اس کی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اس کا اولیٰ اور افضل ہے اور نہی اس سے علیٰ سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آوے (زاد المعاد) اور نہ پاوے گا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ — باب حجامت کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے اخدعین میں اور کاہل میں اور پچھنے لگاتے تھے سترھویں، انیسویں، اکیسویں کو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اخدعین تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دونوں رگیں ہیں جانبین میں گردن کے اور کاہل دونوں شانوں کے بیچ میں اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزا کو اس کی مثل منہ اور دانتوں اور کانوں اور آنکھوں کے اور ناک اور حلق کے جب کہ حدوث ان کا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سے یا دونوں سے ہو اور حجامت کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو، اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہ پچھنے لگاتے تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخہائے مذکور میں لگانا مسنون ہے اور خون ان دنوں میں جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اس کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے بہ نسبت فصد کے اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلاد حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجامت زیادہ تر مفید ہے اس لیے فرمایا آپ نے اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْفَصْدُ (زاد المعاد)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ.

روایت ہے ابن مسعود سے کہ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی ان کو یعنی معراج کا کہ نہ گزرے وہ کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم کر دیجیے اپنی امت کو حجامت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ.

روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباسؓ کے تین غلام تھے پچھنے لگانے والے سو دو اس میں سے مزدوری کرتے تھے اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس اور ان کے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا، کہا راوی نے اور کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانے والا لیجاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جس میں حجامت کرو تم سترہویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہتر دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس نے مجھے لدود کیا ہے پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم آنحضرتؐ کے جو عباس ہیں کہا نضر نے لدود معنی وجور ہے اور وجور بھی وہی دوا ہے جو منہ میں ڈالی جاوے (ف) اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

باب مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهِ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ

روایت ہے علی بن عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی زخم یا پتھر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا نَكْبَةً إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ

یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہندی رکھنے کا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر فائد کی روایت سے اور بعضوں نے فائد سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے فائد سے کہ کہا فائد نے روایت ہے عبداللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سلمٰی سے اور عبیداللہ بن علی اصح ہے یعنی بہ نسبت علی بن عبیداللہ کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے فائد سے جو مولیٰ ہیں عبیداللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم: حنا بارد ہے درجۂ اولیٰ میں یابس ہے ثانیہ میں اور شجر حنا اور اغصان اس کے مرکب ہیں قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اس میں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوتِ قابضہ سے کہ جو آئی ہے اس میں جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اس کے بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ جلے ہوئے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے اور سفوف اس کا اگر موم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اس کے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اس کے تلووں میں خوب مہندی لگا دیں اس کی آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پتے اس کے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہم ملا کر پیویں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدائے جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اس نے بہت کچھ مال خرچا مگر صحت حاصل نہ ہوئی آخر بتائی اس کو ایک عورت نے حنا کہ دس دن تک پیوے اسے پانی میں بھگو کر پس پی اس نے اور اچھے ہو گئے ناخن اس کے اور نفع بخشتی ہے ضماداً چھالوں اور پھوڑوں کو جو ساقین اور رجلین میں نکلیں اور یہ مجرب ہے مترجم کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ — باب رقیہ کی کراہت میں

مترجم: رقیہ وہ دعا ہے کہ جس کو بیمار پر پھونکیں اور صاحبِ آفت کو اس سے جھاڑیں جیسے صرع وغیرہ۔ انتہیٰ قول المترجم۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ۔

روایت ہے ابن مغیرہ سے کہ فرمایا آپ نے جس نے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہلِ توکل سے۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔ — باب اس کی رخصت میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ۔

روایت ہے انس سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نظر بد اور نملہ میں۔

ف: مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہیں نکلتے ہیں پسلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگے آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ۔

روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نملہ میں۔

ف: اور یہ میرے[1] نزدیک صحیح تر ہے معاویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے سفیان سے یعنی جو اوپر گذری اس باب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہؓ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا حضرت نے رقیہ نہیں ہے مگر نظر بد اور بچھو سے۔

ف: روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے بریدہ سے۔ مترجم: رقیہ کے باب میں احادیث کئی طور پہ وارد ہوئی ہیں بعضی دلالت کرتی ہیں جواز پر چنانچہ احادیث باب اور اسی طرح مسلم میں مروی ہے کہ بیمار ہوئے حضرتؐ اور رقیہ کیا جبریل علیہ السلام نے آپ پر۔ اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اس کے جواز میں اور بعضی احادیث دال ہیں اس پر کہ ترک اس کا اولیٰ ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہوں گے اور اسی طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان حدیثوں میں بلکہ جس میں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلوم میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہ کے اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظ قرآن اور اسمائے الٰہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں بلکہ مسنون ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لیے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے لیے اور ابن عبدالبر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اول ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہے بعضوں نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکار الٰہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جائز ہیں جب کتاب اللہ سے ہوں اور منع وہ ہیں جو لغت عجمی میں ہوں یا معنی اس کے معلوم نہ ہوں اس واسطے کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابو بکر صدیقؓ نے اسے جائز رکھا اور مکروہ کہا اس کو مالک نے اس خوف سے کہ انھوں نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنھوں نے ان کو جائز رکھا انھوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ بدلا ہوا انھوں نے رقی کو اس لیے کہ غرض ان کی اس کے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم یکن فیھا شیئٌ انتہٰی ما فی النووی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ باب رقیہ معوذتین کے بیان میں

---

[1] قول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِھِمَا وَتَرَکَ مَا سِوَاھُمَا۔

روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

ف اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اور فضائل ان دو سورتوں کے بہت ہیں چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے بیچ میں کہ سخت آندھی اور ظلمت نے ہم کو گھیر لیا سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا اے عقبہ پناہ مانگو یہ دو سورتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اس کے پناہ نہ مانگی (ابوداؤد) اور عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے نکلے اور ہم نے پایا ان کو تب فرمایا ہم سے آنحضرت نے کہہ دیں میں نے کہا کیا کہوں فرمایا کہ قل ھو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے یعنی پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے (النسائی و ابوداؤد)

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ

باب نظر بد کے رقیہ میں

عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِیِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ وُلْدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَیْھِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَھُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ۔

روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے کیا دم جھاڑ کیا کروں ان کے لیے فرمایا آپ نے ہاں اسلیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوجاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہوسکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہوجا سکتی ہے۔

ف اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ یَقُوْلُ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَیَقُوْلُ ھٰکَذَا کَانَ اِبْرٰھِیْمُ یُعَوِّذُ اِسْحٰقَ وَاِسْمٰعِیْلَ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ کی دعا کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ان کلمات سے اعیذکما سے لامة تک اور معنی اس کے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے پورے یہ کلمات خدا کے کہ پورے ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنی سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنے والی چیز سے اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنے والی سے اور فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی انہیں الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسماعیل کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انھوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے۔ منصور سے ہم معنی اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**:- ہامہ کل ذات ہمّ یعنی وہ چیز کہ فکر وغم میں ڈالے مثل مرض و آفات وبلیّات کے اور لامّہ ای ذات لمم یعنی لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہے جنون کی یلم بالانسان ای تقرب منہ اور مراد عین لامّہ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل اور تحقیق اس کی آگے آتی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

باب اثباتِ نظر میں

عَنْ حَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَيْئَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ۔

روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سُنا انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے اور نظرِ بد کا اثر سچ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ شَيْئٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پہ تو نظرِ بد غالب ہوتی ہے اور جب حکم کریں تم کو لوگ غسل کرنے کا تو غسل کرو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنی حدیث اوّل غریب ہے اور روایت کی شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے حیہ بن حابس سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابی ہریرہؓ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے ہیں اس سند میں ابی ہریرہؓ کا۔

مترجم: اثر نظرِ بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اس کا ثبوت ہے اور اجماعِ امت سے ثابت ہے کسی نے انکار نہ کیا اس کا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اس کے ثبوت میں لازم نہیں آتا اور شارع نے اس کی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور عناوت، اور اثر اس کا کئی احتمال رکھتا ہے اوّل یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے اور یہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوتِ سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعضے سانپوں میں واجب الوجود نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے چنانچہ ابتر اور ذی الطفیتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور اسی طرح حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہنچتا ہے ظاہر ہے دوئم یہ کہ منبعث ہوتے ہیں جواہر غیر مرئیہ اللطیفہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کر جاتے ہوں مسامات میں معین کے اور باعث ہوتے ہوں اس کے فساد وہلاک کا سوئم یہ کہ پیدا کر دیتا ہو اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں اور یہ قول منکرانِ تاثیرات اشیاء کا ہے اور اس گروہ نے بند کر لیا اپنے اوپر دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحبِ زاد المعاد نے اور تضعیف کی اس کی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نہ کرے گا تاثیراتِ ارواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبائع مختلف رکھتے ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جداگانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی متعذر نہیں اور صحیح تر قول اوّل ہے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عائن پر جبر کیا جاوے کہ معین کے لیے وضو کرے یا نہیں پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہے ساتھ قول آنحضرت ﷺ کے جو مروی ہوا ہے اِذَا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت موطا وضو کا امر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لیے اور مازری نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک وجوب ہے اور بعید ہے اختلاف کرنا اس کے وجوب میں جبکہ معین کے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور عادۃً وضو عائن کا موجب صحت ہووے، اور کیفیت وضو کی جس نے نظر بدلگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مسوّی میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہا زہری نے لاویں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اس میں اپنی ہتھیلیاں ڈال کر دھووے اور اسی میں کلی کرے پھر دھووے اپنا منہ اسی پیالہ میں یعنی غسالہ باہر نہ گرا دے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور داہنی ہتھیلی پر ڈالے اس طرح کہ پیالہ ہی میں گرے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور بائیں ہاتھ پر ڈالے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پر پانی بہاوے۔ پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں ہاتھ پر پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر ایھر دھووے اسی میں داخل ازار اپنا یکبارگی اور وہ پانی معین کے سر پر ڈال دیا جاوے اور داخل ازار سے یہاں بعضوں نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کونا تہمت کا جو اندر کی طرف ہو اور بدن لگا ہو اسے بھی دھووے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ بدن ہے جو ازار میں ڈھنپا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے مراد مذاکیر یعنی خصیہ اور ذکر ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے ورک ہے کہ ازار دہیں باندھی جاتی ہے (ہذا خلاصۃ ما فی النووی، زاد المعاد و مسوی) اور حجۃ اللہ میں ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے الملام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس کی الملام سے معین کو اور ایسے ہی نظر جن کی انتہیٰ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيذِ

باب تعویذ پر اجرت لینے کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرَى فَلَمْ يَقْرُونَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی نہ کی ہماری انہوں نے سو کاٹ کھایا کسی بچھو نے ان کے سردار کو سو آئے وہ ہم پاس اور کہا کوئی ہے تم میں کہ جھاڑتا ہو بچھو کو۔ کہا ابی سعید نے کہ میں نے کہا ہاں! میں جھاڑتا ہوں ولیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں کہا انہوں نے ہم تم کو دیں گے تیس بکریاں سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پر الحمد سات بار سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دل میں خیال آیا سو کہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرتؐ کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپ نے کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورۂ فاتحہ رقیہ ہے پھر فرمایا آپ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجرت لیوے اور کہا جائز ہے کہ جتنا لیوے اور شرط کر لیوے وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہے اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ نے اور ابو عوانہ اور کئی لوگوں نے ابی المتوکل سے انہوں نے ابی سعید سے یہ حدیث ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِحَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ (1)
فَلَمْ یَقْرُوْھُمْ وَلَا یُضَیِّفُوْھُمْ فَاشْتَکٰی
سَیِّدُھُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا ھَلْ عِنْدَکُمْ
دَوَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰکِنَّکُمْ لَا تَقْرُوْنَا وَلَمْ
تُضَیِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا
جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰی ذٰلِکَ قَطِیْعًا مِّنَ
غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا یَقْرَأُ عَلَیْہِ
بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا اَتَیْنَا
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرْنَا
ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ وَمَا یُدْرِیْکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ وَلَمْ یَذْکُرْ
نَھْیًا مِّنْہُ وَقَالَ کُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَھْمٍ ۔

روایت ہے ابو سعید سے کہ کچھ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گزرے ایک قبیلہ پر عرب کے پھر نہ مہمانی کی انہوں نے اور نہ ضیافت کی ان کی پھر کچھ شکایت ہو گئی ان کے سردار کو یعنی بیماری وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے ہم نے کہا ہاں ولیکن تم نے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مزدوری نہ ٹھہرا لو سو مقرر کیا انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا۔ سو لگا ایک مرد ہم میں کا اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنے سو اچھا ہو گیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا ہم نے اس کا اور فرمایا آپ نے کس نے بتایا تجھ کو کہ وہ سورہ رقیہ ہے اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ حضرت نے ان بکریوں کے لینے سے کچھ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپ نے کھاؤ وہ بکریاں اور میرا بھی ایک حصہ اس میں لگاؤ۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے اعمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی بشر سے کہ نام جن کا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں ۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کے جواز پر اور اس پر کہ اجرت اسکی حلال وطیب ہے کراہت تک بھی اس میں نہیں اور اسی پر قیاس کیا ہے بعضوں نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اس کو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابی ثور اور دوسرے لوگوں کا سلف سے اور جو ان کے بعد تھے اور منع کیا ہے اجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرعًا اور باعتبار مروت کے تھا ورنہ وہ سب حق تھا انہیں صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا تھا اور حضرت نے جو فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ اس میں مقصود تھا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تھا اس کی حلت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت بھی نہیں حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی۔ چنانچہ عنبر سے جو ایک بڑی مچھلی تھی اور اصحاب نے اس میں سے کھایا تھا اور حمار وحشی جو ابو قتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی آپ نے حصہ اپنا مقرر کر دیا اور قطیعًا من الغنم جو حدیث میں وارد ہے۔ اہل لغت نے کہا ہے کہ قطیعۂ غالبًا مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لیے اور بعضوں نے کہا ہے پندرہ سے پچیس تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ہے اور جمع اس کی اقطاع اور اقطع اور قطاع اور قطعان اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث واحادیث کے اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر اور صاحب اتقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے سید الحی سلیم یعنی لوگوں نے آن کر کہا سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنی لدیغ ہے اور لدیغ یعنی کاٹے ہوئے کو سلیم کہنا باعتبار تفاؤل کے ہے جیسے دار المنیٰ والمرض کو شفاخانہ کہتے ہیں (کذا ذکرہ النووی فی شرح مسلم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْأَدْوِيَةِ
باب رقی اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے اس بیان میں

عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ۔

روایت ہے ابی خزامہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ بھلا خبر دیجئے مجھ کو یہ رقیہ جس سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور بچاؤ کی چیزیں کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پھیر دیتے ہیں اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ نے یہ خود تقدیر میں داخل ہیں یعنی ان کا ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جاوے گی اور فلانی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزامۃ عن ابیہ اور بعضوں نے کہا عن ابی خزامۃ عن ابیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے۔

مترجم: اس حدیث سے اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسی طرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا کہ بعض نادان کہتے جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بھی جو ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ
باب کماۃ اور عجوہ کے بیان میں

(۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم کی من ہے جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

ف: اس باب میں سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاۤؤُهَا شِفَاۤءٌ لِلْعَيْنِ۔

فرمایا کماۃ ایک قسم ہے من کی اور پانی یعنی عرق اس کا شفاء ہے آنکھ کے درد کی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے۔

۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا الْكَمْاَةُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاۤؤُهَا شِفَاۤءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِیَ شِفَاۤءٌ مِنَ السَّمِّ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ چند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کماۃ من سے ہے اور عرق اس کا شفا ہے آنکھ کی اور عجوہ جنت کے میووں سے ہے اور شفا ہے اس میں زہر سے۔

۵ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاۤءَهُنَّ فِیْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِیْ فَبَرَاَتْ۔

روایت ہے قتادہ سے کہ ابوہریرہ نے کہا لیے میں نے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے ان کا عرق اور رکھ دیا اس کو ایک شیشہ میں پھر آنکھوں میں لگایا ایک لڑکی کے تو اچھی ہوگئی وہ۔

مترجم: کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خودرو ہے کہ زمین میں خود بخود بغیر جوتے بوئے اُگتی ہے ہندی میں اسے کھمبی کہتے ہیں، حضرتؐ نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقۃً وہ من ہے اس لیے کہ مَن تو مثل ترنجبین کے ایک شئے آسمان سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بغیر جوتے بوئے جیسے ان کو مَن عنایت فرمایا ویسے ہی تم کو یہ عنایت کی اور بعضوں نے کہا من المن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے امتنان اور احسان فرمایا اس کے ساتھ اپنے بندوں پر اور یہ جو فرمایا کہ پانی اس کا شفا ہے آنکھ کے لیے اس میں تین قول ہیں اوّل یہ کہ عرق اس کا ملاویں اور دوا چشم میں نہ یہ اکیلا اسے استعمال کریں یہ ذکر کیا ابوعبید نے۔ دوسرے یہ کہ اسے گرم کرکے عرق نچوڑ لیویں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ آگ اس سے اخلاطِ فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہ جاتے ہیں منافع اس کے گرم کرنے سے۔ تیسرے یہ کہ آبِ کماۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہے اور اس قول میں اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزیؒ نے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اس کا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اس کے سوا کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جاوے اور ادویات سے (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم عمدہ کھجور ہے مدینہ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حضرتؐ کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھاوے اس کو سحر و سم اثر نہ کرے (الحدیث) اور دفع سحر و سم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صبح سے مراد نہار منہ کھانا اور اس کے درخت کو لین کہتے ہیں (کرمانی) اور بعضوں نے کہا کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعاتِ نماز کے یعنی بھر اس کا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اس کے رسولؐ کو۔ (نہایہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيْزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِىْ خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهٗ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِىْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَالْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِىْ فِى الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثُ فِى الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً

روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہنچی ہے مجھ کو کہ ابا ہریرہؓ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کی مگر موت کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر بھگو دیتے پانی میں پس ناک میں ڈالتے ہر روز داہنے نتھنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنے میں ایک اور تیسرے دن داہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک۔

بَابُ مَاجَآءَ فِىْ اَجْرِ الْكَاهِنِ

باب ثمن کلب اور اجر کاہن کی حرمت میں

عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِىِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

روایت ہے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے یعنی اس کی مزدوری سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہانت کاف کی زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے از باب نصر ینصر و کرم یکرم جب کہا جائے کہ فلاں شخص کاہن ہو گیا تو اس وقت باب کرم سے کہن کہا جاتا ہے اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باستراق سمع اور یہ فنا ہو گئی بعثت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے یہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم میں جو وقائع اور حوادث ہوں ان سے خبر دے اور ان دونوں قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا حالانکہ اس میں کسی طرح کا استحالہ نہیں بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اس کا ولیکن وہ جن جھوٹ سے کہتے ہیں اور سچ اور نہی وارد ہوئی ہے ان کی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے ان کے قول کا، اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہ بھی داخل کہانت ہے مگر اس میں کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اس کا اور وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتھ اسباب و مقدمات کے کہ دعوٰی کرے اس کے پہچاننے کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے کے زجر اور طرق نجوم اور اسباب معتادہ میں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ اور تکذیب کی ان سب کی شرع نے اور منع فرمایا اس کی تصدیق سے (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال جفارہ پنڈت اہل فال بدمال جوتشی اشٹی اور باطل ہے قول ان سبھوں کا نہیں لائق تصدیق کے ان میں سے کوئی مصدق ان کا منکر ہے قرآن و حدیث کا معاذ اللہ من ذالک اور یہ بلا پھیلی اکثر بلاد اسلام اور خواص و عام میں، اعاذنا اللہ من ذالک کلہا، اور ضرور ہے اہل علم کو انکار ان کے معتقدین بے دین پر اور جملہ اہل بدع و ملحدین ہداہم اللہ رب العالمین و وفقہم لصالح الاعمال والعقائد الی یوم الدین۔

بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

باب گلے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں

عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِىْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِىِّ

روایت ہے عیسٰی بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے گیا میں عبداللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْدُہٗ وَبِہٖ حُمْرَۃٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَیْئًا قَالَ اَلْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُکِلَ اِلَیْہِ۔

بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جاوے گا اسی کو یعنی پھر تائید غیبی نہ ہوگی۔

ف: حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اسے فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنی اس کی اور اس باب میں عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔

مترجم: ابو داؤد میں عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الرقا والتمائم والتولہ شرک، یعنی رقا اور تولہ اور تمائم سب شرک ہے۔ رقا جمع ہے رقیہ کی، مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اس میں نام ہوں اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چماری اور کلوا بیر وغیرہ کی دوہائی دیتے ہیں، مگر جو خداوند کریم کے اسماء حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں اور تمائم جمع تمیمہ کی اور تمیمہ کچھ کنکر پتھر اور شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اس کو گلے میں لڑکوں کے ڈال دیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں یہ تعویذات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اس لیے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جاوے اُسے ہندی میں ٹوٹکہ کہتے ہیں اور اکثر مالنیں وغیرہ کیا کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیوں کو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بے شعوری ہے کہ ایک ادنیٰ توہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کر کے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے دما ہذا الاحمق خفی او جہل جلی اور ابن ماجہ میں بھی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈورا ان کے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سو انہوں نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہیں شرک سے پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابو داؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ واہنہ سے فرمایا آپ نے اتار ڈال اس کو کہ نہ بڑھاوے گا تیرے لیے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اسکے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں اس کو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں، غرض حضرت نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنی سستی اور ضعف کا دین میں (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی، تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر ان چیزوں کے جن میں شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسباب میں اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ و شانہ، غرض یہ کہ لٹکانا کسی چیز کا (تعویذ کا) جو اسمائے الٰہی سے ہو شرک نہیں۔ چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ اور جو نابالغ ہوتے تھے ان کے گلے میں لکھ کر لٹکا دیتے تھے۔ (ابو داؤد)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَبْرِیْدِ الْحُمّٰی بِالْمَآءِ

باب پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنے کے بیان میں

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرُهَا مِنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ۔ نے فرمایا بخار جوشش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے ۔

ف : اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ۔ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے ۔

ف : روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے صحابہ کو بخار اور سب دردوں میں اس دعا کے پڑھنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنی اسکے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ بزرگ کے ہر بھڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق نعار یعنی رگ آواز کرتی ہوئی ۔

مترجم : اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نہ تھا مگر مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپ نے بخار کے لیے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا ، انتہیٰ ، اور جس بخار کی تبرید آپ نے پانی سے فرمائی ہے شاید اس سے مراد بخار صفراوی ہووے کہ اطبا اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آب سرد سے دھوتے ہیں ، پھر بعید نہیں کہ حضرت نے یہی نوع مراد لی ہو (نووی)

فقیر کہتا ہے اگر سب بخار آپ نے مراد لیے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں ہے اس لیے کہ آپ نے اس کی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کے سمجھ میں نہیں آسکتی ، اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرتؐ کا نہ حکیموں کا ، اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت کے کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ہی کا قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے الحمد للہ علی ذالک ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيْلَةِ ۔ باب زن مرضعہ سے صحبت کرنیکے بیان میں

عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ روایت ہے بنت وہب سے اور نام ان کا جدامہ ہے ، کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ ۔

پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو یعنی بسبب غیلہ کے ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا ۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے ابی الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے جدامہ بنت وہب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ دودھ پلاتی ہو لڑکے کو ۔

فقیر کہتا ہے اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہ جاوے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہنچے ، روایت کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے جدامہ سے جو بیٹی ہیں وہب اسدیہ کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں جیسا اوپر گزرا کہا ابوعیسیٰ بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے مانند اسکے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب ذات الجنب کے علاج میں

۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيُلَدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ ۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں قتادہ نے کہا اور منہ میں ڈالی جاوے یہ دوا اسی جانب سے کہ جس طرف درد ہے ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ ۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی میمون سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے ۔

مترجم: ذات الجنب اطبا کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جھلی میں کہ باطن اضلاع میں ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریاح غلیظہ موذیہ سے کہ بند ہو جاتے ہیں صفاقات میں سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب الحقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر ہو مسمی بذات الجنب ہے تسمیۃ للشئ باسم مکانہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر درد ہے خواہ جنب میں ہو یا ریہ میں سوءِ مزاج سے یا اخلاطِ غلیظہ سے یا اخلاطِ لذاعہ سے اگرچہ ورم اور بخار سے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں، حمّٰی یعنی بخار، سعال یعنی کھانسی، وجع ناخس، ضیق النفس یعنی تنگی دم اور نبض منشاری یعنی وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظہ سے پیدا ہو اس کو قسطِ بحری یعنی عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نیم گرم مقام ریح پر ضماد کریں یا لعوق فرمادیں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو، قوی کرتا ہے اعضائے باطنی کو تنقیح کرتا ہے سدوں کی مسیحی نے کہا ہے کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو، مقوی ہے اعضائے باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو، کھولتا ہے سدوں کو نافع ہے فات الجنب کو اور لے جاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جائز ہے کہ قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جب کہ حدوث اس کا مادۂ بلغمیہ سے ہو خصوصًا وقت انحطاط علت کے (زاد المعاد)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ۔

روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپ نے فرمایا چھو درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہہ اَعُوْذُ سے اَجِدُ تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں کہا راوی نے ویسا ہی کیا میں نے پس دور کی اللہ تعالیٰ نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبرم کا فرمایا آپ نے گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے ... سنا کا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے **مترجم**: شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اس سے کچھ بڑا اس کی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی اور سرہائے شاخوں پر گچھا ہے پتوں کا اور اس میں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اس میں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل بطم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اس کی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اس میں سے چھال ہے یا دودھ اسکی شاخوں کا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور ماء اصفر اور بلغم کو اور آکل کو اس سے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثر اس کا قاتل ہے اور چاہیئے کہ جب اسے استعمال

ا؎ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو خالص دودھ میں بھگو دیں ایک رات اور دن اور دن میں دو بار اس کا دودھ بدل دیں یا تین بار پھر نکال کر سایہ میں سکھا لیں اور اس میں ورد یا کتیرا ملا کر استعمال کریں یا ماء عسل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اس کا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق اور بعضے حکماء نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنی عرق اس کا اس میں خیر نہیں اگر اسے نہ پئے تو بہتر ہے۔ کہ نا تجربہ کار لوگ اسے پلا کر ہلاک ڈالتے ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیائے سمیہ کے استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوائے معروف ہے، عمدہ ترین مسہلات سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تعریف فرمائی، ولخالقہ الحمد والثناء

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

باب شہد کے بیان میں

(۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں فرمایا پلاؤ اسے شہد پھر آیا وہ اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا اس کو شہد اور دست اور بڑھ گئے فرمایا آپ نے پلاؤ اس کو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اسے پھر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا میں نے مگر اس سے اور بڑھ گئے دست فرمایا آپ نے سچا ہے اللہ تعالے اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلا اس کو شہد پھر پلایا اس کو تیسری بار اور اچھا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں آگ سے اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے۔ ابو عبداللہ مازری نے کہا امراض تین قسم ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اس کی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفرا یا بلغم و سوداء سے ہو اس کی دوا اسہال مناسب ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں سے تو آخر دوا کی کی ہے یعنی داغ دینا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کے حرارت ہے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ میں باردہ و حارہ علی طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اس کی دوا ہو گی، مثل فصد و حجامت کے اس لیے کہ اس میں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہو گا تسخین سے اور تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہو گی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) لے حار جار اور بعضی روایتوں میں آیا ہے اور ابو عبید نے کہا اکثر کلام ان کا حار یار ہے اور حار بحیم بمعنی شدید الاسہال یعنی گرم ہے بہت دست لانے والا اور حار جار میں تاکید لفظی ہے جیسے کہتے ہیں حسن بسن اور شیطان لیطان ۱۲ (زاد المعاد)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفراغ مادہ باردہ کی تو تسل قوت اسہال بھی رکھتا ہے اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور مادۂ غلیظ مزمنہ ہے تو کوئی یعنی دافع سے بہتر علاج نہیں اس لیے کہ جزناری اس کا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادۂ غلیظ کو (زاد المعاد بتغییر یسیر۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عُوفِيَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت آئی نہ ہو اور سات بار کہے اسأل سے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے تندرست کر دے گا اور معنی اس دعا کے یہ ہیں، مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دے تجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے۔

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهَرٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَغْمِسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللهِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کسی کو تم میں سے بخار اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے۔ سو چاہیے کہ اترے بہتی نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگا دے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن، پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ ہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہو اللہ کے حکم سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ **مترجم**: کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں بار اپنی عادت مبارک اس کی تصدیق کے لیے خرق فرماتا ہے اسی طرح اگر بطور معتاد نہ ہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہو گی، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ وَأُحْرِقَ لَهُ حَصِيرٌ

روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد کو اور میں سنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنی، پھر یہ کیفیت گزری کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور حضرت فاطمہ زخم مبارک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَخَشِیَ بِہٖ جُرْحَہٗ۔ دھوتی تھیں اور میں بورہا جلاتا تھا پھر چھڑکی راکھ بوریئے کی آپ کے زخم مبارک پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جس کو سلاطین ہدیے بھیجیں اس کے سر میں بوریے کی راکھ لگائی جاوے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جائز ہے اگر خوف عجب کا نہ ہو جیسا کہ سہل نے کہا مگر عجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اس لیے دھونا مفید ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ نَفْسَہٗ

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اس کی درازی عمر کی اس لیے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اس کا دل خوش کر دیتی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

مسائل ملحقہ: (مترجم) **مسئلہ**: مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لیے نقل مکان مسنون ہے چنانچہ بخاری نے اس پر استدلال کیا ہے حدیث عرینین سے کہ ان کو آپ نے حکم دیا مدینہ سے باہر جانے کا۔ **مسئلہ** محرم کو پچھنے لگانا جائز ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل[1] میں پچھنے لگائے ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ محرم تھے (رواہ البخاری) **مسئلہ** بخاری میں حضرت سعد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہ ہو اس میں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں۔ انتہی۔ اور طاعون بروزن فعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنی صیغۂ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون بثور ہیں کہ ورم مؤلم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کا گرداگرد سرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خفقان و قئے شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو اور ابوبکر بن عربی ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش کے راہ سے لوٹ آئے (بخاری) **مسئلہ** البان اتن یعنی گدھی کا دودھ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اس کا ابوادریس سے سو کہا انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا۔ (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن بسبب حرمت لحم کے ہے اس لیے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے۔

مسئلہ: حقیقت سحر کی اور تاثیر اس کی ثابت ہے اور گئے ہیں اس کے اثبات کی طرف اہل سنت اور جمہور علمائے امت، اور نہیں منکر اس کے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء و زوجہ

[1] نام ہے ایک مقام کا مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اشارہ کیا ہے اس کے مرتکب کی طرف کفر کا اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اس کے اثباتِ تاثیر میں اور جس نے سحر کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نام اس کا لبید بن الاعصم تھا اور ایک مدت تک تھی تاثیر اس کی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصبِ نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اس کا منافی ثقاہت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض احمق ان کا باطل ہے اس لیے کہ دلائل قطعیہ قائم ہوئے ہیں صدق وصحت وعصمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الٰہی کے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا مؤثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہنچانے والی چیز سے ہرگز منافی منصبِ نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصبِ نبوت ہے اس لیے کہ یہ لازم بشری ہیں اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے اور تاثیر سحر میں اختلاف ہے مازری نے کہا ہے کہ بعضوں کا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ بین الزوجین سے زیادہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اثر نہیں اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر بھی سوا اس کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی و ولی سب کے واسطے ہوئے تو پھر ان میں فرق کیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سب کو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرقِ عادت کے کہ واقع ہوتی ہے وہ اس کی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہ ہوگا اس کے لیے خرقِ عادت اور اگر خرقِ عادت مکذبان رسل کے لیے واقع ہوتے تو جتنے معارضین تھے انبیاء کے سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی وساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر دعویٰ نبوت کرتے ہیں تو خرقِ عادت واقع نہیں ہوتے اور فرق ولی اور ساحر میں دو وجہوں سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر۔ دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت ومحنت بخلاف کرامت کے اور سحر میں اگر کوئی قول وفعل کفر کا نہیں تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے۔ پھر جس میں کفر نہیں اس کی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نہ کیا جاوے اگر توبہ کرے اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ ساحر قتل کیا جاوے اور توبہ نہ لی جاوے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی مقبول نہیں بلکہ متحتم ہے قتل اس کا اور احمد بن حنبل نے کہا کہ جب قتل کیے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اس کے سحر سے مرا ہے اور اکثر اس کے سحر سے لوگ مر جاتے ہیں تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مر گیا بسبب سحر کے مگر لوگ کبھی مرتے ہیں اس سحر سے اور کبھی نہیں مرتے تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ ثبوت قتل ساحر پر بینہ ممکن نہیں جب تک وہ اقرار نہ کرے (نووی) مسئلہ۔ ادعیات رقیہ پڑھ کر پھونکنا بھی مسنون ہے چنانچہ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بیمار ہوتا آپ کے گھر والوں میں تو پھونکتے معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل ہے اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں میں اور جائز رکھا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے میں تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے وہ بغیر تھوک کے نہیں ہوتے۔ ابو عبید نے کہا کہ تفل کے معنوں میں تھوک کا نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا انہوں نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگور خشک کھاتے وقت کہ اس میں تھوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور پھینکتے تھے اس بیمار پر۔ قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور جس میں لکھے جاتے ہیں خاتم سلیمان کے اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے اَلنَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ واللہ اعلم (نووی باختصار)

مسئلہ مسلم میں مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لا عدوٰی ولا طیرۃ ولا صفر ولا ہامۃ اور مروی ہے وَلَا نوءَ وَلَا غول اور عدوی اوپر مذکور ہوا ہے اور طیرہ مشہور ہے بدفالی اور صفر میں دو قول ہیں اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالٰے نے نفی فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے کہ صفر اس کا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہے اس جانور کو اور کھجلی سے زیادہ اس میں عدوی کا خیال رکھتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبید اور اکثر علمائے حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے اُلو کہتے ہیں عرب اس سے بدفالی لیتے تھے اور بعضوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر اُلو بن جاتی ہیں اور یہ تفسیر اکثر علماء کی ہے اور نوء یعنی نچھتر مشہور ہے مراد اس کی نفی سے یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے نچھتر نے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہیں کہ راہ میں ملتے ہیں اور راہ رَد کو بھلاتے ہیں اور متلون بالوان عجیب ہو کر ان کو ہلاک کرتے ہیں حضرتؐ نے ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب تقسیم ترکہ کے ہیں جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم:۔ فرائض جمع ہے فریضہ کی اور مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاح شرع میں فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقیہہ کو فرائض اس واسطے نام رکھا کہ سہام مقدر مقطوع مبین ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں تو اس میں لغوی معنی اور شرعی دونوں یکجا ہو گئے کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن العالم اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہیں، غرض اس علم کی ایصالِ حقوق ہے اہلِ استحقاق کو اور ارکان اس کے تین ہیں وارث اور مورث اور موروث اور شرط اس کی تین ہیں، مورث کی موت اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب میں مذکور ہوں گے ان شاء اللہ تعالٰے اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ، چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کی شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماع امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق رضہ کے اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحاب کرام کا اور قیاس کو فرائض میں کچھ دخل نہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذا فی غایۃ الاوطار ناقلا عن الطحاوی مختصراً۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ — باب اس بیان میں کہ ترکہ کے مستحق وارث ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چھوڑا مال تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو چھوڑ ے ضیاع تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔ ۵

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث الا اس میں طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اس کے اس باب میں جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور مراد من ترک ضیاعاً سے وہ ضیاع ہیں کہ جس کی پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ میں اس کی پرورش کروں گا اور خرچ اٹھاؤں گا۔

مترجم: ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بر وزن سحاب بمعنی زن و فرزند اور جو آدمی کے نفقہ اور مؤونت میں ہوں اور ہر ضعیف و نیاز مند کہ امور و حوائج میں محتاج ہو کسی کا اور بمعنی ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہاں زن فرزند مراد ہیں، نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اس کا ادا اور پرورش حضرتؐ کے خصائص میں تھا اور حکام پر واجب نہیں گویا ان کے نزدیک یہ فرمانا حضرتؐ کا تبرعاً تھا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ الْفَرَائِضِ — باب تعلیم فرائض کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسے لوگوں کو اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔

ف: اس حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہوں نے سلمان بن جابر انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین نے انہوں نے ابو اسامہ سے اس کے معنوں میں۔

مترجم: دار قطنی اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور بھلایا جاتا ہے اور اور پہلے وہی چھینا جائے گا میری امت سے اور ابو داؤد میں ہے کہ علم تین ہیں اور سوا اس کے حاجت سے زیادہ ہے۔ اول آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضۂ عادلہ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپ نے اعلم ترامت میں علم فرائض میں زید بن ثابت ہیں رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی والنسائی، اول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اس پر حیات دنیوی میں عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اس کے وارث بعد اس کے موت کے اس پر عامل ہوں اور علم میراث ایسا ہے ہی، پس نصف علم ہوا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْبَنَاتِ — باب لڑکیوں کے میراث میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ آئیں بی بی سعد بن ربیع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ۔

کی اپنی دو لڑکیوں کو لے کر جو بیٹیاں تھیں سعد کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی شہید ہوئے ان کے باپ آپ کی رفاقت میں احد کے دن اور ان کے چچا نے لیا سب مال ان لڑکیوں کا اور نہ چھوڑا ان کے لیے کچھ مال اور ان کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک ان کا کچھ مال نہ ہو فرمایا آپ نے اللہ حکم کر دے گا اس باب میں سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو کہ دے دیں سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تیرا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے۔ مترجم اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جس کا شان نزول اس روایت میں مذکور ہوا۔ قَالَ اللهُ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ الآیۃ یعنی اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں ہیں جو چھوڑ مرا اور ایک ہے تو اس کو آدھا۔ الآیۃ۔

مترجم کہتا ہے اگر دو لڑکیاں ہوں تو یہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم میں نہیں اور اجماع سلف منعقد ہے کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمن) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اس طرح پر ہے کہ جب مر جاوے باپ یا ماں اور چھوڑ جاوے لڑکا اور لڑکی یعنی اولاد ذکور و اناث دونوں قسم پس مرد کو اس میں سے حصہ ہے برابر دو عورتوں کے یعنی مرد کو دو راس اعتبار کریں اور عورت کو ایک راس اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا ان کے ساتھ نہ ہو تو دو لڑکیوں یا ان سے زیادہ کو دو ثلث ہیں ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسے نصف ہے کل مال کا پھر اگر شریک ہو جاوے اولاد کے ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد میں کوئی نر بھی ہو تو پہلے اسے حصہ دے لیویں مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کے واللہ اعلم اور اس کے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کر مرد کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک حصہ، حاصل کلام یہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتھ مل کر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہیں، واللہ اعلم اور اولاد نر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد بالواسطہ کے ہے یعنی جیسا بیٹا بیٹی میت کے نہ ہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے میں ان کے قائم مقام ہیں کہ مرد ان کے مثل مردان اولاد بیواسطہ کے ہیں اور عورتیں ان کی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے ہیں یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہیں اولاد بے واسطہ اور محجوب کرتے ہیں جیسا کہ محجوب کرتی ہیں اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہو جاویں اولاد بے واسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں اولاد بے واسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد نہ ہو اور ہو دیں اولاد بے واسطہ دو لڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو ان کے ہوتے ہوئے مگر جب کہ ہووے اولاد پسر میں کوئی مرد کہ برابر ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دختران پسر کے درجۂ نسب میں یا نیچے ہو ان سے تو باز رکھے گا یہ مرد مال زیادہ کو دختران بے واسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بے واسطہ سے بچے پھر اگر کچھ نہ بچے تو دختران پسر کو کچھ نہیں اور اگر اولاد بے واسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکوں کی دختر سے یعنی جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہیں تو ان کا کچھ مقرر نہیں اس صورت میں جیسا کہ اوپر کی صورت میں چھٹا حصہ تھا ولیکن اہل فرائض سے اگر کچھ باقی رہے گا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اس کے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائے گا مرد کو دو حصہ، عورت کو ایک اور جو اس مرد سے نیچے کے درجے کے ہیں اس کو کچھ نہ ملے گا اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (مصفٰے شرح موطا)

بَابُ مِيرَاثِ بِنْتِ الِابْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهِمَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ۔

باب پوتیوں کی میراث میں بیٹیوں کے ساتھ

روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابی موسیٰ
اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی ان دونوں سے میراث بیٹی
اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو انہوں نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن (۱)
کو باقی، اور کہا دونوں نے کہ تو جا عبداللہ کے پاس اور پوچھ ان سے
سو وہ بھی جواب میں ہمارا ساتھ دیں گے سو آیا وہ عبداللہ کے پاس
اور ذکر کیا اس کا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبداللہ
نے کہا میں اگر یہی حکم دوں تو گمراہ ہو گیا میں اور نہ ہوا راہ پانے والوں
میں ولیکن فتوای دیتا ہوں تجھ کو جیسا فتویٰ دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جاویں یہ دونوں حصہ
ملکر دو ثلث اور مابقی بہن کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہیں اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی ابی قیس سے۔ مترجم: لڑکے اور پوتے کے حصوں کی تحقیق ہمارے قول میں اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے یعنی نہ ہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہے کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتے ہیں اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنی جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بوقت نہ ہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہیں، یہی حال بعینہ علاتی بہنوں کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتے کو سدس ملتا ہے ایسے ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے اور جس طرح دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسے ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے اسی طرح باوصف ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنوں کے بھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاتی پایا جاوے تو یہ بہنیں بھی عصبہ ہو جاویں گی

فائدہ: پوتیوں میں مذکر اسفل بھی عصبہ کر دیتا ہے یہاں یہ بات نہیں ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنیں حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنوں کو ملیں گے اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہنوں کو کچھ نہ ملے گا (علم الفرائض)

بَابُ مَا جَآءَ فِي مِيرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ — باب حقیقی بھائیوں کی میراث میں

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ۔

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہو تم یہ آیت من بعد وصیۃ الایۃ اور تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ادائے دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخیافی کہ بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا کہ ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں، نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہیں، اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابی اسحق کی سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک۔

مترجم یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اس کے بعد مذکور ہے تو اجرائے وصیت قبل ادائے دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائے دین مقدم کیا وصیت پر، سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ موخر ہے ذکراً اور تقدم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہے کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی کو ایک ماں باپ سے، اگر برادران علاتی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو ہے سو تمہیں وہم نہ ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے عصبات[1] میں اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوٰۃ)

باب

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَنِيْ دُخُوْلُ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا آئے میرے پاس آنحضرت

---

[1] اور زیادہ تفصیل اس کی آگے آتی ہے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِىْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِىْ بَيْنَ وُلْدِىْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الْاٰيَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ میں سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں سو جواب نہ دیا آپ نے کچھ اور اتری یہ آیت : یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ۔[1]

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ فَوَجَدَنِىْ قَدْ اُغْمِىَ عَلَىَّ فَاَتَانِىْ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَىَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِىْ فِىْ مَالِىْ اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِىْ مَالِىْ فَلَمْ يُجِبْنِىْ شَيْئًا وَكَانَ لَهٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ الْاٰيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِىَّ نَزَلَتْ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجھے کہ بیہوشی آگئی تھی مجھ پر سو آئے آپ اور ابوبکرؓ دونوں پیدل تھے سو وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ڈال دیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں اور عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا حکم کروں میں اپنے مال (۵)
میں یا یہ کہا کیا کروں میں اپنا مال یعنی یہ شک راوی ہے پھر حضرت نے کچھ جواب نہ دیا مجھ کو اور ان کی یعنی جابر کی نو بہنیں تھیں یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی ... یستفتونک سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باب میں اتری۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم ان دونوں باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم ان کا خلاصہ احکام کرتے ہیں بعد اس کے آیت مبارکہ یستفتونک کی شرح کریں گے فاقول بعون اللہ وقوتہ۔ بھائی اگر ایک ماں باپ سے ہیں تو حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہے تو علاتی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہیں پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کر نہ ہو تو اس صورت میں ان کو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جب کہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی لڑکیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ مگر جب کہ میت کا دادا نہ ہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر ان کے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جاوے اور بعد جو باقی رہے وہ ان کو ملے اس طرح سے کہ مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر میت نے باپ اور دادا (یعنی بھائی کو دادا / یعنی بہن کو دادا) اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورت میں حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہیں یا دو سے زیادہ تو انہیں دو ثلث ہیں اور اگر ان کے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے میت کا تو پھر یہ بہنیں ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ ہیں اب جو ذوی الفروض سے بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹے گا اس صورت میں ان کا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ میں کہ برادران عینی کو کچھ نہیں بچتا اس لیے کہ ان کو شریک کر دیتے ہیں برادران اخیافی میں تاکہ بالکل بے نصیب نہ رہیں اور صورت

[1] اور یہ حدیث مع ترجمہ اور گزری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادرانِ اخیافی اور عینی کو تو پہنچا شوہر ہندہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادرانِ اخیافی کو ثلث اور باقی نہ رہا برادرانِ عینی کو کچھ تو اس صورت میں برادرانِ عینی کو برادرانِ اخیافی کے شریک کر دیں گے اسی ثلث میں اور مردوں کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک ایک حصہ تقسیم کر کر دیں گے اس لیے کہ یہ سب بھائی ہیں متوفی یعنی ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیوں کا۔ اب علاتی کا حکم سُنیے کہ حال ان کا مثل برادرانِ حقیقی کے ہے جب کہ میت کا کوئی برادرانِ حقیقی میں سے نہ ہو ان کے مرد برابر ہیں ان کے مردوں کے اور ان کی عورتیں برابر ہیں ان کی عورتوں کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہیں ہوتے برادرانِ اخیافی کے پس اگر جمع ہو جاویں برادرانِ علاتی اور عینی، اور عینی میں کوئی نر ہو تو میراث نہیں ہے علاتیوں میں سے کسی کو اور اگر نہ ہووے ان میں سے کوئی نر اور ہووے عینی ایک بہن تو دیا جاوے اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہو جاویں دو ثلث کہ انتہا ہے بہنوں کے حصوں کی اور اگر خواہرانِ علاتی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورت میں وہ اصحاب فرائض میں سے نہیں بلکہ عصبہ ہیں اگر اصحاب فرائض سے کچھ بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے تقسیم ہو گا اور اگر نہ بچا تو ان کو کچھ نہ ملے گا اور اگر خواہرانِ عینی دو ہیں یا زیادہ ان کے لیے دو ثلث اور میراث نہیں ان کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں کو مگر جب کہ ہو ان کے ساتھ کوئی بھائی علاتی، پھر اگر ہے ان کے ساتھ علاتی بھائی تو یہ عصبہ ہیں اوّل اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے اور برادرانِ اخیافی کو حصہ پہنچتا ہے برادرانِ علاتی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث اور اس میں مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دو، مرد اور عورت اس میں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادرانِ علاتی کا۔

اب برادرانِ اخیافی کا حال سنو کہ برادرانِ اخیافی جو ایک ماں سے ہوں وارث نہیں ہوتے ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے اور اسی طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے اور ان کے سوا اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فرضیت نہ بطریقِ عصوبت ایک کو ان میں سے سدس ہے بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدس اور اگر دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب شریک ہیں ثلث میں مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور آیۂ مبارک اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے باب میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک اوّل سورۂ نساء میں ایک آخر میں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہٗ نے اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اس کا ایک بھائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ، پھر اگر زیادہ ہووے اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہووے کہہ رکھا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا، انتہیٰ۔

کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت میں پشت کارد اور پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہیں اور کلالہ بروزن سحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہو نہ والد، قولہ اس کا ایک بھائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت قولہ جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یعنی حصہ زیادہ ثلث سے نہ ہووے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِي مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ　　باب عصبات کی میراث میں

مترجم: عصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ مطلقاً لغت میں عبارت ہے محیط بالشئی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی میں موجود ہے کیونکہ عصبات کو ہر طرف سے گھیرے ہیں اور تفصیل عصبات کی آخر باب میں مذکور ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حصے اہل فرائض کو پھر جو باقی رہے وہ اس کا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

مترجم: عصبہ نسبی ہے یا سببی ہے۔ نسبی تین قسم ہے عصبہ بنفسہ یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنی بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوت عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اس عصوبت میں شریک ہیں تو عصبہ مع غیرہ ہے اور اگر غیر اس کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لیتا ہے جمیع مال میت کا عند الانفراد یعنی بصورت نہ ہونے ذوالفروض کے اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اس کے نسب میں میت تک کوئی انثی اور وہ چار قسم ہے اول جزء میت پھر اصل میت، پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزء میت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنی پر پوتا اور پر پوتے کا پر پوتا مقدم ہے اصل میت پر اس کے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اس کے بعد ہے اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا الی غیر ذالک اور نانا جد فاسد ہے اور ذوی الارحام میں ہے، پھر ان کے بعد میت کا جزء اب ہے جیسے سگا بھائی پھر علاتی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اس کے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو، امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے، مفتیٰ بہ برخلاف صاحبینؒ اور شافعیؒ کے بعضوں نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے یعنی بھائی مقدم ہیں دادا پر، طحاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء جد یعنی سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہوں اعمام پدری سے مقدم ہیں پھر بنی اعمام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلا چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد ان کا بیٹا اسی طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصوبت کے چار سبب ہیں بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت پھر قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو سگے کو سوتیلے پر ترجیح دی جاتی ہے قرابت کے قوی ہونے کی وجہ سے سو عصبات میں سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلے بھائی پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قرابت والے کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے۔ برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے نہ ماں کی طرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اسی کے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سافل ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لے گا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لے گی اور دو سہم بیٹا لے گا اسی طرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیئے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ تو عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کے حصہ والیاں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی چنانچہ میت کے ابن الابن کا بیٹا یعنی پر پوتا عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہو اور عصبہ مع غیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنۃ[1] کا عصبہ ان کی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنے والے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنے والا پھر مولی العتاقہ کے بعد اس کا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اس کے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ مزید ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علیٰ ہذا القیاس اور جب کہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنی آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے، یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنابر اس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونوں کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اس غلام کا ولاء ہے جس کو خود عورتوں نے آزاد کیا ہو الیٰ آخر الحدیث، انتہی من غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدِّ — باب دادا کی میراث کے بیان میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِیْ مَاتَ فَمَا لِیْ مِنْ مِیْرَاثِہٖ فَقَالَ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے میرے بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا مر گیا ہے سو میرا حصہ کیا ہے اس کے مال سے فرمایا آپ نے

[1] یعنی جس عورت نے لعان کیا ہو اپنے شوہر سے اور جدا ہو گئے ہوں ۱۲

www.KitaboSunnat.com

لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الآخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ

تجھے چھٹا حصہ ہے یعنی باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا اسکو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا آپ نے اس کو اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ مقررہ سے زائد ہے اور بہ سبیل عصبیت تم کو ملا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے۔ مترجم: صورت مسئلہ ملمعات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک مرد مرا اور اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ دادا جو حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دو ثلث بیٹیوں کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جس میں سے ایک ثلث دادا کو علی سبیل الفرضیت پھر دوسرا سدس بھی اسی کو دیا علی سبیل العصبیت اور دونوں سدس ایک مرتبہ نہ دیئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہے اور اس واسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تھا اور باپ اور دادا کے تین حال ہیں، اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب سے اور وہ چھٹا حصہ ہے ولد کے ساتھ یا ولد الابن کے ساتھ، دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے نہ ہونے کے وقت یعنی جب کہ ولد اور ولد الابن نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لے گا بطریق عصوبت، تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سدس لے گا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنی نصف لیگی اور جو باقی رہا اس کو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لے گا انتہیٰ (غایۃ الاوطار)

بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

باب دادی اور نانی کے میراث میں

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ أُمُّ الأُمِّ أَوْ أُمُّ الأَبِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ ابْنِي أَوْ إِنَّ ابْنَ ابْنَتِي مَاتَ وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَجِدُ لَكِ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى لَكِ بِشَيْءٍ وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ قَالَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الأُخْرَى الَّتِي تُخَالِفُهَا إِلَى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ

روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکر کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسا میرا مرگیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کتاب اللہ میں سو کہا ابوبکر نے میں نہیں پاتا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حق اور نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم دیا ہو انہوں نے تمہارے واسطے کچھ اور میں پوچھتا ہوں لوگوں سے، کہا راوی نے پھر پوچھا انہوں نے لوگوں سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اس کو سدس فرمایا ابوبکرؓ نے اور کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتھ کہا محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پھر دے دیا اس کو سدس پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمرؓ کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہیں رہا جو کچھ انہوں نے کہا زہری سے ولیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحْفَظُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

یاد رکھتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونوں کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونوں سے وہ سدس اسی کا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحاق بن خرشہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھی اس نے میراث اپنی فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب اللہ میں کچھ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ حصہ پھر تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے پھر دریافت کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ دیا آپ نے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکر نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے پھر جاری کر دیا سدس جدہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اکہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پہ اور جو ان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے اور اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ۔ جدہ صحیحہ وہ ہے جس کی نسب الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو، اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل ہو اس واسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتھ ناتا رکھتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اس کی ماں نخواہ جدہ فاسدہ ہوگی۔ چنانچہ نانا یعنی ماں کا باپ، تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہے اس واسطے کہ دو ماؤں میں یعنی میت کی ماں اور نانا کی ماں میں نانا واسطہ واقع ہوا اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اس کا چھٹا حصہ ہے، جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہوں گی تو شریک ہوں گی اس سدس میں بشرطیکہ جدات صحیحہ ہوں اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے نہ ذوی الفروض میں دوسری شرط جدات میں یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدہ حاجبہ کی ہو ماں ہو یا باپ کی ماں اسی طرح جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی طرف ہو یا باپ کی ماں، انتہی (غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

باب جدہ کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا أَنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جدہ کی میراث میں اس کے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تھی کہ اس کو کھلایا یعنی دلوایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اس کے بیٹا ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو اس کا بیٹا ہوتے ہوئے اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: مراد یہاں جدہ سے دادی ہے اور بیٹا اس کا یعنی باپ میت کا زندہ تھا، جان تو کہ جدات ابویات ہوں یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی ہیں ماں کے ہوتے ہوئے امیات اس لیے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بھی اتحاد ہے یعنی سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں میں اور ماں میں قرب بھی میت کا ہے نہ نانی میں، پس نانی اس لیے محروم ہو گی اور ابویات اس لیے کہ اتحاد سبب بھی ہے اور زیادت قرب بھی یعنی دادی باپ کی ماں ہے اور میت کی خود ماں موجود ہے پس دادی خود محجوب ہو جاوے گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محروم ہوتی ہیں اس لیے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات، اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے، حدیث باب کو نظر کرتے ہوئے، اور بعضوں کا قول ہے کہ یہ جو حضرت ﷺ نے اس جدہ کو دلوایا بطور اطعام و انعام کے تھا ورنہ جدہ کے لیے کچھ میراث نہیں، اور اقرب و ابعد تقدیم میراث میں برابر ہیں، مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطأ میں فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے نانی محروم اور اگر ماں نہیں ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہے اور باپ کے ہوتے ہوئے بھی اور اگر ماں باپ دونوں نہیں ہیں تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہو جاویں دادی اور نانی اور میت کا قریب ترکوئی ان سے نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہے میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونوں برابر ہیں قرب میں میت سے تو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جدات کو سوائے دو جدہ کے، اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد اس کے ابوبکر رضؓ نے اصحابؓ سے سوال کیا حکم جدہ کا پھر پہنچا ان کو خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دلوایا اسے ایک سدس پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر رضؓ کے پاس تو آپ نے فرمایا میں بڑھانے والا نہیں فرائض میں خدا نے تعالیٰ کے کچھ، اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو سدس منقسم ہو گا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اسی کا ہے اور کہا مالک نے میں نے نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوائے دو جدہ کے ابتدائے اسلام سے آج تک (انتہی ما فی الموطأ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ — باب ماموں کی میراث میں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر بھیجا میرے ساتھ عمر بن خطاب نے ابو عبیدہ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اس کا جس کا کوئی رفیق نہیں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں،

ف: اس باب میں عائشہؓ اور مقدام بن معدی کرب سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضوں نے اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہؓ کا اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بعضوں نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو اور پھوپھی کو اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنے کے باب میں ولیکن زید بن ثابت نے روایت نہیں کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجنے کا حکم کیا۔

مترجم : معرب میں ہے کہ رحم اصل میں منبت ہے ولد کا اور اس کا ظرف پھر قرابت اور وصلت من جہۃ الولاد و مسمّٰی برحم ہو گئی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے طحطاوی نے کہا ذو رحم عبارت ہے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہ ہو۔ مصنف رحمہ اللہ نے چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اس لیے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہیں میں معدود ہے ضرور جاہیے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے اور معنی شرعی یہ ہیں کہ ذو رحم وہ قرابت والا ہے جو صاحب فرض اور عصبہ نہ ہو تو ذو رحم وارثوں کی تیسری قسم ٹھہری اس وقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق اور مرتضیٰ اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور معاذ اور ابو الدرداء اور ابن عباس بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور یہی قول ہے امام اعظمؒ اور صاحبین کا اور جو ان کے اتباع ہیں اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایت شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں ان کے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو متروکہ بیت المال میں رکھا جائے گا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذو رحم وارث نہیں ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنی زوجین اگرچہ صاحب فرض ہیں مگر ذو رحم ان کے ساتھ وارث ہوتا ہے اس واسطے کہ ان پر رد کا فرض کا نہیں، پس اکیلا ذو رحم تمام مال کو لے گا قرابت کی وجہ سے اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے، عصبات کی ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہیں جزء میت پھر اصل میت پھر جزء ابوین پھر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد ہے خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہوں یہ مقدم ہیں اصل میت پر پھر ان کے بعد اصل میت ہیں یعنی جدِ فاسد[1] اور جدات فاسدات[2] اگرچہ بچند درجہ عالی ہوں، پھر ان کے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہیں یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور اخیافی بھائیوں اور بہنوں کی اولاد اور سگے بھائیوں یا سوتیلے بھائیوں کی بیٹیاں اگرچہ سافل اور نازل ہوں اور مقدم ہے نانا ان پر یعنی اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوہ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنی دادا ہے یا ماں کا باپ یعنی نانا اور جدتین سے باپ کی ماں یعنی دادی اور ماں کی ماں یعنی نانی مراد ہے۔ اور اولاد ان کی ماموں اور خالہ ہیں اور اخیافی چچا ہیں، یعنی میت کے باپ کے مادری بھائی، اور اخیافی کی قید اس لیے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام میں اور پھوپھیوں میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہوں یا سوتیلی

---

[1] جد فاسد وہ ہے جو قرابت رکھے میت کی بواسطہ عورت کے جیسے نانا اور نانا کا باپ ۱۲

[2] جدہ فاسدہ وہ ہے جس کی نسبت میں میت کی طرف جد فاسد داخل ہو جیسے میت کے نانا کی ماں یا نانا کی نانی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا مادری، خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے میں برابر ہیں یہاں کوئی اقرب اور ابعد نہیں اور ان میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہو گا جمیع مال کا مستحق ہو گا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ قرابت ان کی متحد ہے یا نہیں، اگر متحد ہے اس طرح کہ سب کی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولیٰ ہے باجماع یعنی سگا اولیٰ ہے، سوتیلے پر اور سوتیلا اولیٰ ہے اخیافی سے خواہ اقویٰ عورت ہو یا مرد اور اگر اقوای میں بھی تعدد ہو یعنی مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اس طرح کہ بعض کی قرابت باپ کی جہت سے اور بعض کی ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کی دو تہائیاں ہیں اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤں کی بیٹیاں ہیں اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنی اخوال اور خالات اور اعمام اخیافی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بھی ذوی الارحام کی قسم رابع میں داخل ہے پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہ ہوں تو مستحق ہوں گے میت کے باپوں اور ماؤں کی پھوپھیاں اور ان کے ماموں اور خالائیں اور باپوں کے اخیافی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سگے ہوں یا سوتیلے یا اخیافی اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہوں بالعلو والسفول اور مقدم ہو گا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم میں اور جبکہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم ہو گی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی (انتہیٰ یہ مضمون ہے غایۃ الاوطار کا)

بَابُ مَاجَآءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْهُ اِلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ۔

باب لاوارث کی موت میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کوئی اس کا وارث ہو عرض کی صحابہؓ نے کوئی اس کا وارث نہیں کہا دیدو اس کا مال اس کے گاؤں والوں کو۔

ف: اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: الشیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس کا مال گاؤں والوں کو دلوانا بطور صدقہ اور تبرع تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اس کا مصالح مومنین ہیں پھر آپ نے اس کے گاؤں والوں میں خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپ کی نظر مبارک میں ہو گی اور حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی کسی کے وارث نہیں ہوتے اس

لہ اولاد وارث سے مراد صنف اول میں صاحب فرض کی اولاد ہے اور صنف ثالث میں عصبہ کی اولاد مراد ہے اور صنف ثانی اور رابع میں یہ نہیں ہوتا، ماں اس کی اولاد میں تقدیم اقرب کی ہوتی ہے پھر قوی تر کی پھر ولد عصبہ کی اتحاد قرابت کے وقت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب سے آپ نے وہ مال اوروں پر تقسیم کردیا اور آپ نہ لیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد مرگیا زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ چھوڑا اس نے کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اسے اس نے آزاد کیا تھا پھر دیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکہ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جاوے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اس کی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہو۔

مترجم: مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعاً اور صدقۃً تھا گویا بیت المال میں اسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ۔

باب کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے مانند اس کے اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمر بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور حدیث مالک کے وہم ہے وہم کیا اس میں مالک نے اور روایت کی بعضوں نے مالک سے سو کہا اس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمر بن عثمان اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولاد عثمان سے اور نہیں جانتے ہم عمر بن عثمان کو اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعضوں نے مرتد کی میراث میں سو بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم نے داخل کر دیا اس کے مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعضوں نے وارث نہ ہو اس کے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث مذکورہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کافر کا اور یہی قول ہے شافعی کا۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپس میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر کی روایت سے کہ روایت کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے۔

مترجم: موانع ارث چار ہیں، ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا، دوسرے رق یعنی ملک ہونا اگرچہ ملک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسی طرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو امام اعظم رحمہم اللہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری کے ساقط ہو جاوے مگر مانع میراث ہے چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافاً للشافعی حقیقۃً ہو جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً چنانچہ مستامن اور ذمی دارالاسلام میں یا چنانچہ دو حربی دو ملکوں مختلف کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ ان میں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان ان کے انتہی (غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ
باب قاتل کو میراث نہ ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاتل وارث نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث صحیح نہیں، پہچانی نہیں جاتی مگر اسی سند سے اور اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنی ان سے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا انہیں میں ہیں احمد بن حنبل اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا، قتل خطاء ہو یا عمداً اور بعضوں نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالکؒ کا۔ مترجم: باقی موانع ارث بھی اس باب کے اوپر گزر ے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا
باب شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَأَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا انہوں نے کہا عمرؓ نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ بھیجا ان کو کہ وارث کر دا شیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں۔

(ف) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ
باب اس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لیے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اس کے پیٹ سے مردہ ہو کر ایک غرہ کا یعنی ایک (لونڈی یا غلام) پھر وہ عورت کہ جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ نے غرہ کا مر گئی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰی عَصَبَتِهَا نے کہ میراث اس کی اس کے لڑکوں کے لیے اور اس کے شوہر کے لیے ہے اور دیت اس کی عصبہ پر ہے۔

ف: روایت کی یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: قولہ یعنی وہ عورت جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ نے غرہ[1] کا مر گئی اس عبارت کی شرح میں کلام ہے اس طرح کہ عورت سے مراد یہاں وہ عورت ہو کہ جس نے جنین کو ضائع کیا تھا اور اس کی عاقلہ پر آنحضرتؐ نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت میں علیہا سے علی عاقلتہا مراد ہے یعنی مضاف یہاں محذوف ہے پس ضمائر بنیہا اور زوجہا میں اسی جانیہ[2] کی طرف راجع ہوں گی اور تخصیص توریث کی اس کے لڑکوں اور زوج کے لیے اس واسطے فرمائی کہ اس کا اور کوئی وارث نہ ہوگا مگر اس میں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ وفات جانیہ کے ذکر سے یہاں چنداں فائدہ نہیں بلکہ مراد ظاہراً مرنا جنین کا ہے اور اس کی ماں کا چنانچہ ایک روایت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔ فَقَتَلَهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا یعنی مار ڈالا اس عورت کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو، سو طیبی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ مراد قضٰی علیہا سے قضٰی لہا ہے آنحضرتؐ نے لام کے مقام میں علیٰ فرمایا جیسے اس آیت کریمہ میں لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ کہ علیٰ بمعنی لام ہے غرضیکہ اس صورت میں مراد وہ عورت ہے کہ جس پر جنایت واقع ہوئی اور موت اس کی بیان ہوئی جس کا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اسی کی طرف راجع ہیں مگر علیٰ عصبتہا میں ضمیر جانیہ کی طرف ہے مگر یہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونوں روایتوں میں قضیہ ایک ہی ہو اور طیبی نے کہا یہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارت حدیث میں احتمال ہے کہ حمل گرانے والی عورت مرے یا جس کا حمل گرا تھا، غرض جو مری ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث اس کی اس کے وارثوں کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِ الرَّجُلِ

باب اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِی الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰی يَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ

روایت ہے تمیم داری سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اس اہل شرک کے حق میں جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں میں سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے اس

[1] غرہ ایک لفظ ہے کہ لونڈی غلام دونوں کو شامل ہے جیسے مملوک ۱۲ [2] جانیہ جنایت سے ہے جانیہ وہ عورت ہے کہ جس نے حمل گرا دیا تھا اور جس کا حمل گرا وہ مجنیۃ علیہا ہے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ کی موت اور زندگی میں۔

اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہٖ

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم عبداللہ بن وہب کی روایت سے اور بعضوں نے ابن موہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں تمیم داری سے اور بعضوں نے عبداللہ بن موہب اور تمیم داری کے بیچ میں قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے اور رعایت کی یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے اور زیادہ کیا اس میں قبیصہ بن ذدیب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہیں اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعضوں نے کہا اس کی میراث بیت المال میں رکھی جاوے اور یہی قول ہے شافعی کا اور استدلال کیا انھوں نے اس حدیث سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الولاء لمن اعتق۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاھَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْ اَمَۃٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ الزِّنَا لَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

ف: اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اپنے باپ کا۔

مترجم یعنی وارث نہیں ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے اور اسی طرح وارث ہوتی ہے اس کی ماں اس سے (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَنْ لَا یَرِثُ الْوَلَاءَ

باب ولاء کی میراث میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ یَرِثُ الْمَالَ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولاء کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا۔

ف: اس حدیث کی سند کچھ قوی نہیں۔

عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَۃُ تَحُوْزُ ثَلَاثَۃَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَھَا وَلَقِیْطَھَا وَوَلَدَھَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْہُ۔

روایت ہے واثلہ بن اسقع سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکوں کو اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کا اور جس لڑکے کو راہ میں سے اٹھا کر پال لیا اور اس لڑکے کا جس کو لے کر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہو گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابواب الوصایا　　　یہ باب ہیں وصیتوں کے جو وارد ہیں

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم　　　رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: وصایا جمع ہے وصیۃ کی جیسے خطایا جمع ہے خطیۃ کی اور وصیت اصل میں عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہیں لغت اور اصطلاح میں وہ عہد و قرار و نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے بمعنی مصدر کے اور موصی بہ کو یعنی جس کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں اور ایصاء عبارت ہے غیر کو وصی کرتے سے تاکہ غیر اس کی غیبت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصی بہ اور خالد موصی لہٗ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے یہاں اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہلِ ظواہر اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اور پیش از نزول میراث واجب تھی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اس لیے وصیت وارث کو درست نہیں اور فقہاء نے کہا ہے کہ جس پہ دَین ہو یا ودیعت کسی کی اس کے پاس ہے تو لازم ہے اس کو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر، (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

باب ما جاء فی الوصیۃ بالثلث　　　باب وصیت بالثلث میں

عن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام القتح مرضا اشفیت منہ علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی فاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس انک لن تنفق نفقۃ الا اجرت فیھا حتی اللقمۃ ترفعھا الی فی امرأتک قال قلت یا رسول اللہ اخلف عن ھجرتی قال انک لن تخلف بعدی فتعمل عملا ترید بہ وجہ اللہ الا ازددت بہ رفعۃ ودرجۃ ولعلک ان تخلف حتی

سعد نے کہا میں بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موت کے سو آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو سو میں نے کہا یا رسول اللہ میرا مال بہت ہے اور وارث کوئی نہیں مگر بیٹی میری یعنی عصبات وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں اپنے سارے مال کی یعنی خدا کی راہ میں فرمایا آپ نے نہیں، کہا میں نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کروں فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا پھر نصف مال کی فرمایا آپ نے نہیں کہا پھر تہائی مال فرمایا آپ نے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جاوے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جاوے تو ان کو تنگ دست کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے سامنے تو خرچ نہ کرے گا کسی اہلِ حقوق پہ کوئی خرچ کرنے کی چیز مگر بدلہ دیا جاوے گا تجھ کو اس کا یہاں تک کہ ایک لقمہ کہ اٹھاوے گا اسکو اپنی بی بی کے منہ کی طرف، کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

کیا میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے فرمایا آپ نے نہ زندہ رہے گا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اس کے رضائے الٰہی کا مگر چڑھائی جاوے گی تیرے لیے بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہاں تک کہ منتفع ہوویں گی تجھ سے کچھ قومیں اور نقصان اٹھاویں گے تجھ سے دوسرے لوگ پھر آپ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ رواں کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا ان کو ایڑیوں پہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تھے ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کہ وہ انتقال کر گئے ہیں وہ مکہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی پہ عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ میں وصیت کرنا اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے ثلث سے کم وصیت کرنے کو اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث کو بہت فرمایا۔

مترجم: قولہ وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جس کی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات ان کے بہت تھے، قولہ تیکففون کف سے مشتق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یعنی سوال کریں دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھریں، قولہ میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے یہ مہاجرین میں سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری میں ان کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں مر جاؤں تو ہجرت میری قبول نہ ہو حضرت نے ان کو طول حیات کی بشارت دی... ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہے اور کفار کی ہزیمت اور مسلمانوں کی نصرت ان کے ہاتھ پر ہوئی، قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ الخ اس قول میں حضرت ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پھر حجۃ الوداع میں مکہ میں آکر انتقال فرما گئے اور ترحماً یہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضوں نے کہا حضرت کی مراد اس قول سے مذمت ان کی تھی کہ انہوں نے ہجرت نہ کی یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد یا عورت عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے ان کو موت پس وہ نقصان پہنچاتے ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے ان دونوں کے لیے دوزخ پھر پڑھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت من بعد وصیۃ سے الفوز العظیم تک۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں دادا ہیں نصر جہضمی کے۔

مترجم: غَیْرَ مُضَآرٍّ یعنی وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اس کے کسی کو بیضاوی نے کہا ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہ ہو مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو مال کم پہنچا یا کسی کے قرض کا جھوٹ اقرار کر لیا کہ وہ اس کے مال سے ادا کرنا پڑا اس میں بھی وارثوں کا نقصان ہوا اور ابوہریرہ نے اس حدیث کی تائید کے لیے یہ آیت قرأت کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب وصیت کی ترغیب میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آپ نے نہ چاہیے مرد مسلمان کو دو رات رہے اور اس کو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہ کہ وصیت اس کی لکھی ہوئی ہو اس کے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْصِ

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہ کی۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

روایت ہے طلحہ سے کہا انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے نہیں پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپ نے آدمیوں کو فرمایا انہوں نے وصیت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب وارث کیلیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے سوا اب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے اور لڑکا منسوب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔

ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب ان کا اللہ تعالےٰ پر ہے اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے موالی کے سوا اور کی طرف اس پر لعنت ہے اللہ کی پے درپے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے عرض کیا گیا یارسول اللہ کھانا بھی، فرمایا آپ نے کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے یعنی اس کی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے اور فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہے اور قرض ادا کرنا ہے اور ضامن ذمہ دار ہے یعنی اس چیز کا جس کی ضمانت کی ہے۔

ف: اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جس میں وہ متفرد ہوں اس لیے کہ انہوں نے اہل عراق و حجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت ان کی اہل شام سے صحیح تر ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسماعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدن میں یعنی ہوش و حواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکرہ ہیں ثقات سے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابو اسحاق فزاری نے تو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ[1] بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہ رہا تھا اس وقت سنا میں نے آپ کو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ سو اب وصیت نہیں ہے وارث کے لیے اور ولد صاحب فراش کی طرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ اب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے یعنی قبل نزول آیت میراث تو

---

[1] قصع فلان قصعا فرو برد فلاں جرعۂ آب را وقصعت الناقۃ بجرتہا فرو برد ناقہ نشخوار خود را یا خائید آں را یا برآورد نشخوار را از شکم و ہنوز نخائید یا پر کرد دہن را ازاں یا نیکو و نرم خائید و فی الحدیث انہ خطب علی راحلتہ انہا تقصع بجرتہا ۱۲ منتہی الارب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وارثوں کے لیے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نہ رہا اور درصورتیکہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لیے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہو گی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غیر مضار اور اگر کوئی وارث نہ ہو سوا ایک کے تو وصیت اسے جائز ہو گی اس لیے کہ اس میں کسی کا نقصان نہیں جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں اور کوئی وارث نہیں تو وصیت صحیح ہو گی کذا ذکرہ ابن الکمال، اور مجتبیٰ میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اس کا ہو گا یعنی جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہ ہو (غایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش الخ یعنی جب کسی نے کسی کی زوجہ منکوحہ سے یا امۂ موطوئہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اس کا اس عورت کے زوج اور سید سے لگے گا نہ اس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں، اور اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانا زجراً ہے جیسے کہتے ہیں فلانے پر خاک ہے، دوسرے یہ کہ یہ بیان واقعی ہے یعنی وہ مستحق ہے رجم کا، قولہ اور جس نے اپنے کو ولد ٹھہرایا مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہیں اور کسی کو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بن جاتے ہیں یا بزرگوں کی اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں، اور منیحہ وہ جانور ہیں کہ کسی کو دیا اس کے واسطے کہ اس کے دودھ سے منتفع ہو پھر مالک جب چاہے اسے پھیر لیوے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے۔

بَابُ مَا جَاءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ
باب اس بیان میں کہ ادائے دین وصیت پر مقدم ہے

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَ اَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ۔

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑھتے ہو قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنی اگرچہ وصیت قراءۃً مقدم ہے مگر اداءً مؤخر ہے۔

ف: اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ
باب اس کے بیان میں جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب

عَنْ اَبِي حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ اَوِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ

روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑے کی اپنے مال میں سے پھر ملاقات کی میں نے ابا الدرداء سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اس کا فقراء یا مساکین یا مجاہدوں میں جو اللہ کی راہ میں ہوں تو کہا ابو الدرداء نے میں اگر ہوتا یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ اِذَا شَبِعَ۔

تمہاری جگہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسی کو یعنی انہیں میں خرچ کرنا اولیٰ ہے پھر بیان کی یہ حدیث کہ سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثال اس کی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند مثال اس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بھر جاوے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی ثواب اس کا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالتِ صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جاوے۔ جیسا انصار کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ

یعنی مقدم رکھتے ہیں اپنے نفسوں پر مہاجرین کو اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا یعنی کھلاتے ہیں کھانا جس وقت میں کہ کھانے کی ان کو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین نے حُبِّہٖ کی ضمیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

باب عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رض اَخْبَرَتْہُ اَنَّ بَرِیْرَۃَ جَاءَتْ تَسْتَعِیْنُ فِیْ کِتَابَتِھَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِھَا شَیْئًا فَقَالَتْ لَھَا عَائِشَۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی اَھْلِکِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِیَ عَنْکِ کِتَابَتَکِ وَیَکُوْنَ وَلَاءُکِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَۃُ لِاَھْلِھَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ وَیَکُوْنَ لَنَا وَلَاءُکِ فَلْتَفْعَلْ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِیْ فَاَعْتِقِیْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَیْسَ لَہٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو کہ بریرہ آئیں تائید چاہتی تھیں حضرت عائشہ سے اپنی زر کتابت ادا کرنے میں اور اس میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا سو فرمایا ان سے حضرت عائشہ رض نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو ان سے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کر دوں زر کتابت تیرا اور ہو وے ولا میرے لیے تو میں ایسی کر دوں سو ذکر کیا بریرہ نے اپنے لوگوں سے اور نہ مانی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب تجھے زر کتابت دے کر اور ہو وے ولا تیری ہمارے لیے تو خیر کریں، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تم خرید کر کے آزاد کرو اور ولا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ میں، جس نے شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اس کی وفا اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار اس نے شرط باندھی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولا اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

مترجم۔ اس میں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات و طاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین ما قلیل و کثیر کے یا متصوفین وظائف اور اوراد میں یوم و وقت و ثواب و ماکل و مشارب میں شروط بیجا مقرر فرماتے ہیں کہ سب کے سب از قبیل لا یلتفت الیہا ولا یعباء بہا ہیں انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے۔

مسئلہ[۱] وصیت چار قسم ہے۔ واجب ہے وصیت زکوٰۃ و کفارات اور فدیہ صیام اور مسائل ملحقہ، مترجم۔ صلوٰۃ کے جن کے ادا کرنے میں مسلمانوں نے قصور کیا اور وصیت مباح ہے مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق و فاجر کے واسطے اور ان کے سوا مستحب ہے حموی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اس کی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اس کو وصیت کرنا لائق نہیں اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور واجبہ سے وصیت کی ابتداء کرے اور اگر اس پر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقرباء اغنیاء ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے۔ (کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی)

مسئلہ[۲]۔ نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علماء کا کہ جس کا وارث ہو اس کی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجازت ورثہ اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دے دیں وارث تو نافذ ہو جائے گی اگرچہ جمیع مال میں ہو۔ اور لیکن جس کا کوئی وارث نہ ہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اس کی ثلث سے زیادہ میں اور جائز رکھا ہے اسے ابو حنیفہ اور اصحاب ان کے نے اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت میں اور یہی مروی ہے علیؓ اور ابن مسعودؓ سے

مسئلہ[۳]۔ ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نہ کی کیا ہیں اگر صدقہ دوں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اور اسی طرح اور بھی روایتیں آئیں ہیں۔ نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اس کا پہنچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اس کو اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث مخصص ہیں عموم کو اس آیت کے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کی طرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اس کا دینا ولیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر اس کا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اس نے یا نہ کی ہو اور یہ سب راس المال سے ہوں گے عام ہیں کہ دیون الٰہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نہ چھوڑا تو وارث پر قضائی دین لازم نہیں مگر استحباباً اور تبرعاً۔

مسئلہ[۴]۔ وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا، یعنی وصیت کی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مگر یہ کہ شرک میں اُن کی اطاعت نہیں اور اسی طرح اور امور خلاف شرع میں اور وصیت یہاں بمعنی امر و حکم کے ہے اور وصیت ابراہیم و

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب علیہ السلام کی اس آیت میں جو آخر پارہ الم میں ہے مذکور ہے وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے توحید پر قائم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی الصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مومن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات و احادیث میں ہوگی اور رہا یہ کہ اسی طرح دنیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل پاک کو اس وقت اس امر کی وصیت ضرور ہے کہ عزیز و اقارب نوحہ نہ کریں اور تیجہ و سوا لہ بطور بدعت نہ کریں پھولوں کی چادر جنازہ اور قبر پر نہ ڈالیں اور اسی طرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہیں۔ انتہی۔ چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے۔

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ یہ باب ہیں ولاء اور ہبہ کے جو وارد ہیں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ولاء لغت میں بمعنی نصرت اور محبت کے ہیں اور مشتق ہے ولی بفتح واؤ و سکون لام سے اور شرع میں عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتے ہیں آزاد کیے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اس کا اور اس کے نکاح کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتی ہے اور ولاء موالات بقول اسبیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برادری نہیں اور نہ کوئی مددگار سو مجھ کو اپنی طرف بلا لے اور اپنی قوم کی طرف تاکہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نوائب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مر جاؤں تو میرے مال کا وارث ہے۔ تو دونوں شخصوں میں عقد موالات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی (غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ باب اس بیان میں کہ ولاء معتق کا حق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کو خریدنے کا اور شرط کی ان کے مالکوں نے ولاء کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء اسی کا حق ہے جو قیمت دیوے یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو یعنی متکفل ہو آزاد کرنے کا نعمت سے۔

ف۔ اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ باب ولاء کی بیع اور ہبہ کی نہی میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد اللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبداللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں نے کہ عبداللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوموں اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سلیم نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ وہم ہے وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہ سند ہے عن عبید اللہ بن عمر عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی سند سے روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمرو سے اور متفرد ہوئے عبداللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کے ساتھ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَءُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَآءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ۔

باب معتق اور باپ کے سوا اور کسی کو معتق اور باپ کہنے کی برائی میں۔

روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے خطبہ پڑھا ہم پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہیں ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جس میں سن لکھے ہوئے ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جراحتوں کے تو بیشک اس نے جھوٹ بولا یعنی کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان پھر جس نے جگہ دی کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنے والے بدعتی کو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل اور جس نے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف یا مولیٰ بنایا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتے اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نہ نفل اور پناہ دینا مسلمانوں کا ایک ہے کہ چلتا ہے اس کے ساتھ ادنیٰ ان کا یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو اس کی رعایت سب کو لازم ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهٖ

باب لڑکے کی نفی کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا تو فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا ہیں تیرے پاس کچھ اونٹ عرض کی اس نے کہ ہاں فرمایا آپ نے کیا رنگ ہیں ان کے اس نے کہا سرخ۔ فرمایا کیا ہے اس میں کوئی کالا بھی اس نے کہا ہاں ان میں کالے بھی ہیں فرمایا پھر کالا ان میں کہاں سے آیا اس نے کہا کہ شاید آگئی ہوگی اس میں کوئی رگ یعنی ان ان اونٹوں کے باپ دادوں میں کوئی کالا ہوگا اس کی رگ سے سرخ اونٹوں میں کچھ کالے پیدا ہو گئے آپ نے فرمایا شائد تیرے لڑکے میں بھی کوئی رگ آگئی ہوگی اس کے باپ دادوں کی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَافَةِ

باب قیافہ شناس کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے پاس خوشی خوشی کہ چمک رہی تھیں جھریاں ان کی پیشانی کی اور فرمایا آپ نے تم نے دیکھا کہ مجزز نے دیکھا اس وقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو پھر کہا یہ پیر بعض اُن کے بعض سے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ المتران مجززا مر علی زید بن حارثۃ و اسامۃ بن زید وقد غطیا رؤسہما وبدت اقدامہما فقال ان ھذہ الاقدام بعضہا من بعض یعنی فرمایا آپ نے حضرت عائشہ رضی سے کہ مجزز گذرا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پہ سے اور وہ دونوں ڈھانکے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے تھے ان کے پیر سو کہا مجزز نے کہ یہ اقدام بعض ان کے بعض سے ہیں انتہی اسی طرح روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمٰن اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے میں۔

مترجم۔ اہل جاہلیت قدح کرتے تھے نسب میں اسامہ بن زید کے اس لیے کہ اسامہ کالے تھے اور باپ ان کے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام ان کا مجزز تھا اس نے کہا دونوں کے پیر دیکھ کر کہ ان دونوں میں الوت اور بنوت ثابت ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے کہ قادحین کی تکذیب اور ان کے نسب کی تصدیق ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَدِيَّةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب دلانے میں ہدیہ پر۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ہدیہ بھیجو اس لیے کہ ہدیہ لے جاتا ہے دل کی خفگی اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگرچہ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کھر کا یعنی ہدیہ دینے میں شرمادے نہیں اگرچہ ادنیٰ چیز ہو۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے اور بعض اہل علم نے ان میں کلام کیا ہے بسبب حافظہ ان کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَالْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ۔

باب ہدیہ یا ہبہ دے کر پھیر لینے کی کراہت میں۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کوئی چیز پھر پھیر لیتا ہے۔ مانند اس کتے کے ہے کہ کھایا اس نے یہاں تک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کی طرف یعنی کھالی۔

ف۔ اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے دونوں مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو کہ فرمایا آپ نے حلال نہیں کسی مرد کو کہ دیوے کوئی چیز پھر پھیرے اس کو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اس چیز کا کہ دیوے اپنے ولد کو مثال اس شخص کی کہ دے کر پھیر لیوے مانند کتے کے ہے کہ کھا کر جب آسودہ ہو قے کرے اور پھر اپنی قے کو کھا جاوے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا امام شافعیؒ نے حلال نہیں کسی کو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اس کا لوٹا لینا اور استدلال کیا شافعی نے اسی حدیث سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْقَدَرِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں قدر کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم۔ قدر بحرکت دال قضا و حکم اور نہایہ میں ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالیٰ شانہ نے اور سکون دال سے بھی آیا

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے کاموں کا اور بندوں کے رزق و عمر اور خیر و شر کا اور صراح میں ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا بندہ کے اوپر حکم ہے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا و قدر دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور کبھی دونوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور تقدیر وقوع اس کا اور اس معنی سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ۔ محو و اثبات عبارت ہے قدر سے اور عندہ ام الکتاب میں اشارہ ہے طرف قضا کی اور اس کے برعکس بھی اطلاق ہوتا ہے ایمان قدر پر لانے سے یہ مراد ہے کہ یقین کریں ہم کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے خیر و شر سے یا افعال سے بندوں کے اور سوا اس کے اور چیزوں سے سب تقدیر الٰہی سے ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اس کی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اس کے بندوں کو اپنے کام میں اختیار بھی ہے کہ ثواب و عقاب اسی پر مرتب ہوتا ہے اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جس کا جاننا یہاں ضرور ہے وہ اتنا ہے کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اسے اختیار رکھتے ہیں کہ دیدہ و دانستہ ایک فعل کو اس کے ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اس کے ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے۔ بخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلاً اس میں اختیار نہیں ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معلوم ہوا اور کتاب و سنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہوا ہے اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریوں کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہو گیا پس حقیقت میں حال درمیان قدر و جبر کے ہے جیسا کہ امام عارفین ابو عبد اللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لا جبر و لا قدر ولکن امر بین امرین اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق و ایجاد اشیاء میں اسباب و شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کیے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو اور پانی بجھانے کو اور کھانا کھانے کو اور تلوار سر اڑانے کو یہ سب اس کی خلق و ایجاد سے ہے۔ ولیکن اس میں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہے بغیر اسباب کے بھی جسے چاہے پیدا کر دے اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نہ کرے آدمی اور قصد اور اختیار اس کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے افعال پیدا کرنے کا اور پیدا کرنے والا وہی ہے ہر چیز کا اور وجود اسباب و مسببات اور شرائط اور مشروطات کا سب اس کے حیطۂ قضا و قدر میں داخل ہے اور اس کے قضا و قدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر و نہی کا بلنے ربوبیت و عبودیت پر جاہد ثواب و عقاب تصرف اس کا ہے اپنے ملک میں مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ وَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ہے انتہی ما ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا

باب تقدیر میں خوض کرنے کی برائی میں۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں سو غصے ہو گئے۔ آنحضرت یہاں تک کہ سرخ ہو گیا آپؐ کا منہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپ کے گالوں پر انار کے دانوں کو پھر فرمایا آپؐ نے کیا اس کا حکم کیے گئے ہو تم یا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا اس کے نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں ہیں تم سے اگلی قومیں جبکہ بحث کی انہوں نے اس امر میں قسم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَنَازَعُوا فِيهِ - دیتا ہوں میں تم کو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اس میں۔

ف۔ اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ متفرد ہیں ان کے ساتھ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى -

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقریر کی آدمؑ و موسیٰؑ نے سو کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے آدمؑ آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپؑ کو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی روح آپ میں پھر گمراہ کیا آپ نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے فرمایا آپ نے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت نے پھر جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تقریر میں۔

ف۔ اس باب میں عمرؓ اور جندبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور بعضوں نے سند میں یوں کہا ہے عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت آدمؑ کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں اور آدم علیہ السلام نے موسیٰؑ کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰؑ ہو کہ دی تم کو الواح کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تم کو پروردگار نے کان میں باتیں کرنے کو پھر تم نے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے لسے میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیسؑ برس پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے بھلا تم نے یہ بھی پڑھا اس میں وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى انہوں نے کہا ہاں باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہیٰ مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسی طرح تقدیر کے ساتھ متمسک ہو کر کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار التکلیف میں ہے کہ جاری ہیں وہاں احکام تکلیفیہ شرعیہ عقوبت زجر و توبیخ سے اور اس لوم و عقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں روکنا ہے اس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہے زجر کا جب تک کہ مرا نہیں جیسے محتاج ہے تریاق کا زہر کھانے کے بعد جب تک کہ مرا نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ ان سے جب یہ گفتگو ہوئی وہ خارج تھے دار تکلیف سے اور محتاج نہ تھے زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کے خطا کا اب زجر کرنا ان کی خطا پر بے فائدہ ہے کہ بجز ان کے خجل اور شرمندہ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دار تکلیف میں تھے اس وقت متمسک اس قول کے ساتھ نہ ہوئے بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کے سوا زبان پر کچھ نہ لائے اور ابوالحسن قابسی نے کہا ہے کہ ارواح دونوں کی آسمان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسراء میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آسمانوں میں اور بیت المقدس میں اور حضرت نے امامت کی ان کی نمازمیں اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں دار التکلیف میں اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہے اس لیے کہ اس صورت میں حضرت موسیٰؑ نے مواخذہ خطا پر جو کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدمؑ نے جو اپنے تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندہ مغفور کا اور مناسب ہے دار السرور کے (خلاصۃ مافی النووی)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

باب شقاوت اور سعادت کے بیان میں۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَعٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ۔

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیجئے ہم کو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا نیا شروع ہوا یا ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے فرمایا آپؐ نے ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے سو جو اہل سعادت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے شقاوت کے۔

ف اس باب میں علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عُلِمَ وَقَالَ وَكِيعٌ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

روایت ہے حضرت علی سے کہا ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپؐ زمین میں کرید رہے تھے کہ یک بارگی آپؐ نے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جس کا حال معلوم نہ ہو چکا ہو یعنی مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا وکیع نے کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہ اس کی دوزخ سے یا جگہ اس کی جنت سے کہا صحابہ نے پھر کیا بھروسہ کریں ہم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی قسمت کے لکھے پر فرمایا آپؐ نے نہیں عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے اس کام کے لیے کہ جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اول روایت میں حضرت عمر نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا الخ یعنی ہمارے اعمال پہلے سے مقدر اور مکتوب ہو چکے ہیں کہ اس کے موافق ظہور میں آتے ہیں یا اول کچھ تحریر و تقدیر نہ تھی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اس کی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہو چکا ہے اور دوسری روایت میں قولہ آپؐ زمین کرید رہے تھے یعنی جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھ نقش بناتا ہے قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے الخ یعنی سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سیئہ کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيْمِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

باب خاتمہ کے بیان میں۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا روایت کی ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کہے گئے یا سچی بات کہی گئے ان سے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ ایک تم میں کا ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک پھر ہو جاتا ہے وہ علقہ مثل اس کے پھر ہو جاتا ہے وہ مضغہ مثل اس کے یعنے چالیس روز کے بعد یہ حالتیں اس کی بدلتی رہتی ہیں پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ سو وہ پھونکتا ہے اس میں رُوح اور حکم کیا جاتا ہے اس کو چار چیزوں کا یعنی لکھتا ہے وہ رزق اس کا اور موت اس کی اور عمل اس کا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ ایک تم میں کا کرتا ہے کام جنت والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اس میں اور ایک تم میں کا عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا بیان فرمایا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کی حدیث مثل اس کے اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اس کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ

باب اس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے سو ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں اس کو اور نصرانی کر دیتے ہیں اس کو اور مشرک کر دیتے ہیں اس کو عرض کیا یا رسول اللہ جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهٖ۔ قبل بلوغ کے اور یہودی نصرانی ہونے سے پہلے فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے۔

ف۔ روایت کی ہم سے ابوکریب اور حسین بن حریث نے دونوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی معنوں میں اور اس میں ملت کی جگہ فطرت کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے یولد علی الفطرۃ۔

مترجم۔ ہر مولود پیدا ہوتا ہے ملّت اسلام پر یا فطرت پر اور فطرت اور فطر لغت میں چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں وہ خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیے اور طیار ہے تمیز کرنے کو حق اور باطل میں اس لیے کہ ودیعت رکھی ہے اس میں صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اس کو اس کے جوہر ذات میں کہ اس کی وجہ مستعد رہتا ہے قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کرے اور عوارض و موانع نہ آویں اور انہی موانع کا بیان ہے فابواہ یہودانہ سے آخر تک قولہ کہ اگر وہ بڑے ہوتے کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور اجماع اہل دین کا اس پر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور کفار کے اطفال میں تین قول ہیں اوّل جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیح تر ہے اس لیے کہ ضرورۃً معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ بے گناہ کسی کو عذاب نہ کرے گا اور اس حدیث میں آپؐ نے تفویض کیا اُن کے حال کو باری تعالیٰ کے علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سے قبل اس کے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپؐ کی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جاویں گے اور بعد اس کے وحی آئی کہ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ ان کے اگر مسلمان ہیں تو وہ ان کے شفیع ہیں (کذا ذکرالشیخ فی شرح مشکوٰۃ)۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ
باب اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دُعا۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔

روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں رد کرتی ہے قضا کو کوئی چیز مگر دُعا اور نہیں بڑھاتی ہے عمر کو مگر نیکی۔

ف اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے اور ابو مودود دو ہیں ایک کو ان میں سے فضہ کہتے ہیں اور دوسرے کو عبدالعزیز بن سلیمان اور ایک

---

[1] اور مؤید اس قول کا جو مروی ہے بخاری میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج میں جنت میں اور گرد ان کے اولاد ناس سے بہت کچھ تھے پوچھا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ اولاد تھی مشرکین کی کہا ہاں اولاد مشرکین کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک نہ بھیجیں رسول اور ظاہر ہے کہ تکلیف شرعی نہیں ہوتی قبل بلوغ کے جیسے نہیں ہوتی قبل مجیئ رسول کے ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے بصری ہیں اور دوسرے مدنی اور دونوں ایک زمانہ نہیں تھے۔ اور ابومودود جنہوں نے یہ روایت کی وہ فضہ بصری ہیں مترجم۔ اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مر دکثیر الدعا پر گویا قضا نازل ہی نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد قضا سے بلا ہے کہ اس کے مکروہ ہونے اور اس سے ایذا اٹھانے سے آدمی ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے مگر یہ سب تکلف ہے معنی حقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سے قضائے معلق ہے اور وہ قضا ہے کہ جس کا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اس لیے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہے اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جاوے گی اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا تو جواب اس کا یہ ہے کہ شائد مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا انتہیٰ۔

بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ

باب اس بیان میں کہ قلوب رحمان کی دو انگلیوں میں ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَآءَ۔

روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھے اے مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ پر اور اس چیز پر کہ آپ لائے پھر آپ ڈرتے ہیں ہم پر فرمایا آپ نے ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے انہیں جیسا چاہتا ہے۔

ف۔ اس باب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ رض اور عائشہ رض اور ابی ذر رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انس سے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سفیان کی انس سے صحیح تر ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

باب دوزخیوں اور جنتیوں کی کتابوں کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں کہا ہم نے نہیں یا رسول اللہ مگر آپ خبر دیویں ہم کو سو فرمایا آپ نے اس کتاب کو جو ان کے داہنے ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔

ان کے قبیلوں کے پھر میزان لگا دی گئی ہے اس کے اخیر میں پھر نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے اُن سے ہرگز پھر فرمایا اس کو جو اُن کے بائیں ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے پھر میزان لگا دی گئی ہے اس کے آخر میں سو نہ بڑھیں گے اُن میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یارسول اللہ بیشک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی اس سے یعنی دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپؐ نے متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اس لیے کہ جنت والا ختم کیا جاوے گا عمل پر جنت والوں کے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جاوے گا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پھر اشارہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھینک دیا ان دونوں کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اس کو پوچھا کیسے عمل میں لگاتا ہے یارسول اللہ فرمایا توفیق دیتا ہے اس کو عمل نیک کی قبل موت کے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپؐ نے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اس کا بخوبی آجاوے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج میں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرامؓ نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے حاصل نہ ہوئی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ

باب عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی میں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِي شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا نہیں لگ جاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشْفَةِ يُدْنِيْهِ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا۔

یا رسول اللہ ایک اونٹ جس کی فرج میں کھجلی ہو جب حظیرہ میں آتا ہے کھجلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر کس کی کھجلی لگی پہلے اونٹ کو ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو اور لکھی اس کی زندگی اور رزق اور مصیبتیں۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور سنا میں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جاوے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسی کو علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

مترجم۔ تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انواء کی کتاب الطب کے آخر میں گزری اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فرّ من المجذوم کی بھی کتاب الاطعمہ میں گزری فلانطیل بالاعادتہا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

باب تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ہے کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لاوے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہاں تک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہنچا اُس کو اُس سے خطا کرنے والا نہ تھا اور جس نے خطا کی اس سے وہ ہرگز اس کو پہنچنے والا نہ تھا۔

ف۔ اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے جابر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن میمون کی اسناد سے اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا کوئی شخص جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزوں پر اوّل گواہی دیوے کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالےٰ کا بھیجا اُس نے مجھے حق کے ساتھ دوسرے ایمان لاوے موت پر یعنی تیاری کرے اس کی عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سے تیسرے ایمان لاوے موت کے بعد زندہ ہونے پر اور حشر و نشر پر چوتھے ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے۔

ف۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کے لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے اور حدیث ابی داؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے اور اسی طرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی سے روایت کی ہم سے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے خبر پہنچی ہے مجھے کہ ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایک بار بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا۔

عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔

باب اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی تھی۔

روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت یعنی وہ اس حاجت کے لیے وہاں جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

ف اس باب میں ابی عزة سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے مومل اور ابی داؤد حضری سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیمؒ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی العزة سے انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اس کے لیے کوئی حاجت طرف اس کی الیها حاجة کی جگہ بها حاجة کہا یہ شک راوی ہے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عزة کو صحبت ہے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نام اس کا یسار بن عبد ہے اور ابو الملیح ابن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر ہذلی کے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰى وَالدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا۔

عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

باب اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے۔

روایت ہے ابی خزامہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجئے ہم کو کہ یہ رقیہ جن سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنی مثل زرہ اور سپر کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ نے یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں جانتے اسے ہم مگر زہری کی روایت سے روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ مترجم۔ یعنی یہ سب چیزیں اللہ کی تقدیر سے بنی ہیں اور ان میں اور ان کی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اسی کی شان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

باب قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں ـ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ ـ

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں میری امت سے ان کو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ ایک مرجیہ دوسرے قدریہ ـ

ف اس باب میں عمرؓ اور ابن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نے نزار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے ـ مترجم ـ مرجیہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ افعال سب اللہ کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسی طرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے اور کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کے ساتھ کوئی طاعات نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدریہ منکران تقدیر ہیں کہتے ہیں کہ افعال عباد مخلوق عباد ہیں کہ بقدرت ان کے مخلوق ہوئے ہیں نہ بقدرت وارادۂ الٰہی اور ان کو قدریہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے عقیدۂ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجیوں نے تفریط کی اور مرجیہ کو مرجیہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے رجا میں افراط کی یعنی کہا مومن کو کوئی گناہ نقصان ہی نہیں کرتا ہے اور عقیدہ اہل سنت کا بین الافراط والتفریط اور بین الغالی والجافی چنانچہ کچھ تفصیل اس کی ابتدائے باب میں گزری ـ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ ـ

روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اس طرح پر کہ اس کے بازو میں ننانوے موت ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرے ـ

ف ـ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے ـ مترجم ـ منیہ یعنی موت اور مراد اس سے بلیات نہ آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑھاپے نے لیا ـ مصرعہ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرم یعنی بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں پناہ مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ـ بوڑھوں کی شان میں ارشاد کیا ہے شاید یہ مثل یہیں سے لوگوں نے نکالی ہے کہ بوڑھا بالا برابر ہے ـ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ

باب رضا بالقضاء کے بیان میں ـ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ

روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعادت سے ابن آدم کے ہے راضی رہنا اس کا اللہ کی تقدیر پر اور شقاوت سے آدم کے ہے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر نہ کرنا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ۔

شقاوت سے ابن آدم کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ناراض ہونا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدنی ہیں اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

باب

باب قدریوں پر سلام نہ کرنے کے بیان میں۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ فِي اُمَّتِي الشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِي اَهْلِ الْقَدَرِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ آئے ان کے پاس ایک شخص اور کہا کہ فلانا تم کو سلام کہتا ہے سو کہا ابن عمر نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے دین میں پھر اگر اس نے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا سلام ان کو نہ کہنا اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے خسف ہو گا یا مسخ یا قذف منکران قدر میں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَأْتُ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهُ فِي اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ قَالَ اَتَدْرِي مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنَ النَّارِ وَفِيْهِ تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ ابْنَ عُبَادَةَ ابْنِ صَامِتٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِي فَقَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ

روایت ہے عبد الواحد بن سلیم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں مکہ میں اور ملاقات کی میں نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا میں نے ان سے اے ابو محمد اہل بصرہ کچھ گفتگو کرتے ہیں تقدیر میں یعنی بر سبیل انکار کچھ کہتے ہیں کہا انہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہے کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پڑھ تو سورۂ زخرف پھر پڑھی میں نے حٰم سے عَلِیٌّ حَکِیْمٌ تک تو فرمایا انہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ نے آسمان پیدا کرنے سے پیشتر زمین پیدا کرنے سے پیشتر اس میں لکھا ہے کہ فرعون دوزخیوں میں سے ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا عطاء نے پھر ملا میں ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پوچھا میں نے ان سے کیا تھی وصیت تمہارے والد کی موت کے وقت کہا انہوں نے بلایا مجھ کو اور کہا میرے بیٹے ڈر اللہ سے اور جان رکھ کہ تو نہ ڈرے گا اللہ سے یہاں تک کہ ایمان لاوے تو اس پر اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعْلَمُ اَنَّکَ لَا تَتَّقِی اللّٰہَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ کُلِّہٖ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ فَاِنْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا اُدْخِلْتَ النَّارَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ اکْتُبْ قَالَ مَا اَکْتُبُ قَالَ اکْتُبِ الْقَدَرَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ۔

ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اسی سے ہے سو اگر مرا تو اس کے سوا اور عقیدہ پہ داخل ہوا تو دوزخ میں بے شک میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے قلم ہے پھر فرمایا اس کو لکھ عرض کیا اس نے کیا لکھوں فرمایا لکھ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونے والی ہے ابد تک یعنی قیامت تک۔

مترجم۔ ان آیتوں کے معنے یہ ہیں قسم ہے کتاب مبین کی ہم نے کیا ہے اس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو اور بیشک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے ام الکتاب اس کو اس لیے کہا کہ گویا وہ اصل ہے سب کتابوں کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباس سے مروی ہے کہ صدر میں اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اس کا اسلام ہے اور محمدؐ بندہ اس کا ہے اور رسولؐ اس کا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور سچا جانا اس کے وعدے کو اور اطاعت کی اس کے رسولوں کی داخل ہوا جنت میں اور کہا ابن عباس نے لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اس کا ہے برابر آسمان زمین کے اور چوڑان اس کی مشرق سے مغرب تک کنارے اس کے در و یاقوت کے ہیں اور دونوں دفتی اس کے یاقوت سرخ سے ہے اور قلم اس کا نور ہے اور کلام اس کا قدیم ہے اور ہر شئی اس پر لکھی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا ہے اعلیٰ اس کا عرش میں لٹکا ہوا ہے اور اصل اس کی ایک فرشتہ کی گود میں ہے اور مقاتل نے کہا ہے لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف ہے (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جس کی انتہا نہ ہو اس لیے کہ انحصار بے انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ در منثور میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پہلے جو چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر نون یعنی دوات پھر فرمایا قلم سے لکھ اس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھ ما کان وما ھو کائن الی یوم القیمۃ یعنی جو ہوا اور ہونے والا ہے قیامت کے دن تک (مرقاۃ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰہُ الْمَقَادِیْرَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینیں پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پیشتر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ مُشْرِکُوْا قُرَیْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَاصِمُوْنَ فِی الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں سو اتری یہ آیت یوم یسحبون سے اخیر تک یعنی جس دن گھسیٹے جاویں گے آگ میں اپنے مونہوں پر اور کہیں گے ان سے فرشتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ۔ چکھو مزہ دوزخ کا ہم نے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس آیت کریمہ میں تصریح ہے اثبات تقدیر کی اور تصریح ہے اس کی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور معلوم ہے اس کو اور کوئی مخلوق اس کے اندازہ سے باہر نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْفِتَنِ
یہ باب ہیں فتنوں کے جو وارد ہیں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم۔ فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنا کسی شئی کا اور فریفتہ ہونا اس پر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیوں کی رائے میں اور فعل اس کا باب نصر ینصر سے آتا ہے اور فتن بفتح فاء وسکون تاحال وگونہ اسی سے ہے قول عرب كَالْعَيْشُ فَنَنَانِ یعنی عیش دو قسم ہے شیریں اور تلخ اور تفتین فتنہ میں ڈالنا کسی کو اور یہی معنی ہیں افتنان کے (منتہی)، اور پناہ مانگی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دنیا اور فتنۂ قبر اور فتنۂ دجال اور فتنۂ غنی و فقر اور فتنۂ محیا و ممات اور فتنۂ نار وغیرہ سے اور فتنۂ دنیا یہ ہے کہ محبت میں اس کی اللہ کو بھول جانا اور حرام و حلال میں پرہیز نہ کرنا اور اس کی زینت اور لذات و شہوات میں مشغول ہو کر لذت ذکر و مناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اس کو اپنا گھر اور وطن ٹھہرانا اور سرائے فانی نہ جاننا اور بازار آخرت نہ سمجھنا اور معبر نہ جاننا اور فتنۂ قبر سوال ہے منکر و نکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدوا و عشیا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت و مال و جاہ و حشم پر اور غم ہے عزیز و اقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلک من التکالیف والشدائد، اور فتنۂ دجال بچلنا ہے دین سے اور پھسلنا ہے صراط مستقیم سے اور سستی و تہاون ہے اولئے فرائض و واجبات میں اور گھس جانا ہے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام و خواص میں اور غافل ہو جانا ہے اکثر ناس کا کتاب و سنت سے بلکہ طعن کرنا اس کے متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف و مزامیر میں اور غنا اور لبس حریر میں اور کثرت زنا کی اور قلت علم و حیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرت شرب خمر کی اور وفور مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت زوجات صالحات سے اور رغبت زانیات سے الی غیر ذلک من الفتن ما ظهر منها و ما بطن اور فتنہ غنی ریجھنا ہے مال پر اور عجب کرنا ہے اپنے حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امراء کی اور مجانبت غرباء سے اور غفلت ذکر آخرت سے اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلک من الآفات والبلیات اور فتنہ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور انکار کاسدہ کی یہاں تک کہ خوف ہے اس میں کفر کا معاذ اللہ من ذلک اور فتنہ محیا جو کچھ مذکور ہوا سوائے فتنۂ قبر کے اور فتنہ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک اور فتنہ نار احراق اور عذاب اس کا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کرر آنا فانا اعاذنا اللہ من ذلک کلها۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ — باب حرمت میں خون مسلم کے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُونِي۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑھے کوٹھے پر ان دنوں میں کہ وہ بیٹھ رہے تھے اپنے گھر میں بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتوں کے عوض اول زنا ہے احصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسی کا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے۔ وہ شخص اس کے بدلے سو قسم ہے اللہ تعالےٰ کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا۔ میں جب سے کہ بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ قتل کیا میں نے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اس کا سو تم کس کی عوض میں مجھے قتل کرتے ہو۔

ف ۔اس باب میں ابن مسعودؓ اور عائشہ رضؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث اور مرفوع کیا اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا انہوں نے اور مرفوع نہیں کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم ۔خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محبوس و مقتول ہونے کا یوں مروی ہے ابی سعید سے کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وفد اہل مصر آئے ہیں اور ان کے استقبال کو آپ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور جب ان سے ملے انہوں نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس میں یہ آیت نکالی۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ ٥ اور کہا یہ جو آپ نے رمنہ مقرر کیے ہیں کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو حکم کیا ہے یا آپ جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نے کہ یہ آیت فلاں باب میں اتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمرؓ نے اور میں نے صدقہ کے اونٹوں کی کثرت کے سبب سے اور بڑھا دیا غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا آپ نے معقول جواب دیا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی ان کو لکھ دی پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموال غنیمت میں سے کسی کو کچھ نہ جاوے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجھا جاوے اور شیوخ اصحاب کا آپ نے اس کا بھی خطبہ پڑھ دیا۔ اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہے غرض کہ اس کے پاس سے ایک خط نکالا۔ کہ اس پر مہر تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ یہ گروہ وفود جب تمہارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس پہنچیں تو ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پیر کاٹنا غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہیں اثبات کے اوّل یہ کہ تم دو گواہ اس پر لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا۔ اور یہ دونوں باتیں اس میں نہ تھیں پس ان نالائقوں کا فریب ثابت ہوا مگر انہوں نے آپ کو گھیرا اور ایک مدت محاصرہ کیا آپ اس عرصہ میں کوٹھے پر چڑھتے تھے اور اپنی براءت کی احادیث اور فضائل کی روایات ارشاد کرتے تھے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل ان کو نصیحت اثر کرتی تھی اور پھر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتے تھے اثر نہ کرتی تھی آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن شریف لے کر گھر میں بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھے حضرت ذی النورین رضؓ نے فرمایا کہ تم ایسے جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکرؓ کبھی ایسی جگہ نہ بیٹھے تھے غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور حضرت کو چھوڑ دیا اور دوسرا شخص گھر میں گھسا کہ اس کا نام موت الاسود تھا اس بے ادب نے آپؓ کا گلا گھونٹا اور باہر نکل کر لوگوں سے کہنے لگا میں نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا تھا عثمانؓ کا اور میں نے اس کا گلا یہاں تک گھونٹا کہ جان ان کی سانپ کی طرح بدن میں تڑپنے لگی پھر تیسرا شخص گھسا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا اور آپ نے ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے۔ پس آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل[۱] قرآن کو لکھا ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گھسا اور اس نے مشقص سے آپ کو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی پھال کا اور خون مبارک آپ کا اس آیت پر گرا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور اس کا ایک داغ مدور مصحف مطہر میں ہو گیا اور آپ کی زوجۂ پاک بنت القرافصہ نے آپ کو گود میں لے لیا تھا قبل قتل کے اور بعد قتل کے ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑے سرین ہیں اس کے راوی کہتا ہے مجھے یقین ہوا کہ نہ مارا انہوں نے اس خلیفۂ رسول کو مگر دنیائے دنی کے واسطے معاذ اللہ من ذلک انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ وخذل اللہ اعداءہ (ازالۃ الخفا)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي

باب جان و مال کی حرمت میں۔

روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آدمیوں سے کونسا دن ہے یہ بولے حج اکبر کا فرمایا آپ نے سو بے شک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتیں تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہیں اور حرمت ان کی ایسی ہے جیسی حرمت تمہارے اس دن کی اس تمہارے شہر میں آگاہ ہو کر جنایت کرنے

۱؎ سورہ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِيْ بِلَادِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ۔

والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال و سزا اسی پر ہوتے ہیں آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کی جاوے اس کی تمہارے ان شہروں میں کبھی ولیکن کچھ اطاعت اس کی ہو گی ان عملوں میں کہ جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو اور اس پر وہ راضی ہو گا۔

ف۔ اس باب میں ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور حذیم بن عمرو السعدی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کی سند سے۔

مترجم۔ جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلدہ مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لیے حرمت دماء وغیرہ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جاوے اور شیطان مایوس ہو گیا الخ یعنی جیسے زمان جاہلیت بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یک قلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہو گا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

باب مسلمان کو ڈرانے کی حرمت میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن السائب سے آخر سند تک کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لیوے کوئی شخص لاٹھی اپنے بھائی کی دل لگی سے اس کے ستانے کے لیے اور جس نے لی ہو لاٹھی اپنے بھائی کی تو چاہیے کہ پھیر دے اس کو۔

ف۔ اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے اسے ہم مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وفات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب سائب سات برس کے تھے اور ابو یزید بن سائب وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

باب ہتھیار سے اشارہ منع ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اشارہ کیا اپنے بھائی پر لوہے سے یعنی چھری تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اس پر فرشتے۔

ف۔ اس باب میں ابی بکرہ اور عائشہؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع نہ کیا اس کو اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں فرشتے لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث۔

مترجم۔ اور حقیقی بھائی کی قید اس لیے فرمائی کہ مستبعد ہے ان میں عداوت اور نخواہ مخواہ ان میں ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہو گا۔ مگر اسے بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجہ اولیٰ منع ہوا اور جب استہزاء میں یہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اس کا مرتکب ہو گا تو کیا عذاب ہو گا معاذ اللہ من ذلک۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

باب ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ننگا لینے اور دینے سے بغیر میان کے۔

ف۔ اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبۃ الجہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک صحیح ہے۔ مترجم۔ تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجازاً قتل و قمع مراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ ماریں اور یا حقیقۃً بغیر قتال کے بھی تلوار کسی کو نہ دینا چاہیے بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کر دے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ پھسل جاوے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب اس بیان میں کہ جس نے نماز صبح پڑھی امان الٰہی میں آیا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتْبَعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذِمَّتِهٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو در پے نہ ہووے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کا اس کی پناہ توڑنے کے سبب سے۔

ف اس باب میں جندب اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ فِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ۔

باب لزوم جماعت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ مَنْ سَرَّهٗ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمرؓ نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو! میں تمہارے بیچ میں کھڑا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا آنحضرتؐ نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تابعین کی پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تبع تابعین کی پھر ان لوگوں کے بعد مروج ہو جائے گا کذب یہاں تک کہ قسم کھانے لگے گا آدمی بے قسم کھلائے اور گواہی دینے کو موجود ہو گا بے بلائے خبردار ہو تنہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَسَنَتُہٗ وَسَآءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَذٰلِکَ الْمُؤْمِنُ۔

نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مومن ہے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلَی الضَّلَالَۃِ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن سفیان ہیں اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ اللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نُزُوْلِ الْعَذَابِ لَمْ یُغَیَّرِ الْمُنْکَرُ۔

باب نزول عذاب میں جب تغییر منکر نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِّنْہُ۔

روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو! تم پڑھتے ہو یہ آیت اے ایمان والو لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی نہیں ضرر کرے گا تم کو جو گمراہ ہوا جبکہ تم نے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو منطوق آیہ مذکورہ کے کر امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لوگ جبکہ دیکھیں ظلم یعنی فسق و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے قریب ہے کہ عام کرے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کو یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔

ف ۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسمٰعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے اسمٰعیل سے یزید کی روایت کی مانند اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اسمٰعیل سے اور موقوف کیا اس کو بعضوں نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم۔ ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ رہے تو اسے کچھ نقصان نہیں مگر علماء نے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کیں ہیں اوّل تو ابوبکر صدیق کی حدیث میں مذکور ہوئیں گویا انہوں نے اشارہ کیا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیت سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک ان کا انکار اس پر ضرور نہیں اس لیے کہ صلح کی ہے مسلمانوں نے اُن سے اسی پر باقی رہے فسق فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت وحدیث میں اور یہ قول ہے ابو عبیدہ کا اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو گئے تو ان کا یہودیت نصرانیت پر قائم رہنا تم کو مضر نہیں ان سے جزیہ لو اور ان کے حال پر چھوڑ دو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جب تک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جاوے قبول سے اور رد کیا جاوے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنی جانوں کو پس گویا مراد آیت کی وقت مایوسی ہے۔ اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونے کا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات نہ رہی پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں۔ اوّل وہ آیات ہیں کہ تاویل ان کی گزر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل اُن کی واقع ہوئی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل ان کی بعد زمانہ مبارک کے چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہو گی تاویل ان کی آخر زمانہ میں اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہوں گی تاویل ان کی قیامت کے دن جیسے وہ آیتیں جن میں حساب و کتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پھر جب تک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک رہیں اور پھوٹ نہ ہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہ ہو ایک دوسرے سے جب تک معروف کرو اور نہی منکر اور جب ... مختلف ہو جاویں دل اور جدا ہو جاویں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپس میں پس لازم کرے ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اس وقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اے ابو ثعلبہ کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کون سی آیت کہا میں نے قول اللہ عزوجل کا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ الآیۃ سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی یہ آیت جبیر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے امر معروف کر اور نہی منکر یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کی جاتی ہے اور ہوائے نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اس کا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لے تو اپنے نفس کی تہذیب کو اور چھوڑ دے خیال عوام کا اس لیے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے پھر جس نے کہ صبر کیا ان دنوں میں یعنی باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہو گا۔ مانند اس شخص کے کہ لیئے ہو آگ اپنی مٹھی میں عامل سنت کو اُن دنوں میں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں۔ کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ ﷺ پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی جو ثابت قدم رہے گا آخر زمانہ میں دین پر اس کو پچاس صحابی کے برابر اجر ہو گا اور بعضے لوگوں نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہیں کریں گے تم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ہوا یعنی اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابوجعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل اہوا سے اور اس نے ذکر کیا کچھ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا بالخاص کیا اللہ تعالٰے نے اپنے دوستوں کو اسی آیت میں یعنی ان کو اہل اہوا سے کچھ ضرر نہیں (البغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس وغم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالٰے نے ان کی تسکین اس آیت میں فرمائی کہ تم کو ان کی گمراہی کچھ مضر نہیں ہے اور مراد آیت یہ نہیں ہے کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کے ترک اس کا جائز نہیں انتہی اور ابن مسعود سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اس کا بعد چندے آئے گا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائے گا اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑھی میں نے یہ آیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اس کی آئی نہیں ہے نہ آوے گی تاویل اس کی جب تک کہ قریب نہ ہو نزول عیسیٰ بن مریمؑ کا یعنی نہ آجاوے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جس قدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانوں کی۔ تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اس کی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کی اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبائح اور منکرات سے اور باز رکھنا زمائم اور سئیات سے (فتح البیان)، اور احادیث امر معروف میں بہت ہیں اور اس قدر نقل سے تطبیق ان احادیث میں اور آیہ مبارکہ میں معلوم ہوگئی الحمد للہ علی ذلک۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان میں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنی درگاہ سے پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کریگا تمہاری دعا کو۔

ف۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔

روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک نہ قتل کرو گے تم امام اپنے کو اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنی تلواروں سے اور وارث نہ ہوں گے جب تک تمہاری دنیا کے تم میں سے بدتر لوگ یعنی حکومت اور امارت فساق کو ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنس جائے گا ۔ یعنی بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی ام سلمہ نے کہ شائد اس میں بعضے لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتھیوں کے ناراض ہوں فرمایا آپ نے اٹھائے جائیں گے وہ اپنی نیتوں پر ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ مترجم ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنے گناہ اور شامت اعمال سے عذاب عام میں ہلاک ہوتے ہیں اور اس میں کچھ لوگ صالحین ان کے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگرچہ وہ بھی اس وقت عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں مگر آخرت میں اُن کی نیتوں کے موافق ان کا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائیں گے الحمد اللہ علی ذلک ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ

باب تغیر منکر کے درجات میں ۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيمَانِ ۔

روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر مروان تھا سو کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا ۔ تو کہا مروان نے اے فلانے چھوڑ دی گئی یعنی وہ سنت جسے تو ڈھونڈتا ہے سو کہا ابی سعید نے آگاہ ہو کہ اس شخص نے پورا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا ۔ یعنی حق امر معروف کا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی منکر دیکھے تو چاہیئے کہ بدل دیوے اس کو اپنے ہاتھ سے اور جو نہ ہو سکے تو اپنی زبان سے یعنی اس کی برائی بیان کر دے اور جو نہ ہو سکے تو اپنے دل سے اُسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابٌ مِنْهُ

باب دُوسرا اسی بیان میں ۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اس کی جو قائم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈال کر دریا میں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلاهَا وَ اَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي الْبَحْرِ اَسْفَلَهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِي اَعْلاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي اَعْلاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِي اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلَى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْا نَجَوْا جَمِيْعًا وَ اِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا۔

کشتی پر سوار ہوئے سو ملی بعضوں کو جگہ اوپر کی اور بعضوں کو نیچے کی۔ پھر نیچے والے چڑھ کر پانی لینے کو اوپر آتے تھے اور گر جاتا تھا پانی اوپر والوں پر سو اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم چڑھ کر ہمیں تکلیف دو سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سوراخ کر لیں کشتی کے نیچے اور اس میں سے پانی لے لیں پھر اگر سب کشتی والے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور روکیں نجات پاویں سب کے سب اور اگر چھوڑ دیویں ان کو ڈوبیں سب کے سب۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب وسنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین ہیں جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب اور جس نے ادائے واجب کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علماء نے کہا ہے کہ فرضیت اس کی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیت ولتکن منکم امۃ بھی اس پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اس مسئلہ سے واقف نہ ہو پس اسی کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ آمر خود بھی عامل ہو بغیر عمل بھی امر معروف درست ہے۔ اس لیے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہیں کہ ثانی کو بھی چھوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اگر تسلیم بھی کیا جاوے کہ ورود اس کا امر معروف اور نہی منکر میں ہے تو مراد اس سے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس لیے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چنداں اثر نہیں رکھتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص نہیں ادنی مسلمان بھی کر سکتا ہے لیکن مار پیٹ کے لیے امر والی ضرور ہے اور امر نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ میں ہو نہ مختلف میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور خدا کے لیے نہ طلب جاہ و مال اور طلب عز و منال کے لیے کہ ثواب اس پر مرتب ہو اور کہا ہے کہ نصیحت ملاء میں فضیحت ہے۔ (شرح مشکوۃ)

بَابُ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

باب اس بیان میں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہہ دینا افضل جہاد ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے۔

ف۔ اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے مترجم سلطان ظالم

www.KitaboSunnat.com

بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ اس میں اتلاف جان و مال کا اور عزت وجاہ کا یقین ہے اس لیے افضل جہاد ہے۔ اللھم وفقنا بہ۔

بَابُ سُؤَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا۔

روایت ہے خباب بن ارت سے کہ ایک نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دراز کیا اس کو سو عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہؐ آج آپؐ نے ایسی نماز پڑھی کہ روز نہ پڑھتے تھے فرمایا آپؐ نے ہاں بیشک یہ نماز تھی امید و خوف کی میں نے مانگیں اللہ سے اس میں تین چیزیں سو عنایت کیں مجھے دو اور باز رکھی مجھ سے ایک سو سنو کہ مانگا میں نے اس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو میری ساری امت قحط میں سو عنایت کیا مجھے۔ اور مانگا میں نے یہ کہ مسلط نہ ہو ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں کا سو عنایت کیا مجھ کو اور مانگا میں نے کہ نہ چکھا ان کے بعض کو مزہ بعض کی لڑائی کا سو نہ دیا مجھے یہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعد اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دی میرے لیے زمین اور میں نے دیکھا اس کے مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہنچے گی جہاں تک کہ لپیٹی گئی ہے۔ میرے لیے زمین اور دیے گئے۔ مجھے دو خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور میں نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نہ کرے میری امت کو قحط عام میں اور نہ مسلط ہو ان پر کوئی دشمن سوا ان کے لوگوں کے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا اے محمدؐ جب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو پھر وہ لوٹتا نہیں اور میں نے عنایت کی تیری امت کو کہ ہلاک نہ کروں گا میں ان کو قحط عام سے۔ اور مسلط نہ کروں گا ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا یعنی ہلاک کردے ان کی ساری جماعت کو اگرچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

جمع ہو جاویں زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کریں گے بعض کو اور قید کریں گے بعض کو یعنی باہر کا دشمن اُن پر مسلط نہ ہوگا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ لپیٹ دی میرے لیے زمین اس میں استدلال ہے اہل مکاشفہ کو اور آپ کو بوحی معلوم ہوا کہ جہاں تک زمین دیکھی ہے وہاں تک سلطنت آپ کی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں اور دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اس کی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالمِ مثال میں آپ کو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اسکی بعد میں ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپ کی امت میں نہ ہوا ہے نہ ہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جاوے اور کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہوا گرچہ ان کے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوئے ہیں مگر کسی زمانہ میں تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یا مسلط ہونے سے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہ ہوگا۔ قولہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا۔ مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جاویں تو ان کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہیں رہتی۔ پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ۔ یہاں تک کہ ہلاک کریں گے بعض ان کے بعض کو یعنی آپس میں جنگ و جدال رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہیں پہنچی ہے جتنی کلمہ گویوں سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ

باب فتنہ کے بیان میں۔

عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ

روایت ہے ام مالک سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اس کا ظاہر ہونا۔ کہا راویہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اس [illegible] فرمایا آپ نے ایک تو وہ شخص کہ اپنے جانوروں میں ہو ادا کرتا ہو حق [illegible] تا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو یعنی کافروں کو اور ڈراتے ہوں وہ اس کو۔

ف۔ اس باب میں ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیر لے گا عرب کو مقتول اس کے دوزخی ہیں زبان کھولنا اُس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیاد بن سیمین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے لیث سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا۔ مترجم۔ مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہیں جو سلاطین و حکام میں فقط لغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہ نیت اعلائے کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنی کلمہ حق کہنا اس وقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہیں کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہیں جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچنے والے کو مارے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

باب رفع امانت کے بیان میں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهٖ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهٗ وَأَظْرَفَهٗ وَأَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِيْ أَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيْهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ دِيْنُهٗ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائیں ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں کہ دیکھ لی ہیں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا۔ پہلی حدیث ان میں کی یہ کہ فرمایا آپ نے اتری ہے مردوں کے دلوں میں امانت پھر اترا قرآن اور پہچانا انہوں نے حق امانت کا قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنی دونوں میں تاکید ہے۔ ادائے امانت کی دوسری حدیث اُن میں کی یہ ہے ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا۔ اور فرمایا سوئے گا آدمی ایک بار بس چھین لی جاوے گی امانت اس کے دل سے سورہ جاوے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے پھر سوئے گا ایک بار اور چھین لی جاوے گی امانت اور رہ جاوے گا اثر اس کا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھما دے اور پھیرے تو اپنے پیر پر چنگاری اور چھالا پڑ جاوے اس سے پھر دیکھے تو اسے اٹھا ہوا اور اس میں کچھ نہیں ہے۔ پھر لی آپ نے ایک کنکری اور پھیرا اس کو اپنے پیر پر اور فرمایا پھر صبح کریں گے لوگ خرید و فروخت کرتے ہوں گے کوئی ایسا معلوم نہ ہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہاں تک کہ کہا جاوے گا تحقیق فلانے قبیلہ میں ایک شخص امین ہے۔ اور کہا جاوے گا مرد کو یعنی اس کی تعریف میں کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنی کاروبار دنیا میں اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اس کے دل میں ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں اور بیشک آچکا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پرواہ نہ رکھتا تھا جس کسی سے معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا دلوا تا تھا حق میرا تدین اس کا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو دلوا تا تھا مجھ کو حق میرا سردار اس کا مگر آج کے دن میں معاملہ کرنے والا نہیں ہوں کسی سے مگر فلاں فلاں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ قولہ دیکھ لی میں نے الخ یعنی جیسے حضرت نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ قولہ اتری ہے مردوں کے دل میں امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایا وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قولہ سوجائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے الخ یہ مثال فرمائی آپ نے امانت کے دل سے نکل جانے کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا۔ مگر اس میں امانت کا نام نہ ہوگا۔ قولہ اور بے شک آچکا مجھ پر زمانہ الخ یعنی وہ زمانہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس میں بلا خوف و خطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اس کے دلواتے تھے۔ اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلاں فلاں۔

بَابُ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

باب امم سابقہ کے عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے حنین کو گزرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اس کو ذات انواط کہتے تھے لٹکاتے تھے۔ اس میں مشرک لوگ ہتھیار اپنے پس عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہ مقرر کر دیجئے ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ویسی بات ہوئی۔ جیسے موسیٰ کی قوم نے کہا اجعل لنا الٰھا یعنی بنا دے ہمارے لیے ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ تم مرتکب ہو گے اپنے اگلوں کے افعال کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم۔ ذات انواط ایک درخت تھا جھاؤ کا اور حضرتؐ کو برا معلوم ہوا سوال صحابہؓ کا ایسی چیز کے لیے جس میں مشابہت ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ مرتکب ہو گے تم افعال امم سابقہ کے اور تبع ہو گے ان کی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جزو زمان میں محافل علماء سوء کے مثل محافل یہود کے ہیں اور محافل مشائخان مبتدعین کے مثل محافل نصاریٰ کے اور عقائد اور اعمال ان کے طابق النعل بالنعل مثل اہل کتاب کے ہو گئے ہیں اور شادی اور بیاہ میں اور موت و غمی میں ہزاروں رسمیں یہود و نصاریٰ کی مسلمان نے اختیار کر لیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اس کی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اس کا نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ۔

باب درندوں کے کلام کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَ حَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَ تُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح جس کے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کہ کلام نہ کرے مرد سے پھندنا اس کے کوڑے کا اور تسمہ اس کی نعل کا اور خبر دے گی ران اس کی اس نئے کام سے کہ کیا اس کی بیوی نے اس کے بعد یعنی اس کی غیبت میں۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے اور قاسم بن فضل ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ثقہ کہا ان کو یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مھدی نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ — باب چاند کے شق ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْهَدُوْا

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے پھٹ گیا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو۔

ف۔ اس باب میں ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تفصیل اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ پس دکھایا آپؐ نے ان کو پھٹنا چاند کا یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے حرا کو اس کے بیچ میں اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا ان کو شق القمر دو بار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے اس گمان پر کہ شاید محمدؐ نے ہم پر جادو کر دیا ہو۔ پھر مسافروں نے کہا ہم نے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہ آیت اتری۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ پس پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ میں جائز ہے۔ اس نظر سے یہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمائش کی تھی معجزہ کی اور اس کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ اور آپؐ نے فرمایا بھی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزاروں درجہ یہ معجزہ بڑھ کر ہوا دریائے نیل کے شق ہونے سے اس لیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چنداں خلاف عادت نہیں ہے دوسرے خرق والتیام اجزائے ارضیہ چنداں مستبعد نہیں بخلاف اجرام علویہ کے وذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

بَابُ فِي الْخَسْفِ — باب خسف کے بیان میں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غرفہ سے اور ہم آپس میں چرچہ کر رہے تھے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَالدَّابَّةَ وَثَلَاثَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا۔

وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر دس نشانیاں اوّل نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے یاجوج ماجوج تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہ زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں اور یہ چھ نشانیاں ہوئیں ساتویں نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیوں کو یا فرمایا جمع کرے گی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہرے گی۔ ان کے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے اور دوپہر کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ قیلولہ کریں گے۔

ف۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کے اور بڑھائی اس میں آٹھویں چیز دخان یعنی دھواں روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے انہوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابو داؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے اور مسعودی سے دونوں نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمٰن کے جو مروی ہے سفیان سے انہوں نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کی اس میں نویں نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابوالنعمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اڑا کر پھینک دے گی ان کو دریا میں یا اترنا عیسےٰ بن مریم کا فقط اس باب میں علیؓ اور ابی ہریرہؓ اور ام سلمہؓ اور صفیہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ۔

روایت ہے صفیہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باز نہ رہیں گے لوگ لڑنے سے اس گھر میں یہاں تک کہ آوے گا ایک لشکر اور جب پہنچے گا بیداء میں یا فرمایا کہ پہنچے زمین بیداء میں دھنس جاوے گا اس کا اوّل اور آخر اور نہ بچے گا اس کا بیچ یعنی سب ہلاک ہو ویں گے عرض کی میں نے یا رسول اللہ جو برا جانتا ہے ان میں سے ان کے فعلوں کو فرمایا آپ نے اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ انکو اس حال پر جو ان کے دلوں میں ہے یعنی وہاں نیک و بد ممتاز ہو ویں گے مگر یہاں سب ہلاک ہو ویں گے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا آخر میں اس امت کے زمین میں دھنسنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَسْفٌ وَّ مَسْخٌ وَّ قَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ۔

اور صورت کا بدلنا اور پتھروں کا آسمان سے برسنا کہا انہوں نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ہلاک ہو جاویں گے باوجود اس کے کہ ہم میں صالحین ہوں فرمایا آپؐ نے ہاں جب کہ غالب ہو جاوے خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت عائشہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اُسے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عمر میں کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

مترجم۔ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہے گا آفتاب کا نکلنا مطلع سے اور جانا مغرب کو یہاں تک کہ وہ وقت آوے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اپنے بندوں کی توبہ کے لیے پس اجازت چاہے گا آفتاب کہ کہاں سے طلوع کرے اور اسی طرح چاند اذن مانگے گا کہ کہاں سے نکلے سو اذن نہ ملے گا ان میں سے کسی کو اور محبوس رکھے گا۔ آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانیں گے مقدار حبس کو مگر تھوڑے لوگ بقیۃ الارض حاملان قرآن کہ پڑھ لے گا ہر شخص وِرد اپنا پھر دیکھے گا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار رات کا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکارے گا بعض ان کا بعض کو اور جمع ہو جاویں گے مسجدوں میں اور کاٹیں گے بقیہ شب آہ و زاری و تضرع و بکا میں بعد اس کے بھیجے گا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کی طرف اور کہیں گے وہ کہ امر فرماتا ہے تم کو باری تعالیٰ شانہٗ کہ تم دونوں لوٹ جاؤ اپنے مغارب کی طرف اور طلوع کرو وہاں سے اور نہیں ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ میں نور اور نہ چمک دمک سو رونے لگیں سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کے ڈر سے اور لوٹ کر طلوع کریں گے دونوں مغرب سے سو اسی حال میں کہ لوگ تضرع و زاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور غافل اپنے نشۂ غفلت میں مست ہوں گے کہ یکبارگی آواز آوے گی باری تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے کہ آگاہ ہو دروازہ توبہ کا بند ہو گیا اور مہر و ماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھیں گے ان دونوں کو کہ وہ دونوں علم کی مانند ہیں کہ نہ ان میں روشنی ہے اور نہ آب و تاب اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قول مبارک میں وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ یعنی اکٹھا کیے گئے مہر و ماہ اور علم عرجی ہے اونٹ پر لادیں گے یا گٹھری کپڑوں کی سو بلند ہوں گے یہ دونوں مانند دو اونٹوں کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ میں آگے بڑھ جاؤں اس وقت فریاد کرنے لگیں گے دنیا کے لوگ اور غافل ہو جائیں گی مائیں اپنی اولاد سے اور گر پڑیں گے حمل اور صالحوں اور ابرار کو نفع دے گا رونا اور لکھی جاوے گی ان کی عبادت مگر ظالموں اور فاجروں کے رونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور لکھی جاوے گی ان پر حسرت و ندامت اور جب یہ دونوں مہر و ماہ ناف آسمان میں پہنچیں گے جبرائیل آکر ان دونوں کے قرون پکڑ کر مغرب کی طرف لوٹا دیں گے اور مشرق کو جانے نہ دیں گے بلکہ مغرب ہی میں لوٹ کر ڈوب جاویں گے جہاں دروازہ ہے توبہ کا۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے۔ فرمایا آپؐ نے اے عمرؓ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک دروازہ توبہ کے لیے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ہے۔ اس کے دو پٹ ہیں سونے کے مکلل جواہرات سے اُن دونوں پٹوں میں مسافت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لیے اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہے گا اس شب کی صبح تک کہ شمس و قمر مغرب سے طلوع کریں اور توبہ نہ کی کسی بندے نے خدا کے بندوں میں سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دن تلک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے اسی دروازہ سے اور اوپر چڑھ جاتی ہے باری تعالیٰ شانہ کی طرف پوچھا معاذ بن جبلؓ نے اے رسولؐ اللہ کے۔ کیا ہے توبہ نصوح فرمایا نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہوں پر اور بھاگتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر نہیں لوٹتا گناہوں کی طرف جیسے دودھ پستان سے نکل کر پھر عود نہیں کرتا اس کی طرف پس ڈوبا دیں گے جبرئیل ان دونوں کو اس دروازہ میں پھر بند کر دیئے جاویں گے وہ دونوں پٹ اور مل جاویں گے وہ دونوں ایسے کہ گویا کبھی ان میں شگاف و دراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہوگا قبول نہ ہوگی کسی بندے کی توبہ اس کے بعد اور فائدہ نہ دے گا اسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہے گا ان کے لیے بعد اس کے جیسا کہ جاری تھا قبل اس کے اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں۔ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ الْاٰيَة پھر عرض کی ابی بن کعب نے اے رسولؐ اللہ تعالیٰ کے میرے ماں باپ فدا ہوں آپؐ پر کیا معاملہ ہوگا اس کے بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیوں کا اور دنیا کا اس کے بعد فرمایا آپؐ نے اے ابی پہنایا جاوے گا شمس و قمر کو اس کے بعد جامۂ نور و ضیا اور پھر طلوع کریں گے آدمیوں پر اور ظاہر ہوں گے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیہ کبریٰ کو دیکھ لیں گے اور عظمت اس کی مشاہدہ کر لیں گے پھر مشغول ہوں گے دنیا میں اور آباد کریں گے اُس کو اور جاری کریں گے اس میں نہریں اور لگائیں گے اس میں درخت اور بنا دیں گے اس میں لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنے گی کسی کی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لائق نہ ہوگا کہ صور پھونکا جاوے گا۔ انتہیٰ اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ اشرار بعد اخیار کے ایک سو بیس سال تک ہیں یعنی بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے ایک سو بیس سال تک عمر دنیا ہے۔ اور روایت اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائے مومنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائے کفار و اشرار یک صد و بست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وصف کیا اس کا اس طرح پر کہ سر اس کا گائے کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بز کوہی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ گردن اسکی دراز ہے کہ دیکھے گا اس کو جو مشرق میں ہے جیسا کہ دیکھتا ہے اسے جو کہ مغرب میں ہے اور اس کا منہ ہے مثل انسان کے منہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے۔ پرورلیش ہے یعنی پشم و پر رکھتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پیر ہیں اور حذیفہ نے کہا کہ نئی یدرکھا طالب ولا یفوتھا ھارب یعنی نہ پاوے گا اسے ڈھونڈنے والا یعنی بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکے گا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ لوگوں کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہیں انہوں نے فرمایا کہ واللہ دابہ کو پر و موئے کو چک زرد ہوں گے اور مجھے پر و زغب نہیں اور اسے سم ہوگا مجھے سم نہیں اور وہ نکلے گا اسپ تیز رو کے مانند تین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عمر بن عاص سے مروی ہے کہ سر اس کا آسمان میں لگے گا۔ اور ابھی دو ثلث بھی اس کے باہر نہ آئے ہوں گے۔ اور ابن عمر نے کہا وہ نکلے گا دوڑتے گھوڑے کی مانند تین دن تلک اور ابھی باہر نہ آئے ہوں گے پیر اس کے زمین سے اور ابوہریرہ رضہ نے کہا ما بین قرنیھا فرسخ اس کا ایک ثلث بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں للراکب المجد یعنی درمیان دونوں شاخ اس کے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لیے اور یہ سب قدرت ہے مصوّر حقیقی کی کیونکہ تصویر کی اس کی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ کیونکہ تقدیر کی اس کی فتبارک اللہ احسن الخالقین اور نکلنا اس کا سو وارد ہوا ہے کہ خروج اس کا عالم میں تین بار ہوگا ایک بار اقصائے بادیہ میں اور ایک روایت میں منتہائے یمین میں اور داخل نہ ہوگا ذکر اس کا قریہ میں یعنی مکہ میں پھر چھپا رہے گا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلے گا اوّل سے کمتر اور پہنچے گا ذکر اس کا اہل بادیہ میں اور آوے گی خبر اس کی مکہ میں پھر تیسری بار نکلے گا ایسے وقت میں کہ لوگ مجتمع ہوں گے افضل مساجد میں اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے۔ اور نہ ڈراوے گا ان کو مگر یہ کہ وہ چڑتا ہوگا رکن و مقام میں اور جھاڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جدا ہو جاویں گے اس سے ایسا ہی مروی ہوا ہے ابن عباسؓ اور حذیفہ رضؓ سے اور حذیفہ رضؓ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا کہ باہر آوے گا دابہ بعض اودیہ تہامہ سے اور ابن عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپؐ نے میں دیکھتا ہوں اُس جگہ کو کہ نکلے گا جہاں سے دابہ اور وہ جگہ شگاف ہے صفا کا اور ابن عمر رضؓ نے کہا کہ خروج اس کا صفا سے ہوگا منیٰ کی شب میں اور صبح کریں گے لوگ اس کے سر اور دم کے بیچ میں اور نہ پھسلے گا کوئی پھسلنے والا اور نہ باہر آوے گا اس سے کوئی باہر آنے والا یہاں تک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اس کا احکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونے والا اور نجات پاوے گا نجات پانے والا اور اوّل قدم جو رکھے گا وہ انطاکیہ میں رکھے گا اور رسالہ حشریہ میں ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور دابۃ الارض نکلے گا۔ اور ایک ہاتھ میں اس کے عصائے موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہوگی سیر کرے گا تمام شہروں میں کمال سرعت سے اور نشان کرے گا عصائے موسیٰ علیہ السلام سے مومن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کھینچ دے گا کہ تمام چہرہ اس کا نورانی ہو جائے گا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر کر دے گا سلیمان علیہ السلام کی کہ سارا چہرہ اس کا ظلماتی اور مکدر ہو جاوے گا انتہیٰ اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اترے گا اور مومنوں کو اس سے زکام ہو جاوے گا۔ اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی۔ اور منافقوں اور کافروں کو بیہوشی آ جاوے گی اور بعضے ایک روز اور بعضے دو روز اور بعضے تین روز میں افاقہ پائیں گے اور وہ دھواں چالیس روز تک رہے گا۔ بعد اس کے آسمان صاف ہو جاوے گا۔ ہکذا فی الرسالۃ الحشریہ اور احمد اور مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ایک ہوائے سرد شام کی طرف سے روئے زمین پر کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض ہو جاوے گی یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر میں گھس جاوے گا۔ وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی۔ اور اس کی روح قبض کرے گی۔ اور باقی رہ جاویں گے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درندوں کی عقل والے نہ نیکی کو پہچانیں گے نہ برائی سے انکار کریں گے اور متمثل ہوں گے اُن کے آگے شیطان اور کہیں گے تم قبول نہیں کرتے وہ کہیں گے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھا دیں گے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کریں گے اور رزق دیا جاوے گا انہیں اس حال میں بھی بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکے گا۔ انتہی۔

اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدائے باب میں مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ یہ تینوں خسف واقع ہو چکے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد و قامت کے لوگ اترے کہ سر اُن کے آسمان میں تھے اور پیر زمین میں۔ اور ان میں ایک کہنے والا کہتا تھا اے اہل زمین عبرت پکڑو اور اے اہل آسمان ڈرو کہ یہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اُس نے خداوند تعالیٰ کی اور معذب ہوا جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہ جمع ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خسف عظیم ہے کہ اس کو قرار نہیں ہے اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہے۔ قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہنچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ مگر ہو سکتا ہے کہ جس طرح مستثنیٰ ہیں ان سے ہاروت و ماروت اسی طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا باعتبار غالب و اکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم۔

اور ۲۰۸ھ دو سو آٹھ ہجری میں تیرہ ۱۳ دیہہ خسف ہو گئے مغرب میں اور ۳۴۳ھ تین سو چونتیس میں ماہ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہ خسف ہو گئیں اور بعض قلاع منہدم ہوئے اور ۳۴۶ھ ہجری میں بلدہ رے اور اس کے نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑھ سو قریہ اس سے خسف ہو گئے اور نقصان اس کا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حلوان کے بھی خسف ہو گئے۔ اور زمین نے مردوں کی ہڈیاں باہر پھینک دیں اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پھٹ گیا رے میں ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین میں مع اہل قریہ دوپہر کے وقت اور پھر خسف ہو گیا اور زمین پھٹ گئی۔ اور اس سے پانی بہنے لگا۔ بدبودار دھواں نکلنے لگا۔ بہت کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور ۵۹۷ھ پانسو ستانوے ہجری میں ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا اور ۵۲۳ھ پانسو تیئیس میں بلدہ بجیر اخسف ہوا اور اس جگہ کالا پانی ہو گیا۔ صاحب اشاعہ نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے زمانہ میں نواحی آذربیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیار عجم سے تھے۔ انتہی۔ اور نار کی تفصیل یہ ہے کہ نکلے گی وہ نار قریہ عدن میں سے چنانچہ ایک روایت میں مِن قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن اَحمَر نام ہے اس بادشاہ کا جس نے اسے آباد کیا ہے اور کھینچ لے جاوے گی لوگوں کو محشر میں مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارض مقدس بھی کہتے ہیں اور مراد اس سے وہ زمین ہے جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہے طول میں اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں اور کیفیت اس کے ہانکنے کی لوگوں کو خود حدیث میں مذکور ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دجال اور یاجوج و ماجوج کا حال آگے مذکور ہے (رجع الکرامتہ)

بَابُ مَا جَاءَ فِی طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

باب مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِی اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اُطْلُعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَءَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا آپؐ نے اے ابا ذرؓ آیا جانتا ہے تو کہ کہاں گیا یہ آفتاب کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا آپؐ نے وہ جاتا ہے تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جہاں سے آیا تو پس طلوع کرے گا۔ وہ مغرب سے کہا راوی نے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا اور کہا راوی نے یہی ہے قرات عبداللہ بن مسعودؓ کی۔

ف۔ اس باب میں صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسٰےؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ تفصیل اس کی اوپر خوب مذکور ہوئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ

باب یاجوج و ماجوج کے بیان میں۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ۔

روایت ہے زینب بنت جحش سے کہا جاگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپؐ کا اور فرماتے تھے آپؐ تین بار لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس شر سے جو قریب ہو گیا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ کھل گیا آج کے دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں مثل اس کے اور عقد کیا آپؐ نے دس کا یعنی دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے کہا زینب نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے آپؐ نے فرمایا ہاں جب زیادہ ہو جائے گی خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ ہیں حبیبہ سے اور یہ دونوں ربیبہ ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کرتی ہیں حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونوں بیبیاں ہیں نبی صلی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کی معمر نے یہی حدیث زہری سے اور نہیں ذکر کیا حبیبہ کا۔

مترجم۔ یاجوج وماجوج اولاد سے ہیں حضرت نوح علیہ السّلام کی بقول صحیح چنانچہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السّلام کے تین تھے سامؔ اور حامؔ اور یافث پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سوڈان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج وماجوج وترک وصقالبہ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک ان کا اقصائے بلاد شمالیہ میں ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال ان کے دریائے شور ہے کہ پانی اس کا بسبب شدّت برد کے ایسا غلیظ ہے کہ گزارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب میں شرق وغرب کے دو کوہ عظیم ایسے واقع ہیں کہ چڑھنا اترنا بھی اُن پر ممکن نہیں اور جڑیں ان کی پانی میں ہیں۔ اور جنوب کی طرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتے جاتے ہیں کہ درمیان ان کے فاصلہ قلیل رہ گیا ہے اسکندر ذوالقرنین نے اسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بہ سدّ سکندری معروف ہے بلندی اس کی قلہ کوہ کے برابر ہے اور عرض اس کا ساٹھ گز ہے۔ اور وہ خبیث ہمیشہ اُسے کودتے ہیں مگر باری تعالیٰ شب کو پھر درست فرما دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو انگشت کے حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ تین قسم ہیں ایک[۱] قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا۔ دوسرے[۲] چار بالشت طول وعرض میں۔ تیسرے[۳] اپنا ایک کان بچھاتے ایک اوڑھتے ہیں اور قتادہؓ سے مروی ہے کہ یاجوج وماجوج بائیس قبیلہ ہیں۔ ذوالقرنین نے اکیس[۲۱] پر سدّ بنائی ہے اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہ گیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا ان میں سے جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنے ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہیں چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ جماع کرتے ہیں جب چاہتے ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے ہیں کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں انتہیٰ۔

اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے الجن والانس عشرۃ اجزاء فتسعۃ اجزاء یاجوج وماجوج وجزء سائر الناس یعنی جن وانس سب دس حصّہ ہیں نو حصّے ان میں سے یاجوج وماجوج ہیں اور ایک حصّہ اور سب لوگ اور جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا نکلنا اُن کا کہے گا حاکم ان کا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سدّ سے انشاءاللہ تعالیٰ ہم کل پوری کھود لیں گے پس انشاءاللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ درست نہ ہو گی اور ویسی ہی رہے گی کہ دوسرے روز جب وہ آویں گے بخوبی کھود کر اپنی راہ بناویں گے۔ چنانچہ کیفیت ان کے خروج کی جو بہ روایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصّل آگے مذکور ہے۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ حدیث استثناء سے تین آیات الٰہی معلوم ہوئی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نہ کیا کہ روز وشب برابر سدّ کو کھودیں اور نکل آویں دوسرے یہ بھی قدرت نہ دی کہ وہ نردبان وغیرہ سے اوپر چڑھ کر ادھر اتر آویں۔ اور بندگان الٰہی کو ضرر پہنچاویں تیسرے یہ کہ قدرت نہ دی ان کو انشاءاللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہنچے۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت وسلطنت ورعیت ہیں۔ اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ خداوند تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور اقرار اُس کی قدرت ومشیت کا رکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ ان کی زبان سے بے ساختہ نکل جاوے اگرچہ اس کے معنی و مطلب سے واقف نہ ہوں اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جاوے اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یاجوج و ماجوج کا کس مادہ سے ہے بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہے آگ کا اور بعضوں نے کہا اُجّہ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدتِ گرمائی ہے اور بعضوں نے کہا اَجّ سے کہ تیز دوڑنے کے معنی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنی آب شور کے ہے اور بہر تقدیر یہ دونوں یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے یج اور مج سے اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے اماج سے بمعنی اضطراب کے فقط اور پوچھنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے تعجب سے ہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزولِ عذاب ہم پر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین ان کے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین ان کے ساتھ معذب ہو جاتے ہیں۔ اور آفات دنیا مثل قحط و وبا و خسف و مسخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھر آخرت میں اپنے بواطن کے موافق محشور ہوتے ہیں۔ عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہے عرب کی الخ بنظر مزید عنایت ہے۔ ورنہ فساد خروج یاجوج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام عرب ہی میں تھا آپ کو بھی انہیں کی فکر تھی رحیم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرْقَةِ الْمَارِقَةِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

باب فرقہ خوارج کے بیان میں۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم ہوں گے لوگ ان کے جوان جوان ہلکی عقلوں والے پڑھیں گے قرآن نیچے نہ اترے گا ان کے گلوں سے کہیں گے۔ بات خیر البریۃ کی نکل جاویں گے دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

ف۔ اس باب میں علی اور ابی سعید اور ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس کے سوا اور حدیثوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا ان کے چنبر گردن سے نکل جاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج ان کے سوا۔

مترجم۔ فرقہ خارجیہ کو فرقہ مارقہ اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث میں ان کی صفت یمرقون من الدین آئی ہے کیفیت ان کے ظہور کی اور حقیقت ان کے خروج کی اسطرح ہے کہ جب حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کو حکم کیا اور بعد اس کے حضرت علیؓ کوفہ کو اور حضرت معاویہؓ شام کو لوٹ گئے اور لڑائی موقوف ہو گئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنے سے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کی تکفیر کرنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے منہ موڑ کر رشتۂ بیعت توڑ کر حروراء چلے گئے کہ نام ہے ایک موضع کا اور خوارج کو حروریہ کہنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اوّل اقامت ان کی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نقض بیعت نہ کرو انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں آ گئے اور اس ضلالت سے تائب ہوئے اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ قضیہ تحکیم کو قبول کریں گے ہم دونوں سے لڑیں گے غرضیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑو گے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جاویں گے اور اُن میں کے دس بھی نجات نہ پاویں گے۔ اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عند المقابلہ فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی کرم اللہ وجہہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپ نے فرمایا ڈھونڈو اس شخص کو جس کی صفت بیان کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دو بار ڈھونڈھا تیسری بار میں وہ ملا۔ اور خبر دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا ان میں ایک مرد کہ شانہ پر اس کے ہاتھ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اس پر کچھ بال ہیں سفید اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں اے امیر المومنین فرمایا آپ نے نہیں یہ تو کفر سے بھاگے ہیں پوچھا منافق ہیں۔ فرمایا آپ نے منافق ذکر نہیں کرتے خدا کا مگر تھوڑا۔ اور یہ تو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ اور یہ کوڑا کرکٹ ہو گئے۔ اشاعہ میں ہے کہ بقایائے حروریہ میں سے ہیں قرامطہ اور باطنیہ اور اسمٰعیلیہ اور فتنہ ان کا مشہور ہے ہلاک کیا انہوں نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو۔ (حجج الکرامۃ)

اور خوارج کو خوارج اس لیے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اور محکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے انکار کیا حکم ہونے پر ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ اور شراۃ بھی انہیں کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے کہا شَرَيْنَا أَنْفُسَنَا فِي اللّٰهِ۔ یعنی بیچ ڈالا ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اوپر گزری اور انہوں نے مفارقت کی ملت کی چھوڑ دیا جماعت کو خروج کیا سلطان پر نکالی تلوار اپنی ائمہ پر اور حلال کیا اُن کے دماء و اموال کو اور کافر کہا اپنے مخالف کو اور تبرا کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصہار پر اور نسبت کی اُن کی طرف کفر کے معاذ اللہ من ذلک اور قائل نہیں وہ عذاب قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اس بات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جا کر پھر نکلے گا اور کہتے ہیں کہ جس نے جھوٹ بولا ایک بار یا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہوں میں سے اور بغیر توبہ کے مر گیا ہے وہ کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور نماز جماعت کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اُس کے وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رؤیت ہلال پر اور فطر کے بھی اسی طرح اور روا جانتے ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعوض درہمین کے اور جائز نہیں کہتے موزے پہن کر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزے کو اور نہ طاعت سلطان کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر خوارج جزیرۂ عمان اور موصل اور حضرموت اور نواحی عرب میں ہیں۔ اور صاحبان کتاب اُن میں عبد اللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں۔ اور وہ پندرہ گروہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کی طرف اور وہ اصحاب ہیں عبداللہ بن ناصر کے عقیدہ ان کا یہ ہے کہ جس نے ایک جھوٹ بولا یا ایک صغیرہ کام مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اس پر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہو بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور ازارقہ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے مذہب ان کا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذ اللہ ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے بیچ میں اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو اور قاذف محصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قاذف محصنات کے کہ اسے حد مارتے ہیں۔

اور فدیکیہ کہ منسوب ہیں ابن فدیک کی طرف اور عطویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور عجاردہ کہ منسوب ہیں عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف اور یہ بہت فرقے ہیں اور مواقف میں کہا ہے کہ دس گروہ ہیں اور میمونیہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ اور کہتے ہیں کہ سورۂ یوسف قرآن میں داخل نہیں اور حازمیہ کہ اصحاب حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اس کے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور منشعب ہوئے حازمیہ سے معلومیہ وہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بجمیع اسماء نہ جانے وہ جاہل ہے اور کہا انہوں نے کہ افعال عباد مخلوق الٰہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم ہیں اور مجہولیہ کہتے ہیں کہ جس نے بعض اسماء الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کی طرف انہوں نے دعوےٰ کیا کہ جس نے ہمارے مذہب کو مانا اس کے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور ہماری دعوتِ مذہب کو قبول نہ کریں اور اخنسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کی طرف کہ اخنس اس کا نام تھا۔ ان کا مذہب ہے کہ سید لے لیوے زکوٰۃ اپنے غلام کی اور دیوے اس کو اپنی زکوٰۃ اگر محتاج ہو اور ظفریہ کو حفصیہ بھی ایک طائفہ انہیں میں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اس کے سوا اور چیزوں کا مثلاً رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جنت اور نار کا۔ اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا۔ مثل قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے پس وہ شرک سے بری ہے۔ اور مشرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانے اور انکار کرے اس کا فقط اور عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہ حیران جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض لہٗ اصحاب یدعونہ الی الھدی الایۃ مراد اس سے حضرت علیؓ اور حزب و اصحاب ان کے ہیں اور یدعون الی الھدی سے اہل نہروان ہیں اور اباضیہ کہ اصحاب عبداللہ بن اباض کے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیا ہے اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک اور بیہسیہ کہ منسوب ہے ابی بیہس بن جابر خارجی کی طرف منفرد ہوئے ہیں وہ اس میں کہ آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمیع حلال و حرام سے واقف نہ ہو جو اس کے نفس پر ہیں۔ اور بعضے بیہسیہ قائل ہیں کہ جو مرتکب ہو احرام کا کافر نہیں جب تک کہ نہ لے جاویں سلطان کی طرف۔ پھر جب سلطان کی طرف لے گئے۔ اور اس پر حد قائم کی حکم کیا جاوے گا۔ اس پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر کا اور شمس اخیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمراخ کی طرف وہ کہتے ہیں کہ قتل ابوین حلال ہے اور جب اس کا دعویٰ کیا اس نے دارالتقیہ میں خوارج اس سے بیزار ہو گئے اور ایک گروہ خوارج کا بدعیہ ہیں کہ قول ان کا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے ہیں وہ اس کے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہے صبح اور شام اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقم الصلوۃ طرفی النھار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات الآیۃ اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سے قید زنان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں لقولہ تعالیٰ لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور متفق ہوئے ہیں جمیع خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کے بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ ان سے موافق نہیں اس میں یہ عقائد ان کے ہیں مفصلاً دغنیۃ الطالبین فقیر کہتا ہے منشا ان کی گمراہی کا اعراض کرنا ہے حدیث رسول معصوم سے اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اس کو حسب تفہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم پر اور بہتر جاننا اس کو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے معاذ اللہ من ذلک کلہا اور دیکھیے تو ہر گمراہ کو ان مرضوں میں سے ایک نہ ایک میں گرفتار ہوگا۔ اللھم اعصمنا من الفتن ما ظھر منھا وما بطن

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَثَرَةِ
باب اثرہ کے بیان میں۔

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ۔

روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عامل کر دیا آپؐ نے فلانے شخص کو اور مجھ کو عامل نہ کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھ سے حوض کوثر پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً وَّ اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ الَّذِیْ لَكُمْ

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہؓ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں آپؐ ہم کو اس وقت میں فرمایا آپؐ نے دو تم حق ان کا یعنی حاکموں کا ان کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اثرہ لغت میں مقدم کرنا ہے کسی کو کسی پر اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد اور حاکم تمہارے اور غیروں کو مقدم کریں گے مال غنیمت اور فئی میں اور جو میں تم کو دیتا ہوں وہ اوروں کو دیں گے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہو گے قولہ فرمایا دو تم حق ان کا یعنی حکام کا جو حق ہے کہ ان پر خروج نہ کرنا اور اطاعت ان کی بجا لانا جب تک کہ وہ خلاف شرع حکم نہ کریں یہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اس کی جزا چاہو فقط۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَآءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَآؤُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيَّ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيَّ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيُّ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيُّ الْفَيْءِ اَلَا

باب قیامت تلک کی اخبار میں۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعت تک مگر خبر دی ہم کو اس کی یاد رکھا جس نے یاد رکھا۔ اور بھول گیا جو بھول گیا سو اُسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا بے شک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تم کو اگلوں کا خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جبکہ وہ جان لے حق کو کہا راوی نے کہ رو لئے ابو سعید جب روایت کرنے لگے۔ یہ بات اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھ کر ڈر گئے۔ اور تھا ان مقولوں میں سے جو حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو بیشک ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھ کر کھونس دیا جاوے گا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سُرین کے پاس اور تھی ان حدیثوں میں جو ہم نے یاد کر لی اس دن کہ فرمایا آپؐ نے آگاہ ہو بیشک بنی آدمؑ پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعضا ان میں سے پیدا ہوتا ہے مومن۔ اور جیتا ہے مومن اور مرتا ہے مومن (اور یہ سب سے کامل تر ہے ایمان میں) اور بعضا اُن میں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں) اور اس میں بعضا پیدا ہوتا ہے مومن زندہ رہتا ہے مومن اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ عذاب میں ہے) اور ان میں سے بعضا پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّءَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّءَ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّءَ الْقَضَاءِ السَّيِّءَ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّءُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَمَا رَاَيْتُمْ اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔

ہے کافر اور مرتا ہے مؤمن (اور وہ مغفور مرحوم ہے) آگاہ ہو اُن میں سے بعضا شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے سو یہ برابر برابر ہے اور بعضا ان میں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر ان میں وہ ہے جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے۔ اور بدتر ان میں وہ ہے۔ جو جلدی غصہ کرے دیر میں ملے (مترجم۔ باقی رہی ایک صورت یعنی دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے سو وہ برابر برابر ہے انتہیٰ) اور فرمایا کہ ان میں سے بعضا قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی سے ادا کرتا ہے اور بعضا بری طرح ادا کرتا ہے۔ اور سہولت سے تقاضا کرتا ہے اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ شدت سے تقاضا کرتا ہے سو وہ برابر برابر ہے۔ اور آگاہ ہو بعض ان میں بری طرح ادا کرنے والا ہے۔ اور بری طرح تقاضا کرنے والا ہے اور یہ سب سے بدتر ہے۔ کہ اپنا حق لے لے اور پرایا نہ دے اور آگاہ ہو بہتر ان میں اچھی طرح ادا کرنے والا اور سہولت سے تقاضا کرنے والا اور آگاہ ہو کہ بدتر ان میں بری طرح ادا کرنے والا بری طرح شدت سے تقاضا کرنے والا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دل میں کیا تم دیکھتے نہیں اُسی کی آنکھوں کی سُرخی اور اس کی رگہائے گردن کے پھُولنے کو پھر جس کو کچھ بھی اُس کا اثر معلوم ہو۔ تو چاہیے زمین سے لپٹ جاوے تاکہ یقین ہو کہ میں خاکی ہوں نہ ناری کہا راوی نے اور ہم کنکھیوں سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہیں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہے تمہارے دن سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا اُس میں سے۔

ف اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ان کو اس چیز کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک۔

مترجم۔ اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اوّل مسنون ہونا خطبہ کا فیاً دوسرے جائز ہونا نسیان کا انسان کے لیے حتیٰ کہ صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی تیسرے[3] مذمت دنیا کی چوتھے[4] اخبار سابقہ خلافت اور حکومت امت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچویں[5] یہ کہ حکومت میں آزمائش ہے بندے کی چھٹے[6] تخویف دنیا اور عورتوں کے شر و فساد و مکر و عناد سے ساتویں[7] نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق میں اور مامور ہونا ہر انسان کا اس کے ساتھ آٹھویں[8] مذمت نقضِ عہد کی۔ نویں[9] درجاتِ مردم کفر و ایمان میں اور تفاوت فیما بینہم دسویں[10] تفاوت درجات غضب وفیٔ میں گیارہویں[11] تفاوت درجات ادائے دین اور تقاضا میں بارہویں[12] مذمت غضب کی تیرہویں[13] دوا اس کی چودھویں[14] استدلال جائز ہونا حالت قلبی پر آثار سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

چہرہ کے پندرھویں قلت عمر باقیہ دنیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

باب اہل شام کی فضیلت میں۔

عَنْ قُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ۔

روایت ہے قرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بگڑ جاویں شام کے لوگ پھر خیر نہیں تم میں ہمیشہ رہے گا ایک فرقہ میری امت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کرے گا جو ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ قائم ہو گی قیامت کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحاب حدیث ہیں۔

ف۔ اس باب میں عبد اللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هٰهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ۔

بسند مذکور کے دادا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کہاں حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو یعنی ہجرت کا یا قیام کا فرمایا آپ نے اس طرف اور اشارہ کیا آپ نے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ طول و عرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر میں گزرا اور فضیلت میں اس کی بہت سی احادیث وارد ہوئیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کی شان میں فرماتا ہے وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعٰلَمِينَ یعنی نجات دی ہم نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اس زمین کی طرف کہ برکت رکھی ہے ہم نے اس میں تمام جہان والوں کے لیے۔

ف برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ارزانی غلہ کے اور کثرتِ اشجار و ثمار کے اور جریان عیون و انہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیاء وہیں سے اور ابی بن کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک اس لیے فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی دنیا میں نہیں مگر جڑ اس کی پھوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیوں نہیں اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مہجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مدفن مطہر آپ کا انہوں نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین میں نے کتاب منزل من اللہ یعنی توراۃ میں پایا ہے کہ ارض شام کنز ہے۔ اللہ تعالے کا زمین میں اور اس میں ایک خزانہ ہے اللہ کے بندوں کا یعنی عمدہ عمدہ بندگان خدا کی بود و باش ہے اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہترین مہاجرین وہ ہیں کہ ملکِ شام کو ہجرت کریں جو مہجر ہے ابراہیم علیہ السلام کا (البغوی) یہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محترم میں پہنچا اور یہاں کی برکات سے فیضیاب ہوا۔ اب آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ مہجر ابراہیم کو بھی دکھلا دے کہ اس کی زیارت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھیں اس مسکین کی روشن اور نورانی ہوں آمین یارب العالمین۔

بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب مقاتلہ بین المسلمین کی نہی میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہو جانا تم بعد میرے کافر مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی۔

ف۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ حضرت نے مقاتلین فیما بینہم کو کافر تنبیہاً اور تشدیداً فرمایا ہے مراد ہے مستحل اس قتال کا

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّہٗ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ۔

باب اس فتنہ کے بیان میں کہ قاعد اس میں بہتر ہے قائم سے۔

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَۃِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ قَالَ اَفَرَءَیْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَیَّ بَیْتِیْ وَبَسَطَ یَدَہٗ اِلَیَّ لِیَقْتُلَنِیْ قَالَ کُنْ کَابْنِ اٰدَمَ۔

روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت میں جو واقع ہوا تھا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد مبارک میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہو گا کہ اس میں بیٹھ رہنے والا بہتر ہو گا کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہو گا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر گھس آوے کوئی میرے گھر میں اور چلاوے مجھ پر اپنا ہاتھ کہ قتل کرے مجھے تو میں کیا کروں فرمایا آپ نے ہو جا تو مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہو گیا اور اپنے بھائی پر ہاتھ نہ اٹھایا۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خباب بن ارت اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسیٰ اور خرشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور زیادہ کیا اس اسناد میں ایک مرد اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطے سعد کے کئی سندوں سے سوا اس سند کے مترجم۔ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونے کا اوپر مذکور ہو چکا۔

بَابُ مَا جَاءَ سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ۔

باب اس فتنہ کے بیان میں کہ مشابہ ہے شب تاریک کے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کر لو اعمال صالحہ ان فتنوں سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔

کہ شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند ہیں صبح کو ہوتا ہے مرد مومن اور شام کو ہوتا ہے کافر اور شام کو ہوتا ہے مومن اور صبح کو ہوتا ہے کافر بیچے گا ایک ان میں کا اپنا دین سامان دنیا کے بدلے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ کتنے اترے ہیں آج کی رات فتنہ کتنے اترے ہیں خزانہ کون ہے کہ جگادے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المومنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننے والیاں ہیں دنیا میں کہ ننگی ہوں گی آخرت میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ بہت سی اوڑھنی والیاں الخ مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے یا مال حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباس تقویٰ سے محروم رہیں گی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لیے ولیکن اپنے اعضاء نہیں ڈھانپتی ہیں جیسے اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد اس میں مومن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مومن اور صبح کو کافر بیچیں گی بہت سی قومیں اپنے دین مال دنیا کی عوض میں۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ۔

روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تھے یہ جو حضرت صلعم نے فرمایا کہ صبح کو ہوگا مرد مومن اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھے گا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اس کا اور شام کو حلال سمجھے گا ان تینوں کو اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہوگا حلال سمجھنے والا ان تینوں کو۔

مترجم۔ خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے۔ انتہیٰ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

روایت ہے وائل بن حجرؓ سے کہ کہا انہوں نے سُنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک مرد آپؐ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہو دیں ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیویں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں فرمایا آپؐ نے سنو تم ان کی بات اور کہا مانو ان کا کہ اُن پر ہے جو کچھ انہوں نے اٹھایا یعنی جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ غرض یہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دلویں اموال غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم ان کی اطاعت کرو اور اُن پر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملے گا جیسے ان کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔

بَابٌ فِي الْهَرْجِ — باب قتل کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اٹھا لیا جاوے گا اس میں علم اور زیادہ ہوگا اُس میں ہرج عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہؐ کیا ہرج فرمایا آپؐ نے قتل۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ۔

روایت ہے معقل بن یسار سے پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپؐ نے عبادت ایام قتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف۔

مترجم۔ ایام قتل سے ایام فتنہ مراد ہیں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسے فقط معلی بن زیاد کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ — باب لکڑی کی تلوار بنانے کے حکم میں۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں نہ اٹھائی جاوے گی ان کے درمیان سے قیامت تک۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ

روایت ہے عدیسہ سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بلایا ان کو کہ نکلیں وہ ان کے ساتھ یعنی لڑائی میں تو کہا اُن سے میرے باپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِّنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ فَاِنْ شِئْتِ خَرَجْتُ مَعَكِ قَالَتْ فَتَرَكَهٗ۔

کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھ سے کہ جب اختلاف پڑے لوگوں میں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپ کے ساتھ کہا راویہ نے پھر چھوڑ دیا ان کو حضرت علیؓ نے۔

ف۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عبید کی روایت سے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالو ان کی زہیں اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنی ہابیل کی مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ثروان ابو قیس اودی کا نام ہے۔

مترجم۔ لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ — باب علامات قیامت کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ بیان کروں میں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ بیان کرے گا کوئی تم سے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں سے ہے علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا۔ اور کثرت نساء کی۔ اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا پچاس عورتوں پہ حاکم ایک مرد۔

ف۔ اس باب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی ہم نے ان امور کی جو پہنچی ہم کو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو۔ یہاں تک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے سنا میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔

روایت ہے انس رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ایسی جہل سے بھر نہ جاوے کہ کہا جاوے گا۔ اس میں اللہ اللہ[1]

ف۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول سے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ۔

روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بڑا نصیب ور دنیا میں لکع ابن لکع ہووے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے۔ مترجم لکع بضم لام۔ و فتح کاف لئیم اور غلام اور احمق و بیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حمقاء کو امارت اور تونگری ہوگی جن کی پشت ہا پشت سے بے وقوفی اور حماقت وراثۃ چلی آتی ہو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ وَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر دیوے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھنبوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپ نے پھر آوے گا چور اور کہے گا اسی کے لیے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آوے گا قاتل اور کہے گا اسی کے لیے میں نے خون کیا اور آوے گا قاطع رحم اور کہے گا اسی لیے میں نے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دیں گے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لیں گے اس میں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتریں گی اس پر بلائیں پوچھا اصحاب نے کون سے کام ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب ہو جاوے مال غنیمت دولت اور ہو جاوے امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور نا راض کرے اپنی ماں کو

[1] اس حدیث سے ذاکرین کی کمال فضیلت معلوم ہوئی گویا عالم انہی کے لیے ہے اور سب طفیلی ہیں ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا أَوْ مَسْخًا۔

اور احسان کرے اپنے دوست سے اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور چودھری قوم کا رذالہ ہو اور تعظیم کی جاوے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پیئے جاویں شراب اور پہنے جاویں ریشمی کپڑے اور رکھے جاویں گانے والی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھہرایا جاوے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور علم سیکھا جاوے غیر دین کے لیے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور بھاگے باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق انکا اور چودھری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جاوے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے۔ اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جاوے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذٰلِكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ۔

یارسول اللہﷺ کب ہوگا یہ فرمایا جب کہ پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جاوے شراب۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ اعمش سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب میں۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اُس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے اور اشارہ کیا آپؐ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ نفس قیامت سے مراد ہے وقت قیام و قرب اس کا اور بعضوں نے کہا کہ مجازاً آپؐ نے قیامت کو ذی نفس ٹھہرایا مثل انسان کے یعنی قرب سے گزرنے والا اپنے نزدیک والے کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا ہی میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اس کے ظہور اشراط کے وقت میں اور بعضی روایتوں میں نسم الساعۃ بھی وارد ہوا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْ دَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضْلُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اس کے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کی دوسرے پر یعنی بہت تھوڑی ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں اشارہ ہے قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اس کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلے گا اتنا ہی زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے قیامت تک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

باب ترک سے قتال کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑوگے ایک قوم سے کہ نعلین ان کی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ منہ ان کے مثل ڈھالوں تہ بر تہ کے ہیں۔

ف۔اس باب میں ابی بکر صدیقؓ اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم۔اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور تُرک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم خوز و کرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سے سرخ رُو اور ایک لفظ میں چوڑے منہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے۔گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ بر تہ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین ان کی جلو و موئدار سے ہے جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال ان کے پامال ہوتے ہیں۔جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہی۔مگر یہ احتمال بانظر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے۔اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو جب تک کہ ترک کریں وہ تم کو اور ایک روایت میں آیا ہے۔کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں۔اور صاحبان غنائم قلیلہ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خاں نے اور فتنہ اس کا تمامی قریٰ و امصار میں پہنچا اور اس کے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلے ہوئے۔اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس لیے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بے چراغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو۔جلایا مصاحف کو اور کتب کو قتل کیا مردوں کو قید کیا عورتوں کو پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے اور نکالا اولاد کو اُن کے بطنوں سے انتہی (رجج)۔

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

باب کسریٰ کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہلاک ہو جاوے گا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اس کے بعد اور جب ہلاک ہو جاوے گا قیصر تو پھر کوئی قیصر اس کے بعد نہیں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقا لئے روح اس کے قبضہ قدرت میں ہے بیشک تم خرچ کرو گے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔

ف۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم۔کسریٰ لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ میں حضرت عمرؓ اور عثمان ذوالنورینؓ کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اس کی کتب تواریخ میں مذکور ہے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

باب نارِ حجاز کے بیان میں۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔

کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضرموت سے یا یہ فرمایا کہ نکلے گی حضرموت کے دریا کی طرف سے روز قیامت کے پہلے کہ جمع کر دے گی لوگوں کو عرض کیا صحابہؓ نے پھر آپؐ کیا حکم فرماتے ہیں ہم کو فرمایا آپؐ نے لازم پکڑو تم سکونت شام کی۔

ف اس باب میں حذیفہ بن اسیدؓ اور انسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ ابن عمرؓ کی روایت سے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ
باب خروج کذابین کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ نہ اٹھیں کذابون دجالون قریب تیس[۳۰] شخصوں کے کہ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

ف۔ اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ انہیں میں سے ہے اسود[۱] عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ[۲] کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پھر برے لگے وہ آپؐ کو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اُس کو پھر پھونک دیا آپؐ نے اور وہ اڑ گئے سو تاویل کی آپؐ نے کہ یہ دونوں کنگن سے مراد کاذبان مذکور ہیں پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مسخر تھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے ایک شفیق دوسرا عجیق نامی اور ایک خرِ معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسے سجدہ کرتا تھا اس لیے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ[۶] سو آدمی لے کر صنعا میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا نام اس کا عبہلہ بن کعب تھا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور جہنم میں پہنچا اور وہ ملعون سجع ہائے ناموزون گھڑتا تھا اور بمقابلہ قرآن کا قصد کرتا تھا چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسی کی ہے اَلْفِيْلُ مَا الْفِيْلُ لَهٗ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْجَلِيْلِ۔ تیسرا[۳] اُن میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ترجیح بھی اسی کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے چوتھا[۴] طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر میں ہے اور غطفان نے اس کی مدد کی اور بعد دعویٰ نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکرؓ میں پانچویں[۵] سجاح بنت سوید عورت نے دعویٰ نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخش دی اور اپنے مہر میں نماز عصر اپنی امت ملعونہ پر معاف کر دی رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نمازِ عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ یہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اس کو ہم ہاتھ سے نہ دیں گے پھر سجاح زمانِ معاویہ میں مشرف باسلام ہوئی چھٹا[۶] مختار ثقفی کہ ابن زبیرؓ کے زمانہ میں ظاہر ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار رہوں چنانچہ اسماءؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین شخص کذاب وزیال ومبیر روایت کیا اس کو ابو نعیم بن حماد نے اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب ومبیر کہا گیا ہے کہ مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف۔ ساتواں[۷] متنبی شاعر مشہور کہ بعد نبوت تائب ہوا۔ آٹھواں[۸] بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے نواں[۹] یحییٰ زکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔ دسواں[۱۰] بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰ[۱۱] بن مہرویہ کہ اس نے گمان کیا کہ آیۃ یا ایہا المدثر میں لفظ مدثر خطاب اسی کو ہے اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتھ مسمّیٰ کر کے ملک شام پر غالب ہوا۔ اور بہت تباہی اور خرابی کی اور لوگوں نے اس کے لیے منابر پر بددعا کی کہ وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر میں ابو طاہر[۱۲] قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمغانی[۱۳] ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس ایک جماعت کے ساتھ مقتول و مصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور اس میں ایک جوان[۱۴] تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علیؓ کی نے اس میں انتقال کی ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنے میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبرئیل ہوں اور پھر بعد زد و کوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا۔ اور خلافت مستظہر میں ایک شخص[۱۵] ظاہر ہوا نواحی نہاوند میں اور دعویٰ نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہوگئی پھر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت مردوں عورتوں کی نے مغرب میں ظہور کیا ان میں ایک مرد تھا موسوم[۱۶] بہ لا اور مدعی تھا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اس لا سے میں ہی مراد ہوں یعنی مسمیٰ باسم لا نبی ہے اور انہی میں ہے غازاری[۱۷] ساحر کہ ابو جعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورت[۱۸] ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اس سے کہتے کہ حضرت نے فرمایا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وہ کہتے کہ حضرت نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں۔

بیت المقدس میں ایک یہودی[۱۹] نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے مرد خوش بیان شیریں زبان تھا جب اسے گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا۔ ایک[۲۰] اور مرد نے دعویٰ مہدی ہونے کا کیا اور مقتول ہوا اور ہندوستان میں سنہ ایک ہزار ہجری میں اکبر[۲۱] بادشاہ ظاہر ہوا دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور علماء و مشائخان دیندار پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکال کر دین الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائے فخیم اس سے ظاہر ہوا ابوالفضل اور فیضی دونوں اس کے خوشامد خوروں میں سے تھے اور لوگوں کو اس کے باطل کی طرف دعوت کرتے تھے۔ چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بیت

خدپناہ وبداز جلیس بد مذہب   خراب کرد ابوالفضل شاہ اکبر را۔

اور از انجملہ رتن[۲۲] ہندی ہے کہ اس نے دعویٰ صحابیت کیا حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اس کے باب میں کہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور منجملہ مدعیان نبوت اسحاق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اس کے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا۔ آخر مقتول ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فارس بن یحییٰ ساباطی خلافت معز میں بلدہ تینس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات و ابراء برص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلائق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسحور ہو جاتی تھی اور مامون کے زمانہ میں عبد اللہ بن میمون نے دعوٰی نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید ہی میں دار البوار کو واصل ہوا از حجج

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعوٰی کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہوں۔ کوئی نبی نہیں میرے بعد۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جس کو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض سے یا خشب و حجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جثہ کے کاغذ یا دیوار پر کھچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لیے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں عام ہوگا معنے اوّل سے اور اسی قبیل سے ہے حدیث عدی کی کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میرے گلے میں صلیب تھی سونے کی سو فرمایا آپ نے اَلْقِ هٰذَا الْوَثَنَ عَنْكَ یعنی دور کر اس وثن کو اپنے سے اور بعضوں نے کہا ہے ہر معبود باللہ اگر جسم و صورت رکھتا ہے صنم ہے ورنہ وثن ہے اور جمع اس کی اوثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباس نے اَنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اُنُثًا۔ پڑھا ہے کہ اصل میں وُثُنًا تھا واؤ ہمزہ سے بدل گیا اور قرات مشہور اناثاً ہے اور داخل ہیں اس خبر میں بے جثہ پرست ستارہ پرست گور پرست۔ پیر پرست۔ شجر پرست۔ حجر پرست۔ چلہ پرست۔ جھنڈا پرست۔ چھڑی پرست۔ غرضیکہ جو غیر خدا کے ساتھ افعال عبادت بجالاتے ہیں مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہیں باری تعالیٰ کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ وَمِنْ اَفْعَالِهِمْ۔ اور تفصیل کذابوں کی اوپر گزری۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

باب بنی ثقیف کے کذاب و مبیر کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ثقیف کے قبیلہ میں ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنے والا۔

ف۔ اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے تھے راوی کا نام عبد الرحمن بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبد اللہ بن عصمہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی۔ روایت کی ہم سے ابو داؤد سلیمان بن سلم بلخی نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جن کو اس نے باندھ کر مارا تھا تو پہنچی گنتی ان کی ایک لاکھ بیس ہزار تک۔ معاذ اللہ من ہذا الظلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا ۔

باب قرن ثالث کے بیان میں ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر آویں گے بعد ان کے ایک لوگ کہ فربہی چاہیں گے اور دوست رکھیں گے فربہی کو گواہی دیں گے قبل طلب کے ۔

ف ۔ ایسی ہی روایت کی محمد بن فضیل نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور روایت کی کئی لوگوں نے حفاظ سے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور نہیں ذکر کیا اس میں علی بن مدرک کا روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کی حدیث مانند اس کے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَؤُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَ يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے لوگوں میں بہتر اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں مبعوث ہوا ہیں پھر جو اُن کے بعد ہیں کہا راوی نے نہیں جانتا ہیں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنی ثم الذین یلونھم ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا پیدا ہوں گے اس کے بعد قومیں کہ گواہی دیں گی اور کوئی طلب نہ کرے گا ان سے گواہی اور خیانت کریں گے اور امین نہ ہوں گے اور ظاہر ہو گی اُن میں فربہی ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔ **مترجم** يَتَسَمَّنُونَ فربہی چاہیں گے یا دعوی کریں گے اُن بزرگیوں کا کہ ان میں نہ ہوں گی اور بعضوں نے کہا جمع کریں گے مال کو اور بعضوں نے کہا کہ بہت ہوتے جاویں گے یا دوست رکھیں گے توسع کو مآکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُلَفَاءِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِينِي فَقَالَ قَالَ

باب خلفاء کے بیان میں ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ میں نہ سمجھا سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اس نے کہ فرمایا آپ نے وہ بارہ امیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

سب کے سب قریش میں سے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے عمرو بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے جابرؓ بن سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے جابرؓ کی روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسیٰ کے اور اس باب میں ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ ۔

روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو بلالؓ نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

باب خلافت کے بیان میں۔

عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ ۔

روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جاوے گی سلطنت بعد اس کے پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابی بکرؓ کو پھر خلافت عمرؓ اور عثمانؓ کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعوے کرتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔

ف۔ اس باب میں عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے واسطے یہ حدیث حسن ہے روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ أَبُوْ بَكْرٍ وَإِنْ لَمْ أَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا گیا حضرت عمرؓ سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسی کو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابو بکرؓ نے یعنی ان کی اقتداء ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ان کی سنت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی کئی سندوں سے ابن عمر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

باب خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُوْلُ كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُوْرٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کر دے گا اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا ان کے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں۔

ف۔ اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ ۔

روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جاویں گے رات اور دن یہاں تک کہ سلطنت کرے گا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہوں گے اسے جہجاہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم۔ طبرانی میں علیاء سلمی سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ مالک ہووے آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی شیخین سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنے عصا سے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہوں گے میرے بعد خلیفہ اور ان کے بعد امیر اور ان کے بعد ملوک جبارین پھر نکلے گا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دے گا زمین کو عدل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جیساکہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی سو قسم ہے اس پروردگار کی جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں، یعنی حسن سیرت میں پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اس کا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے (حجج الکرامۃ)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ
باب حکام مضلین کے بیان میں

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي اَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گا۔ ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نہ کرے گا ان کو جو کہ ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ آوے حکم اللہ تعالیٰ کا یعنی قیامت۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ ائمہ مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ اور قانون عقلی پر چلے اور انفصال مقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم رکھے اور ترویج بدعات اور تشہیر سیئات اور احداث فی الدین اور تا و یہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہوا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے اور اپنی رعایا اور توابع و برایا کو کتاب و سنت کے موافق نہ کھینچے معاذ اللہ من ذلک۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَهْدِيِّ
باب مہدی کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جاوے گی دنیا یعنی ملک عدم میں یہاں تک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

ف۔ اس باب میں علیؓ اور ابی سعیدؓ اور ام سلمہؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا اگر باقی نہ رہی دنیا میں سے مگر ایک دن تو دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ حکومت کرلیوے وہ شخص یعنی مہدی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِی الْمَھْدِیَّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَیْدٌ الشَّاکُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاکَ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَھْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَہٗ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہووے ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے میری امت میں مہدی نکلے گا۔ زندہ رہے گا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنے والا ہے اس عدد میں۔ کہا راوی نے وہ گنتی کس کی ہے کہا برسوں کی فرمایا آپؐ نے پھر آوے گا آدمی ان کے پاس اور کہے گا یا مہدی دو مجھے دو مجھے فرمایا آپؐ نے پھر لپ بھر دے گا وہ اس کے کپڑے میں یعنی دینار و درہم جہاں تک کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ان کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ — باب نزول عیسیٰ بن مریم کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ اترے گا تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور موقوف کر دے گا جزیہ کو اور یہاں تک کثرت سے دے گا لوگوں کو مال کہ قبول نہ کرے گا کوئی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہیں مرغول موئے پہنا سینہ خوبصورت ترین مردم بال سر کے لٹکے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے۔ گویا پانی ان سے ٹپک رہا ہے۔ اور ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ و سفید رنگ لٹکے ہوئے موئے سر۔ اور ابوہریرہؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ ان کی یہ ہے کہ صلیب کو توڑیں گے خوک کو ماریں گے اور لوزینہ کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور قبول نہ کریں گے مگر اسلام کو اور ایک ہو جاوے گا۔ ان کے وقت میں دین اور عبادت نہ ہوگی کسی کی سوا خدا کے اور نہ دی جاوے گی زکوٰۃ اس لیے کہ کوئی ذکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا۔ اور ظاہر ہو جاویں گے کنوز و خزائن ان کے زمانہ میں اور رغبت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرے گا کوئی جمع اموال میں بسبب قرب قیامت کے اور جاتا رہے گا لوگوں کے دل سے بغض و کینہ و عداوت و حسد بسبب فقدان اسباب ان کے اور جاتی رہے گی سمیت ہر ذی سم کی یہاں تک کہ اطفال حیات و عقارب سے کھیلیں گے اور اور گرگ و گوسفند ایک جگہ پر چریں گے اور بھر جاوے گی زمین صلح سے اور منعدم ہو جاوے گا جنگ و جدال اور اگاوے گی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے ایک خوشۂ انگور پر اور سیر کرے گا وہ ان کو۔ آسودہ ہوگی ایک انار سے جماعت اور ارزاں ہوں گے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گراں ہوں گے بیل بسبب حرث کے کہ ساری زمین محروث ہوگی۔ اور مدت حکومت ان کی اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتریں گے عیسٰے بن مریم اور ٹھہریں گے زمین میں چالیس سال۔ اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہیں گے وہ زمین میں پھر وفات پائیں گے اور نماز پڑھیں گے ان پر مسلمان اور دفن کریں گے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت عائشہؓ سے بھی چالیس ہی برس مذکور ہے اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شائد کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کر کے فرمایا ہو۔ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آویں گے حضرت عیسٰی علیہ السلام موضع روحا میں اور وہاں سے عمرہ لاویں گے یا حج کریں گے یا دونوں کو جمع فرماویں گے۔ اور روحا ایک مقام کا نام ہے۔ مابین مدینہ طیبہ اور وادی صفرا کے راہ میں مکہ کے ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجو! اگر دیکھو تم حضرت عیسٰی علیہ السلام کو تو کہو کہ ابوہریرہؓ نے تم کو سلام کہا ہے۔ اور حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے تم میں سے عیسٰے بن مریمؑ کو تو میرا اسلام کہے ملا علی قاریؒ نے مشرب وردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیاءؑ کی اور صلحا کی ہر آدمی کو ضرور ہے۔ اور اس میں بڑے فوائد اخروی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

باب دجال کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ۔

روایت ہے ابوعبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اس نے اپنی قوم کو دجال لعین سے اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے پھر بیان کیا حال اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اور فرمایا شائد کہ پاوے اس کو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا ہماری بات سننے والوں میں سے کوئی پھر پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا ہوگا اس دن ہمارا دل سو فرمایا حضرتؐ نے مثل اس کے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ابوعبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذاء کی سند سے اور ابوعبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ لَنْ يَرٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ وَاِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کے لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تم کو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جس نے ڈرایا نہ ہو اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوحؑ نے اپنی قوم کو اس سے ولیکن میں اس کے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کہی کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہیں یعنی پس دعوی الوہیت اس کا باطل ہے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو عمر بن ثابت نے کہ ان کو خبر دی بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپؐ نے فرمایا اسی دن ایسے حال میں کہ وہ ڈرا رہے تھے اس کے فتنے سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھے گا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہاں تک کہ مرے یعنی اس نظر سے بھی اس کا دعوی باطل ہے کہ وہ حیاۃ دنیا میں نظر آوے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لے گا اس کو جو برا جانے گا اس کے کرتوت کو یعنی وہی لوگ اس کے کفر سے آگاہ ہوں گے جو اس کے عمل سے بیزار ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑیں گے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم ان پر یہاں تک کہ کہے گا پتھر اے مسلم یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو قتل کر تو اس کو۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

باب اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا

عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ

روایت ہے ابوبکر صدیقؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال نکلے گا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسے خراسان کہتے ہیں ساتھ ہوں گی اس کے قومیں گویا کہ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ ان کے ڈھالیں ہیں تہ بر تہ۔

ف۔ اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن شوذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے۔

مترجم۔ مجان جمع ہے مجن کی بمعنی ڈھال اور مطرقہ بضم میم و فتح را مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنی ایک چمڑے پر دوسرا چمڑہ جوڑا ہیں نے مراد اس سے یہ ہے کہ منہ ان کے چوڑے چوڑے ہوں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَّالِ۔ باب علامات خروج دجال میں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔ روایت ہے معاذ بن جبل ؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے میں ہیں۔

ف۔ اس باب میں صعب بن جثامہ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی سعید خدریؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔ انس ؓ نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے۔

ف۔ کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ میں۔ مترجم۔ یعنی ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آ چکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور اس کے فتح کے بعد دجال خروج کرے گا۔ چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مراد ہے نہ فتح اول۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ باب فتنہ دجال کے بیان میں۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا اِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ

روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن پس ذلت اور حقارت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ اور خوارق عادات کی یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے کہا راوی نے پھر ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھر گئے ہم آپ کے پاس اور پہچانا آپ نے ہم میں اثر خوف دجال کا سو فرمایا آپ نے کیا حال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَخَفَّضَ وَرَفَّعَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ
قَالَ غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِیْ عَلَیْکُمْ
اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ
دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ
فَامْرَءٌ حَجِیْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُهٗ قَائِمَةٌ
شَبِیْهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰی
مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْکَهْفِ
قَالَ یَخْرُجُ مَا بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ
یَمِیْنًا وَشِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوْا قُلْنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ
اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَةٍ وَیَوْمٌ کَشَهْرٍ وَیَوْمٌ
کَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَیَّامِهٖ کَاَیَّامِکُمْ قَالَ قُلْنَا یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الْیَوْمَ الَّذِیْ کَالسَّنَةِ
اَتَکْفِیْنَا فِیْهِ صَلٰوةُ یَوْمٍ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اقْدُرُوْا
لَهٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِی
الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّیْحُ
فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیُکَذِّبُوْنَهٗ وَ
یَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ فَیَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ فَیُصْبِحُوْنَ لَیْسَ بِاَیْدِیْهِمْ
شَیْءٌ ثُمَّ یَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَسْتَجِیْبُوْنَ
لَهٗ وَیُصَدِّقُوْنَهٗ فَیَاْمُرُ السَّمَآءَ اَنْ تُمْطِرَ
فَتُمْطِرُ وَیَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ
فَتَرُوْحُ عَلَیْهِمْ سَارِحَتُهُمْ کَاَطْوَلِ مَا کَانَتْ
ذُرًی وَاَمَدِّهٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّهٖ ضُرُوْعًا ثُمَّ یَاْتِی
الْخَرِبَةَ فَیَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِیْ کُنُوْزَکِ
فَیَنْصَرِفُ مِنْهَا فَتَتْبَعُهٗ کَیَعَاسِیْبِ النَّحْلِ

ہے تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہؐ ذکر کیا آپؐ نے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ کی۔ یہاں تک کہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یعنی یہاں تک اس کے آنے کا یقین ہو گیا فرمایا آپؐ نے دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تم پر اس سے زیادہ ہے۔ اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں حجت کرنے والا ہوں اس سے تمہارے سوا، اور اگر وہ نکلا اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کی طرف سے حجت کرنے والا ہے اس سے اور اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگرلے بالوں والا ایک آنکھ اس کی قائم ہے یعنی باقی ہے۔ اچھے حدقہ میں ہمشکل ہے عبدالعزیٰ بن قطن کے پھر جو دیکھ پاوے اسے تم میں سے ضرور ہے کہ پڑھ دیوے شروع سورۂ کہف کا اس پر پھر فرمایا کہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے پھر خراب کر دے گا۔ داہنے اور بائیں۔ اے بندو اللہ کے ثابت رہو۔ یعنی دین حق پر عرض کی ہم نے کہ یا رسول اللہؐ کتنی مدت ٹھہرنا اس کا ہے زمین میں فرمایا آپؐ نے چالیس دن ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہم نے یا رسول اللہ بھلا خبر دیجیئے ہم کو کہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا کافی ہوگی ہم کو نماز ایک دن کی فرمایا آپؐ نے نہیں۔ ولیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضیکہ پورے سال کی نماز پڑھنا۔ عرض کی ہم نے یا رسول اللہ کیسی ہے چال اس کی زمین میں فرمایا مانند مینہ کے ہے کہ پیچھے رہ جاتی ہے اس سے ہوا یعنی ایسا تیز رو ہوگا اور آ وے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا
فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ ثُمَّ
يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ
فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هَبَطَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ بَيْنَ
مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى اَجْنِحَةِ
مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ وَ اِذَا
رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ
قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ يَعْنِىْ اَحَدٌ اِلَّا
مَاتَ وَرِيْحُ نَفَسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ
فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ
قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ
يُوْحِى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَرِّزْ عِبَادِىْ اِلَى الطُّوْرِ فَاِنِّىْ
قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّىْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ
قَالَ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا
قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ
وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ
مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ
كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ
حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ
لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ
فِى السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَ يُحَاصَرُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ
رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْ مِّائَةِ
دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ

ایک قوم کے پاس اور دعوت کرے گا ان کو اپنی خرافات
کی طرف۔ سو وہ جھٹلا دیں گے اس کو اور رد کر دیں گے اس
کی بات کو پس پھرے گا وہ اُن کے پاس سے سو اس کے
ساتھ ہو جاویں گے اموال اس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھیں
گے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں پھر آوے گا دوسری قوم کے
پاس پھر دعوت دے گا ان کو اور قبول کر لیں گے اس کی
بات کو اور تصدیق کریں گے اس کی سو وہ حکم کرے گا۔
آسمان کو کہ برسا دے ان پر پھر وہ برسا دے گا۔ اور حکم کرے
گا زمین کو کہ اگا دے پھر وہ اُگا دے گی پھر پھریں گے ان پر جانور
ان کے یعنی چراگاہ سے بہت لمبے کوہان والے اور کوکھیں پھولائی
ہوئے اور دودھ بھرے تھن والے پھر آوے گا ویرانہ پر اور کہے
گا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرے گا وہاں سے اور خزانے
اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعاسیب نحل کی مانند۔ پھر بلاوے
گا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہو گا جوانی سے پھر مارے گا اسے
تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا پھر پکارے گا اُسے اور وہ
زندہ ہو کر سامنے آجاوے گا کہ چمکتا ہو گا منہ اس کا اور ہنستا
ہو گا۔ پھر وہ اسی حال میں ہو گا۔ کہ اتریں گے عیسٰی بن مریم جانب
شرقی میں دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑوں زرد میں
ہاتھ رکھے ہوئے بازوؤں پر دو فرشتوں کے جب جھکا دیں گے
سر عرق ٹپکے گا اور جب سر اٹھا دیں گے اترے گا ان سے مثل
جمان کے کہ چمک ان کی مانند موتی کے ہو گی کہا نہ پاوے گا۔
ہوا ان کے دم کی یعنی کوئی شخص کافروں میں سے مگر مر جائے گا۔
اور پہنچتی ہے ہوا ان کے دم کی جہاں تک پہنچتی ہے نظر ان کی
فرمایا سو وہ ڈھونڈھیں گے دجّال کو اور پاویں گے اس کو
باب لُدّ پر اور قتل کریں گے اس کو فرمایا پھر رہیں گے وہ زمین
پر اسی حال میں جب تک چاہے گا اللہ فرمایا پھر وحی کرے گا اللہ
تعالیٰ ان کی طرف کہ جمع کر لے جا و میرے بندوں کو طور کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ
فَرْسَى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ
ثُمَّ يَهْبِطُ عِيْسٰى وَ اَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ
مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَ قَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ
وَ نَتْنُهُمْ وَ دِمَاؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ
عِيْسٰى اِلَى اللهِ وَ اَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ
اللهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَ يَسْتَوْقِدُ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَ نُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ
سَبْعَ سِنِيْنَ وَ يُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا
لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ
فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ
ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَ
رُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ
الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَ يُبَارَكُ
فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ
لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَ اِنَّ
الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ
وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ
الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ
رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى سَائِرُ
النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

اس پیے کہ میں نے اتارے ہیں اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہیں تاب ہے ان سے کسی کو لڑنے کی فرمایا آپؐ نے پھر بھیجے گا اللہ تعالےٰ یاجوج ماجوج اور وہ اس طرح چلے آویں گے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ یعنی وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے۔ فرمایا اور گزرے گا پہلا فرقہ ان کا بحیرہ طبریہ پر اور پی جاوے گا جو کچھ اس میں ہے پانی پھر گزرے گا اس پر سے دوسرا گروہ اُن کا اور وہ کہیں گے کہ کبھی تھا اس مقام میں پانی پھر چلیں گے وہ یہاں تک کہ پہنچیں گے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پہ اور کہیں گے بیشک قتل کیا ہم نے تمام زمین والوں کو سوآؤ قتل کریں ہم آسمان والوں کو پھر پھینکیں گے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سُرخ کر کے خون سے اور گھرے رہیں گے عیسٰی بن مریم اور اصحاب ان کے یعنی کوہ طور پر یہاں تک کہ ہووے گی ایک سری گائے کی بہتر اس دن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہوں گے عیسٰی بن مریمؑ اللہ تعالیٰ کی طرف اور اصحاب ان کے فرمایا پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پہ نَغَفْ کہ نکلے گا ان کی گردنوں میں سو صبح کو ہو جاویں گے وہ سب مقتول مردگو یا ایک آدمی تھا کہ مر گیا فرمایا پھر اتریں گے عیسٰیؑ اور اصحاب ان کے پھر نہ پاویں گے ایک بالشت بھر جگہ کہ بھری نہ ہو گی ان کی چربیوں سے اور بدبوؤں سے اور خونوں سے فرمایا آپؐ نے پھر التجا کریں گے عیسٰی علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پہ چڑیاں کہ ہوں گی گردنیں ان کی جیسے گردنیں اونٹوں کی۔ پھر اٹھاویں گے وہ ان کی لاشوں کو اور پھینک دیں گے انہیں مہبل میں اور ایندھن جلاویں گے مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات برس اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا کہ نہ روک سکے گا اس کو گھر پشم کا یعنی خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دھو جاوے گی زمین اور صاف کر دے گا مینہ اسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنی جو بذنوب عباد کم ہو گئی تھی۔ پھر اس دن کھاوے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کریں گے اس کے چھلکے کا اور برکت دی جاوے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک جماعت آدمیوں کی سیر ہو جاوے گی۔ ایک اونٹنی کے دودھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کرے گا دودھ ایک گائے کا اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہوں گے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جاوے گی روح ہر مومن کی اور باقی رہ جاویں گے ایسے لوگ کہ جماع کریں گے، راہوں میں جیسا کہ جماع کرتے ہیں گدھے پھر انہیں پر قائم ہو گی قیامت۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ قولہ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے الخ یعنی وہ اس کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے اور اس کے شبہات کا جواب تفصیل سے ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہے قَطَطٌ لغت میں ان بالوں کو کہتے ہیں جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھونگر والے اور قَطَطٌ بھی آیا ہے عَيْنُهُ قَائِمَةٌ یعنی آنکھ اس کی عدقہ چشم میں باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبد العزّیٰ ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ بادشاہ تھا عہد جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورۂ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینوں کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقع ہوں دین میں اور ایک روایت میں آیا ہے فَإِنَّهَا جِوَارٌ مِنْ فِتْنَتِهِ یعنی ان آیتوں کا پڑھنا پناہ ہے اس کے فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت میں آیا ہے خَادِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنی وہ نکلنے والا ہے اس راہ سے کہ جو درمیان ہے شام و عراق کے۔ اور خَل بفتح خاء اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط قولہ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا بعضے لوگوں نے اس کو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعضوں نے بصیغہ اسم فاعل یعنی فساد کرنے والا ہے وہ داہنی اور بائیں اور اس میں عموم فساد اس کا بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اس کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے گرد پر اثر کرے یمیناً و شمالاً خلق اس سے متضرر ہو رہی ہے۔ قولہ ایک دن ایک سال کے برابر طول ایام کا سبب یہ ہو گا کہ وہ ملعون باستدراج اپنے آفتاب کو گنبد سماء میں روک دے گا۔ اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے دی ہو گی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے وَعِنْدَ الْامْتِحَانِ يُعَزُّ الرَّجُلُ اَوْيُهَانُ پھر جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قائم رہا نعمت ابدی کا مستحق ہوا اور جو بچلا ہاویہ جہنم میں گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہے یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب نام ہے ان مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں آپؐ نے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھریں گے چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں یعسوب ہوں مومنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کفار در پے مال ہیں اور مومن میری صحبت میں خوشحال قولہ جب جھکاویں گے سر عرق ٹپکے گا الخ جمان بر وزن غراب دانے چاندی کے کہ مثل موتی کے بناویں اور بعضوں نے بہ تشدید میم چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور یہاں معنی اوّل مراد ہیں یعنی جب وہ سر جھکا دیں گے تو ان کے موٹے سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر او نچا کرتے ہیں تو نیچے اترآتے ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طرادت سے ان کے جمال باکمال کے قولہ باب لد پر اور لد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریب سے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہ ماریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اسی جگہ قولہ پھینک دیں گے انہیں مہبل میں الخ قاموس میں باب اللام اور فصل المیم میں ہے بر وزن منزل گرنا سر کوہ سے اور بعضوں نے بنون مفتوحہ اور بسکون ہا اور بفتح باء کہا ہے کہ ایک موضع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے۔ مگر صحیح بمیم ہے۔ اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی کذا قال الشیخ فی شرح المشکوٰۃ قولہ فیتنز کہا کہ ازلفہ زلفہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھہرے اور اسے پاک کر دے۔ دوسرے کاسۂ سبز اور خم سبز رنگ کہ جب اس میں پانی بھرو سبز معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و سنگ ہموار اور زمین چھائی ہوئی قولہ تاکل العصابۃ الی مائنۃ۔ یعنی کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اس کے دس سے چالیس تک ہوں قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا الخ فخذ بفتح فاء و سکون خاء چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنی ران کے ہے۔ وہ بکسر خاء ہے احوذی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں۔

اول یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنۂ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تحذیر ہے قلوب کے فتن سے۔ دوسرے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی براہ زیادت تحذیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنۂ دجال قریب نہ بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اس کے فتنہ سے کیا کم ہے۔ تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی پوچھا کہ ہمارا دل اس دن کیسا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ آج کے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے۔ اور کیوں کر نہ ہو کہ دجال اس کے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ویسے نہیں رہے تھے۔ نہ کہ بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انسؓ سے مروی ہے کہ نہیں جھاڑے ہم نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہم نے اپنے دلوں میں یعنی وہ انوار و برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھے نہ رہے۔ چوتھے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پھر دعویٰ کیا کرے گا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اس کا امتحان ہے بندوں کا۔ پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھ اس کی کانی ہے اور مسلم میں بائیں آنکھ مذکور ہے اور ابو داؤد میں بھی بائیں آنکھ کا ذکر ہے تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتے رہیں گے اس پر باختلاف اوقات تاکہ جن کی چشم بصیرت وا ہو دیکھ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکے گا۔ چھٹے یہ کہ فرمایا کہ نہ دیکھے گا کوئی تم میں سے اپنے رب کو جب تک نہ مرے اس میں کئی فائدے ہیں۔

اول ابطال اس کی الوہیت کا۔ دوسرے اثبات خدا تعالیٰ کی رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا۔

تیسرے ابطال مبتثان رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیاء کا۔

ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جائز ہے۔ انتہی بتغییر یسیر۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى

باب صفت میں دجال کے۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے حال دجال کا سو فرمایا آپؐ نے آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بیشک اس کی تو داہنی آنکھ کانی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔ گویا کہ وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا۔

ف۔اس باب میں سعد اور حذیفہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور ابو بکرہؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور فلتان بن عاصم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن عمر کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

باب اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلٰئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا دجال قریب مدینہ کے سو پاوے گا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہے ہیں اس کی پس داخل نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

ف۔اس باب میں ابی ہریرہؓ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِي الْمَسِيْحُ اِذَا جَاءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر وریاء فدادین میں ہے گھوڑے والے ہوں یا اونٹوں والے آوے گا مسیح دجال جب پیچھے احد کے پھیر دیویں گے فرشتے منہ اس کا شام کی طرف اور وہیں ہلاک ہوگا۔

ف۔یہ حدیث صحیح ہے۔مترجم۔فدادون جمع ہے فداد کی معنی شتربان اور چوپان اور جو کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہے اور جو کہ آواز بلند درشت رکھے کھیتوں میں اور اپنے بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْقَسْوَةَ فِي الْفَدَّادِيْنَ یعنی جفا اور سختی دل کی فدادین میں ہے اور تخفیف دال بھی مروی ہے۔ معنے اس کے اہل بقر ہیں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتے ہیں اور وبر اونٹ کے بالوں کو کہتے ہیں۔اہل وبر سے مراد اونٹ والے۔خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں میں تکبر اور غرور۔

لطیفہ۔جانور کی صحبت میں یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کی صحبت میں کچھ اثر نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَتْلِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

باب قتل دجال میں۔

عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔

روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے۔ ابن مریم دجّال کو باب لُد میں اور تحقیق باب لُد کی اوپر گزری۔

ف اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہؓ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔

روایت ہے قتادہ سے بواسطہ انسؓ کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنی دجّال کانا ہے اور بیشک رب تمہارا کانا نہیں لکھا ہوا ہے دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب ابن صیاد کے ذکر میں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ إِمَّا حُجَّاجًا وَإِمَّا مُعْتَمِرِينَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ أَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَأَبْصَرَ غَنَمًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ أَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي يَا أَبَا سَعِيدٍ اشْرَبْ فَكَرِهْتُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَإِنِّي أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُوثِقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ أَخْتَنِقَ

روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیّاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے پھر جب میں اکیلا رہ گیا اس کے ساتھ رونگٹیں کھڑی ہوگئی میری اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے۔ اس کے حق میں یعنی یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے۔ پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھ دے اپنا اسباب یعنی تو بھی ٹھہر اس درخت کے پاس کہا ابوسعید نے پھر دیکھا اس نے کچھ بکریوں کو پس اٹھا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس اور کہا مجھ سے اے ابو سعید پیو سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اس کے ہاتھ سے کچھ پیوں۔ اس خیال سے کہ لوگ اس کے حق میں کہتے تھے۔ یعنی اُسے دجال جانتے تھے سو کہا میں نے کہ آج کا دن گرمی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ لِيْ وَفِيَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثِيْ فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْءُ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ فَلَعَلَّهُ مَكْذُوْبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ وَالِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔

کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اس نے اے ابوسعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اُسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لیے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہے گی۔ اس لیے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں۔ اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بجو نٹا ہے کہ اس کی اولاد نہ ہوگی۔ اور میں نے چھوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ میں اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اتارے گا اس کو مکہ یعنی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور میں تو اہل مدینہ سے ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک کہا ابوسعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اس پر جھوٹی باتیں باندھتے ہیں پھر کہا اس نے اے ابا سعید قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو خبر دوں سچی قسم اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اس کے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اس گھڑی کس زمین میں ہے جب اس نے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن یعنی اخیر میں تو نے ایک بات کہہ دی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہوگئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ابن صیاد پر اور آپؐ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ تھے ان میں عمر بن خطاب بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تھا سو اس کو خبر نہ ہوئی آنحضرتؐ کے آنے کی یہاں تک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسولؐ ہوں اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فَاَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّا يَكُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ۔

پس نظر کی آپؐ کی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امیوں کے کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر پوچھا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے آتی ہیں تجھ پر خبریں کہا ابن صیاد نے، آتی ہیں میرے پاس جھوٹی بھی سچی بھی۔ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلط ہو گیا تیرا کام۔ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کچھ دل میں بات لی ہے تیرے لیے اور آپؐ نے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا۔ يَوْمَ يَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہے۔ پس فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھٹکار ہی ہے تجھ کو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہو گی۔ عرض کی عمرؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیجئے مجھ کو کہ گردن ماردوں میں اس کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے۔ اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے مارنے میں تمہارے کچھ خیر نہیں کہا عبدالرزاق نے مراد لیا آپؐ نے اس شخص سے دجال کو۔

مترجم۔ ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اس کو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے اور حضرت نے آیہ مذکور اپنے دل میں چھپائی اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دل میں کیا ہے تو گمان ہے کہ آپؐ نے یا آپؐ کے اصحاب نے کسی نے اس کے ساتھ تکلم کیا تھا شیطان نے اس پر مطلع ہو کر اسے خبر کر دی مگر خبر کامل اس کو نہ پہنچی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہو سکا۔ مگر اس ناقص بے معنی لفظ دخ پر کہ جزء ہے دخان کا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ

روایت ہے ابی سعید سے کہ ملے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کو بعض راہوں میں مدینہ کے سو روکا اس کو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اس کے سر پر چوٹی تھی اور حضرت کے ساتھ تھے ابوبکرؓ و عمرؓ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَمَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ اَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ۔

وسلم نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تو کہا اس نے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر پھر فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر پھر فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہے یعنی اخبار مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں۔ ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشتبہ ہو گیا ہے اس کا کام پھر چھوڑ دیا اس کو۔

ف۔ اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم۔ صحابہ و من بعدہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اس کے فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جابر سے مروی ہے کہ وہ قسم کھاتے کہ ابن صیاد وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عمرؓ کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آپؐ ساکت تھے اور ابو سعید سے جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گزری اوپر مذکور ہوئی ہے۔ اور ایک روایت میں اسی کی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھ پر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کر لوں۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اس کے دجال ہونے پر اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں ایک شبہ کی بات فرمادی کہ اِنْ يَّكُنْ هُوَ چنانچہ یہ لفظ حضرت عمرؓ کے جواب میں ابھی اوپر گزرا اور یہ سب اس وقت کی حدیثیں ہیں کہ جب آپؐ نے اول اول مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تھا۔ اور امر دجال میں متردد تھے پھر جب تمیم داری نے آپ کو دجال محبوس کی خبر دی آپ نے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمرؓ کی بنا پر غلبہ ظن تھی اور سکوت حضرت کا بنی بر تردد اور حلف جابرؓ کی بنی بر حلف عمرؓ اور غایت حدیث ابو سعید یہ ہے کہ ابن صیاد ایک دجاجلہ کذابین سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابو سعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسی طرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونے کی طرف گئے ہیں ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضوں نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لیے کہ فاطمہ کے ساتھ ہیں ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ اور جابرؓ کہ ان سب نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے۔ غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہے اور بقیہ تحریر ابن حجر تمیم داری کی روایت کے بعد مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ (مترجم)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ اَبُوالدَّجَّالِ وَ اُمُّہٗ ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَھُمَا وَلَدٌ ثُمَّ یُوْلَدُ لَھُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَاَقَلُّہٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ اَبُوْہُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ کَاَنَّ اَنْفَہٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّہٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِیَّةٌ طَوِیْلَةُ الثَّدْیَیْنِ قَالَ اَبُوْبَکْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَةِ فَذَھَبْتُ اَنَا وَ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْہِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھِمَا قُلْتُ ھَلْ لَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَکَثْنَا ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَاَقَلُّہٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِھِمَا فَاِذَا ھُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَةٍ وَلَہٗ ھَمْھَمَةٌ فَکَشَفَ عَنْ رَاْسِہٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَھَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رہیں گے ماں باپ دجّال کے تیس برس اس طرح کہ نہ ہوگا ان کو لڑکا پھر ہووے گا ان کو ایک لڑکا کانا کہ جس میں ضرر زیادہ ہوگا اور منفعت کم سوویں گی آنکھیں اس کی اور نہ سووے گا دل اس کا پھر حال وحلیہ بیان کیا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اس کا بہت دراز قد ہے دُبلا پتلا یعنی بدن میں گوشت کم ہے ناک اس کی گویا مُرغ کی چونچ ہے اور ماں اس کی ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان اور مشکوٰة کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنی لمبے ہاتھوں والی کہا ابو بکرہ نے پھر سنا ہم نے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ داخل ہوئے ہم دونوں اس کے ماں باپ پر پس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تھے جیسی تعریف کی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی پھر پوچھا ہم نے ان سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے۔ انہوں نے کہا تیس برس تک تو ہمارے کوئی لڑکا نہ ہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جس میں ضرر زیادہ ہے منفعت کم سوتی ہیں... دونوں آنکھیں اس کی اور نہیں سوتا دل اس کا کہا راوی نے پھر نکلے ہم ان کے پاس سے تو یکایک وہ پڑا ہوا تھا دھوپ میں ایک موٹی روئیں دار چادر میں اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اس نے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تم نے ہم نے کہا کہ تو نے سن لیا جو ہم نے کہا اس نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال یہی مولود ہے اور تمیم داری کی روایت باعلیٰ صوت پکارتی ہے کہ وہ محبوس ہے جزائر میں پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یوں دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں۔ اور حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ بھی ہے کہ اسلام ابو بکرہ کا طائف سے نزول کے وقت میں ہے جب محاصرہ ہوا اس کا سنہ آٹھ ہجری میں اور صحیحین میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان میں تو وہ محتلم تھا یعنی قریب البلوغ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ قد قارب الحلم پس ابوبکرہ نے زمان مولد اس کا کہاں سے پایا حالانکہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس پیشتر پس کیونکر زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محتلم ہوگا پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہ معتبر ہے انتہی ما قال حافظ ابن حجر کذا فی ارکج۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ۔

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نفس منفوسہ نہیں ہے۔ یعنی آج کے دن کہ گزرے اس پر یعنی سو برس تک سب ہلاک ہو جاویں گے۔

ف اس باب میں ابی عمر اور ابی سعید اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَءَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی اپنے آخر حیات میں پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اس کے سو برس کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا پشت زمین پر ان میں سے جو اس پر اب موجود ہیں کہا ابن عمر نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے میں سو برس کی اور یہ جو فرمایا حضرت نے کہ باقی نہ رہے گا زمین کی پیٹھ پر کوئی شخص مراد اس سے یہ تھی کہ تمام ہو جاویں گے اس قرن کے لوگ۔

مترجم۔ غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ سو برس کے بعد قیامت ہوگی حالانکہ ان کی غلطی تھی حضرت کا مطلب یہ تھا کہ سو برس کے بعد اس قرن کے لوگ نہ رہیں گے بلکہ سب مر جائیں گے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

باب ہوا کو برا کہنے کی نہی میں۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اس سے کچھ مکروہ تو کہو اللّٰہم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اس میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهَا

اور بہتری اس چیز کی جس کی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اس میں ہے اور برائی اس چیز کی جس کا اسے حکم ہوا ہے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور عثمان بن العاصؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَفَرِحْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتَّى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوا مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا فَأَخْبِرِينَا قَالَتْ لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْأَى تَدْفُقُ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلْأَى تَدْفُقُ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأُرْدُنِّ وَفِلَسْطِينَ هَلْ أَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَخْبِرُونِي كَيْفَ النَّاسُ إِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ فَنَزَى نَزْوَةً حَتَّى كَادَ قُلْنَا فَمَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ

روایت ہے فاطمہ بنت قیس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اس سے خوش ہوا۔ پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین کے سوار ہوئے کشتی میں دریائے شور میں پس وہ طوفان میں آ گئے۔ یہاں تک کہ ڈال دیا ان کو دریا نے ایک جزیرہ میں جزائر بحر سے پھر انہوں نے دیکھا ایک چلنے والی فریبی عورت کو لمبے لمبے تھے بال اس کے پھر لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لے جاتی ہے خبریں دجال کے پاس کہا انہوں نے پھر تو ہم کو خبر دے اس نے کہا نہ میں تم کو کچھ خبر دوں گی۔ اور نہ تم سے خبر پوچھوں گی ولیکن تم آؤ کنارہ پر قریہ کے کہ وہاں ایک شخص ہے کہ تم کو خبر دے گا اور خبر تم سے پوچھے گا بھی پھر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرد ہے زنجیر میں بندھا ہوا سو اس نے پوچھا خبر دو مجھے چشمہ زغر سے کہا ہم نے وہ بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بحیرہ سے کہا ہم نے وہ بھرا چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بیسان کی کھجوروں سے جو کہ اردن اور فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں کہا ہم نے ہاں کہا خبر دو ہم کو نبی[1] سے کہ مبعوث ہوئے یا نہیں کہا ہم نے ہاں مبعوث ہوئے کہا خبر دو مجھ کو کہ لوگ ان کی طرف کیسے آتے ہیں کہا ہم نے

[1] یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّہٗ یَنْحَلُ الْاَمْصَارَ کُلَّھَا اِلَّا طَیْبَۃَ وَطَیْبَۃُ الْمَدِیْنَۃُ۔ دوڑتے ہوئے کہا تمیم نے پھر جنبش کی اس نے بہت بڑی یہاں تک کہ قریب ہوا یعنی قید سے نکل جانے کے پھر پوچھا ہم نے کہ تو کون ہے کہا اس نے کہ میں دجال ہوں اور وہ یعنی میں داخل ہوگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔

مترجم۔ تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابوداؤد میں بھی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ملاقات کی ان سے دابہ اہلب نے یعنی ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اس کے بدن پر اور نہایت غلیظ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی ان کو ایک عورت کہ کھینچی تھی وہ بالوں اپنے کو اور جسّاسہ بفتح جیم اور تشدید سین اول مشتق ہے تجسس سے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ دابۃ الارض جو آخر زمانہ میں نکلے گا وہی ہے اور مروی ہے کہ جب پہنچی کشتی دجال کے پاس دیکھا اسے کہ ایک مرد ہے عظیم الجثہ دونوں ہاتھ اس کے گردن میں بندھے ہوئے ہیں۔ اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کسا ہے اور پوچھا اس نے چشمۂ زغر سے زغر بضم زاء و غین معجمہ بروزن صُرَد ایک بلدہ معروف ہے جانب شرقی میں دمشق کے اور اس میں ایک چشمۂ آب ہے کہ اہل بلد اسے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اس نے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہونے کا یثرب میں اور بہتر کہا عرب کے حق میں اطاعت رسولؐ کو اور آخر میں اس روایت کے ہے کہ کہا اس نے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جاوے مجھے نکلنے کا اور باہر نکلوں میں اور سیر کروں زمین میں اور نہ چھوڑوں میں کوئی قریہ کہ نہ اتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہوں گا۔ کہ داخل ہوں ان میں مگر القاب پر ان کے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں ان کی پھر اشارہ کیا اور کونچا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چوبدستی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپؐ نے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تم سے حال اس کا کہا لوگوں نے ہاں پھر فرمایا وہ بحرِ شام میں ہے یا بحرِ یمن میں نہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے پھر اشارہ کیا آپؐ نے مشرق کی طرف اپنے دستِ مبارک سے اور بعض طرق میں بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہ بھی فرمایا آپؐ نے کہ وہ کہنہ سال ہے۔ اور سند اس کی صحیح ہے اور بیہقی نے کہا اس میں تصریح ہے۔ کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ میں خروج کرے گا۔ وہ غیر ابن صیاد ہے اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر۔ اور جن لوگوں نے اسے دجال اکبر کہا ہے گویا تمیم کے روایت ان کے گوش مبارک میں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار رہے اس واسطے کیونکہ ہو سکتی ہے یہ بات کہ اثنائی حیات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کے مروی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپؐ کے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرہ عرب میں جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہو اور پھر لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھتا ہو کہ آیا ان کا ظہور ہوا یا نہیں پس اولیٰ یہی ہے۔ کہ وہ غیر ابن صیاد ہو۔ الی آخر ماقال البیہقی (نجح)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يُطِيْقُ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق نہیں مومن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈال دے کہ جس کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصَرْتُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ أَنْصُرُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ مدد کی میں نے اس کے مظلوم ہونے کے وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اس کے ظالم ہونے کے وقت فرمایا روک تو اس کو ظلم سے پس یہی اس کا مدد کرنا ہے۔

ف۔ اس باب میں عائشہ رضہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ۔

روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا، اس لیے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا اور جس نے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا یعنی مداہنت میں گرفتار رہا۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہ رضہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے اسناد سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تم کو مدد دی جاوے گی یعنی تمہارے دشمنوں پر اور تم کو ملنے والے ہیں۔ یعنی اموال کثیرہ اور تمہارے لیے کھولے جاویں گے۔ یعنی حصون مستحصنہ وبلاد متعددہ پھر جو شخص پاوے تم میں سے مال وامارت وغیرہ کو تو چاہیئے کہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے اور جو جھوٹ باندھے گا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارک کے لیے کہ تم کو بڑی بڑی فتحیں حاصل ہوں گی اور غنائم اور رفی میں اموال کثیرہ ہاتھ آویں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم نہیں سوائے امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور نصاریٰ بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلاشرکت غیر زمین پر حکومت کی اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہے گی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف و ناہیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور ٹھگوں نے اس وصیت پر حضرت کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا حضرت پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اس پر عمل کرنا اور تحریص و ترغیب کرنا عوام کو۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُفْتَحُ أَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذَنْ لَا يُغْلَقُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کون شخص یاد رکھتا ہے حضرتؐ کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے۔ کہا حذیفہؓ نے میں پھر بیان کیا حذیفہؓ نے فتنہ مرد کا اس کے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمرؓ نے میں اس کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا مثل دریا کے موج کے کہا حذیفہ نے اے امیر المومنین تمہارے اور اس فتنۂ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچھا عمرؓ نے کہ وہ دروازہ کھولا جاوے گا یا توڑا جائے گا حذیفہؓ نے کہا کہ توڑا جاوے گا۔ فرمایا عمرؓ نے پھر بند نہ ہوگا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہؓ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذات مقدس ہے رضی اللہ عنہما۔

ف ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ قولہ فتنہ مرد کا اس کے اہل و عیال و مال میں الخ یعنی آدمی گرفتار اور مبتلا ہے ان کے ادائے حقوق میں اور واقع ہوتی ہے اس میں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے ان کے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے ان کی پرورش میں قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے الخ مراد اس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے۔ کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئی تلوار ان کے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اس کا شر اور محنت سائر امت میں قولہ اے امیر المومنین تمہارے اور اس فتنہ کے بیچ میں ایک دروازہ ہے الخ یعنی وجود یا وجود تمہارا جب تک درمیان ہے۔ اس فتنہ عظیم الشان سے امن و امان ہے اور جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فتنہ اٹھے گا اور دنیا میں پھیل پڑے گا۔ قولہ وہ دروازہ کھولا جاوے گا۔ یہ پوچھا حضرت عمرؓ نے اس لیے کہ دروازہ جب کھولا جاوے تو پھر بند ہو سکتا ہے اور اگر توڑ دیا جائے۔ تو امید بند ہونے کی نہیں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کسر باب سے طرف اپنے قتل کے اور گویا یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مروں گا یا مقتول ہوں گا کہا حذیفہؓ نے آپ مقتول ہوں گے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ حذیفہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ پہچانتے تھے اس دروازہ کو انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فرداسے پہلے رات ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ "خَمْسَةٌ" وَ"أَرْبَعَةٌ" أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار اور ایک گنتی والے[1] اس میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی سو فرمایا آپؐ نے آیا سنا تم نے کہ ہوویں گے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا ان پر اور تصدیق کی ان کی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کی ان کے ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنے والا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا ان پر اور نہ اعانت کی ان کے ظلم پر اور نہ تصدیق کی ان کے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ آنے والا ہے میرے حوض پر۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عاصم عدوی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنی کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مسعر کے مانند اور اس باب میں حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اس وقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہو گا۔ جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں۔

[1] یعنی راوی کو شک ہے کہ چار عجمی تھے پانچ عربی یا اس کے برعکس ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَیْرُكُمْ مَنْ یُرْجٰى خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا یُرْجٰى خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے اچھوں کی بروں سے یعنی کون اچھا ہے کون برا ہے کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیجئے ہم کو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے فرمایا آپؐ نے نیک تم میں وہ ہے جس کی نیکی کی امید رکھی جاوے اور اس کے شر سے لوگ بے خوف ہوں اور بد وہ ہے کہ جس کی نیکی کی امید نہ رکھی جائے اور لوگ اس کے شر سے بے خوف نہ ہوں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِی الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِیَارِهَا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ چلے امت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں ان کی بادشاہوں کی اولاد یعنی بادشاہان فارس و روم کی اولاد تب مسلط کر دیئے جاویں گے بدترین لوگ اس امت کے نیکوں پر۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کی حدیث کے لیے جو مروی ہے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کچھ اصل یعنی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں عبداللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِیَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ یَعْنِی الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ

روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپؐ نے کس کو خلیفہ کیا لوگوں نے کہا اس کی بیٹی کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مراد کو نہ پہنچے گی وہ قوم جس کے کام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ ۔

کی متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئیں عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھ کو ان کی معیت سے اس قول کی برکت سے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے اور حضرت علی رضؓ اپنے گھر سے نکلے اشتر نے اور چند لوگوں نے آپؓ سے بازار میں بیعت کی بعد اس کے آپ نے کسی کو طلحہؓ اور زبیرؓ کی طرف بھیجا انہوں نے بھی آپؓ سے بیعت کی اور پھر یہ دونوں بیعت علیؓ سے اور خذلان عثمان رضؓ سے نادم ہو کر طالب قتل قاتلان عثمان ہوئے اور حضرت علی رضؓ منتظر تھے کہ لوگ اس کی فریاد کریں تو دریافت عمل میں آوے اس میں طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی آپ نے ان سے اقرار واثق لے کر اجازت دی۔ اور یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہو کر حضرت عثمان رضؓ کے قصاص کے طالب ہوئے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا۔ اور حضرت عثمان رضؓ کی طرف سے عامل تھا صنعاء پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اس نے ان کی تائید کی اس طرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہ رضؓ کے واسطے ایک اونٹ خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوئے بصرہ کی طرف اور اترے ایک پانی پر ابن عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتّے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے کہا حَوْاَبْ بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دمیری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض حضرت عائشہ رضؓ نے یہ سُن کر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لیے کہ سُنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہو گا تم میں سے ایک بی بی کا۔ جب کہ آواز کریں گے اس کے پاس کتّے حَوْاَبْ کے روایت کیا اس کو احمد اور یعلی بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ میں داخل ہوئے آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے۔ اور پوچھنے لگے ان سے وجہ آنے کی انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان کے قصاص لینے کو غضبناک ہوئے ہیں۔ اور ابن الاحنف جو حضرت علیؓ کی طرف سے حاکم بصرہ تھے ان کو قید کر لیا۔ اس طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نوسی سوار سے نہضت فرما ہوئے۔ اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لاویں۔ امام حسن کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر امام حسن نے فرمایا کہ امیر المومنین نے ہم کو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کے واسطے اس لیے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن محبہا بصرہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بی بی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں ولیکن خدائے تعالیٰ ہم کو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کی یا اطاعت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا ہے حضرت علی رضؓ نے تم میری طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اوّل مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس آئے حضرت علیؓ کی طرف کوفہ سے بارہ ۱۲ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات حضرت علیؓ کی حال پوچھا طلحہ اور زبیر کا۔ حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میری مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کی ان کی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمانؓ کے دونوں لشکروں میں تھے۔ ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق نہ کر لیویں ہمارے قتل پر۔ پس لڑائی شروع کروادی انہوں نے اور حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نہ کرو بھاگنے والے کا۔ اور حملہ نہ کرو زخمی پر اور نہ لو ان کے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقتل میں باقی سب ان کے وارثوں کا ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تم کو امان ہے۔ جب وہ آئے آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علیؓ سے اور تم ظالم ہو گے۔ پھر مدد کی جاوے گی علیؓ کی پس زبیرؓ نے کہا یاد دلائی تم نے مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور ان کے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ پس انہوں نے اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوئے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیرالمومنین غالب آئے طلحہؓ پر اور تیرہ ۱۳ ہزار آدمی ہمراہیان طلحہؓ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاۃ سے روایت کی ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوئے میں ان کے پاس گیا حالانکہ آخر رمق ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے ہمراہیوں میں سے ہو میں نے کہا امیرالمومنین علیؓ کے انہوں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں بیعت کر لوں پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کی علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوا کہ طلحہ جنت میں جاوے بغیر اس کے کہ بیعت میری اس کے گلے میں ہو پھر جمع کیا حضرت علیؓ نے باقی لوگوں کو اور بیعت لی ان سے اور گئے عبداللہ بن یزید بن ورقاء خزاعی حضرت ام المومنین کے پاس اور کہا میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جب کہ مقتول ہوئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کے ساتھ رہوں تو آپ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علی کی رفاقت کی پس ام المومنین چپ ہو گئیں پس کونچیں کاٹ دیں اونٹ کی اور بٹھالیا اس کو اور ابوبکر ان کے بھائی اور ایک اور مرد اترے اور ہودج مبارک ان کا لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھ دیا اور آپ نے باکرام تمام اور تعظیم تام مدینہ طیبہ میں ام المومنین کو روانہ فرمایا اور کسی طرح کی سرزنش اور توبیخ نہ کی اور جب زبیر دونوں لشکروں سے باہر گئے عمر بن جرموزان کے پیچھے گیا اور ان کو قتل کیا پھر جب حضرت علیؓ کے پاس آن کر ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپ کے خروج کرنے کا حضرت علیؓ پر فرمایا کہ کیا سبب تھا جو تیری ماں کو بیوہ بنایا تیرے باپ نے انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی تھی ابوبکرہ نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خروج کرے گی ایک قوم ہلاک ہونے والی کہ نجات نہ پاوے گی قائد ان کی ایک عورت ہو گی اور قائد جنتی ہے مراد اس سے حضرت ام المومنین ہیں اور پوچھا حضرت علیؓ سے حال اہل جمل کا فرمایا آپ نے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں ولیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا ۔ یہ تھا اصل قصہ جس کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت میں نقل کیا ہم نے اس کو حجج الکرامہ سے باختصار و تلخیص۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ أُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ۔

روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو تمہارے نیک حاکموں کی اور بد کی نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتے ہو تم ان کو اور دوست رکھتے ہیں وہ تم کو اور دعائے خیر کرتے ہو تم ان کے واسطے اور وہ تمہارے واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم ان کو اور دشمن رکھتے ہیں وہ تم کو اور لعنت کرتے ہو تم ان پر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کی طرف سے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہوں گے تم پر کچھ حاکم کہ اچھا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض افعال کے اور برا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جس نے کہ برا جانا ان کے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جس نے برا جانا ان کے سیات کو وہ بچا ان کی آفتوں سے یا ان کی شراکت کے گناہ سے ولیکن جو راضی ہوگیا اور ان کے ساتھ ہوگیا یعنی پس وہ ہلاک ہوگیا پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ لڑیں ہم ان سے فرمایا نہ لڑو ان سے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ مِّنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپس کے شوریٰ سے تو زمین کی پیٹھ بہتر ہے تمہارے لیے اس کے پیٹ سے یعنی زندگی اولیٰ ہے موت سے اور جب ہو جاویں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے یعنی موت بہتر ہے زندگی سے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کی روایتوں میں ایسی غریب روایتیں ہیں کہ ان کو کسی اور نے روایت نہیں کیا اور وہ مرد صالح نیک ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا۔

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑ دیوے دسواں حصہ اس چیز کا جس کا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہو جاوے پھر آوے گا ایک زمانہ کہ جو عمل کرے گا دسویں حصہ پر اس کے جس کا حکم ہوا ہے نجات پاوے گا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اس باب میں ابی ذرؓ اور ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا اس طرف ہے زمین فتنوں کی اور اشارہ کیا مشرق کی طرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ آفتاب کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ۔

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے پس نہ دور کرے گی ان کو کوئی چیز یہاں تک کہ نصب ہوویں گے بیت المقدس[1] میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم۔ چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجۂ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور مصر و بلد خالی نہیں جہاں اشراط مشتہر نہ ہو چکے ہوں اور مردمان زماں سے فقیر و امیر وصغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جس میں یہ اثر نہ کر چکے ہوں لہٰذا کچھ تفصیل اشراط متوسطہ کی لغایت اختصار بیان کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل ادراک کو خبرت منجملہ ان اشراط کے ہے کثرت[1] عباد جہال کی اور قاریان[2] فاسق کی اور فخر[3] ومباہات لوگوں کا ساتھ مساجد کے اور نقش[4] و تفحش و قطیعت[5] رحم و خیانت[6] امین اور ایمن[7] ہونا خائن کا اور انتفاع[8] آلہ اور کثرت[9] باران اور قلت نبات اور کثرت[10] قراء یعنی عباد و قلت فقہاء و کثرت[11] امراء و قلت امناء اور[12] باقی رہنا ان لوگوں کا جو مانند سلوس جو کے ہیں یا تمر کے اور زہد[13] کا روایت ہو جانا اور ورع[14] کا تصنع ہو جانا اور ہونا[15] فرزند کا غیظ اور[16] باران کا قبض اور[17] ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب یعنی لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس اور[18] پیوند[19] کریں اباعد و اجانب سے اور قطع کریں[20] عزیزوں و اقارب سے اور سردار[21] ہوں ہر قبیلہ کے منافق اور ہر بازار[22] کے فاجر و فاسق اور مومن[23] قبیلہ میں ذلیل ہو نقد[24] سے اور تزئین[25] محاریب و تخریب

[1] یہ رایات سود امام مہدی کے وقت نکلیں گے اور صاحب رایات ان کے مددگاروں میں ہوں گے جب وہ سنیں گے کہ امام نے مکہ میں ظہور کیا وہ لوگوں کو جمع کر کے شام میں آکر حضرت سے مل جائیں گے [2] یعنی پہلی رات کا چاند معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری شب کا
[3] یعنی فقط زبانی جمع خرچ رہ جائے یا حکایتیں اس کی زبانوں پر ہوں۔
[4] یعنی فرزند فقط والدین کے غصہ دلانے کا سبب ہو اور کسی کام کا نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلوب اور مشغول[26] ہونا مردوں کا مردوں سے اور عورتوں[27] کا عورتوں سے اور آبادی[28] ویرانہ اور ویرانی[29] آبادی اور ظہور[30] معازف
و شراب[31] خمور اور کثرت[32] شرطا اور ہمازون[33] اور غمازون[34] اور لمازون[35] اور کثرت[36] اولاد زنا کی اور فشو تجارت[37] اور فشو قلم[38]
یعنی کثرت کتابان اور ظہور شہادت[39] زور اور کتمان[40] شہادت حق اور تحلیل[41] شراب بہ تسمیہ بہ نبیذ و تحلیل[42] ربا بہ تسمیہ بہ
بیع و تحلیل[43] سحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ اور تجارت کرنا مال زکوٰۃ ہیں اور[44] مال غنیمت کا دولت ہونا اور امانت[45] کا غنیمت ہونا۔ اور
زکوٰۃ[46] کا تاوان ہونا اور علم[48] سیکھنے جانا غیر دین کے لیے اور اطاعت[49] زوجات اور عقوق[50] امہات اور نزدیک[51] کرنا یار و رفیق کا۔
اور دور[52] کرنا پدر شفیق کا اور رفع[53] اصوات مساجد میں اور اعزاز[54] و اکرام یاروں کا اور توہین[55] و تذلیل ماں باپ کی اور کثرت[56] کلام دنیا
کی مساجد میں اور زعیم[57] قوم ہونا اراذل کا اور سردار[58] ہونا فاسق کا اور[59] باہر پھرنا عورتوں کا ساتھ زینت اور زیور کے اور[60] لعنت کرنا
آخر امت کا اوّل امت کو۔ اور کثرت[61] لبس طیلسان کے اور کثرت[62] تاجران اور کثرت[63] مال اور[64] تعظیم کیے جانا لوگوں کی بسبب مال کے
اور امارت[65] لڑکوں کی۔ اور کثرت[66] عورتوں کی اور جور[67] بادشاہ کا اور کمی مکیال[68] اور میزان کی اور متمثل[69] ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا
کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جاویں لوگ کہیں ہم نے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہیں ہم اس کی صورت اور نہیں
جانتے نام اس کا رواہ مسلم اور نکلنا[70] ان شیاطین کا لوگوں پر جن کو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا میں اور پڑھنا
ان کا قرآن کا لوگوں پر رواہ مسلم۔ اور تقارب[71] زمان اور بہتر[72] ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے اور[73] توقیر نہ ہونا
کبیر کی۔ اور[74] رحم نہ کیے جانا صغیر پر۔ اور[75] زنا کرنا لوگوں کا شاہراہوں میں اور[76] پہننا چمڑوں کا اور[77] ہونا دلوں کا مانند گرگوں
کے۔ اور افضل[78] ہونا ان لوگوں کا جو مداہن ہوں دین میں اخرجہ الحاکم والطبرانی عن ابی ذر۔ اور[79] ہونا فواحش کا کبار میں اور ملک[80]
کا صغار میں۔ اور[81] علم کا رذال میں اور[82] مداہنت کا خیار میں (احمد) اور[83] تنقیہ کرنا موت کا خیار امت کو جیسے چنتا ہے ایک تم میں کا
خیار رطب کو طبق سے۔ اور[84] تطاول مردم بنیان میں۔ اور[85] تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہوں کا بنیاد و مکان میں اور[86] تفویض
امور بہ نااہل و بے شعور اور[87] تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہاں تک کہ نہ پاویں کسی کو نماز پڑھاوے ان کو۔ اور[88] لوٹنا
اہل اسلام کا قبروں پر اور آرزو کرنا کہ کاش میں اندر ہوتا۔ اور[89] نہ ہونا دین کا سوا بلا کے۔ اور[90] قتال کرنا امت کا اپنے
امام سے اور[91] وارث دنیا ہونا بدوں کا اور[92] قتل کرنا بھائی کو۔ اور کثرت[93] وعاظ کی منابر پر اور میلان[94] علماء کا والیان ملک پر۔ اور
تحلیل محرمات[95] کی ان کے لیے اور برعکس[96] اور دینا فتووں[97] کا موافق خواہش ان کی کے۔ اور[98] سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیر کے
لیے۔ اور[99] بنا لینا قرآن کو آلہ تجارت۔ اور[100] پڑھنا قرآن کا اجرت پر اور[101] مقبوض ہونا علم کا۔ اور کثرت[102] سقاروں[103] کی اور نکاح[104]
کرنا کمینہ عورتوں سے۔ بطمع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور قطع ارحام[105] اور اخذ مال[106] بوجہ ناجائز اور[107] فور قتل ناحق اور
جریان[108] شکایات مابین اہل قرابات اور گردش[109] سائل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شے کا رواہ ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ اور کتاب[110]
اللہ کا عار ہو جانا اور اسلام[111] کا غریب ہو جانا۔ اور ظہور[112] عداوت مردم میں اور کم[113] ہونا عمروں کا اور قلت[114] اولاد کی اور ثمرات
کی۔ اور امین[115] ہونا اہل تہمت کا اور متہم[116] ہونا امین کا۔ اور کثرت[117] غرف اور مکانات کی اور غمگین[118] ہونا زنان صاحبان اولاد کا۔ یعنی

سٹ[1] وہ لوگ ہیں کہ تحیت ان کی ملاقات کے وقت آپس میں لعنت کرنا ہے اشاعہ میں کہا ہے کہ یہ فلاحین نعالین سفلوں میں بہت ہے اور اس زمانہ میں تو شرفا میں بھی اس کثرت سے ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں بجائے سلام سب و شتم کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسبب عقوق اولاد کے اور[118] شاد ہونا زنان عقیمہ کا اور[119] کثرت بغی اور[120] حمیت اور بخل اور[121] ہلاک اور[122] قلت تحدق[123] کی اور کثرت[124] دروغ کی اور[125] اتباع ہوا کا اور[126] حکم کرنا گمان پر اور کثرت[127] باران اور قلت بار اور کم[128] ہونا علم کا اور زیادہ[129] ہونا جہل کا۔ اور جہر بالفحشاء اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور تسافد جماع مردم مانند بہایم اوپر شوارع عام کے چنانچہ حاکم نے ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ عورتوں سے دن کو جماع نہ کیا جائے راستوں کے بیچ میں اور انکار نہ کرے اس پر کوئی شخص افضل ان میں کا وہ ہوگا کہ کہے گا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہو جاتے پس یہ شخص ان میں ایسا ہوگا جیسے تم میں ابوبکر رض و عمر رض انتہی دیلمی نے حذیفہ سے روایت کی کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تین چیز کمیاب نہ ہو جاویں درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کے واسطے اور گراں و کم ہونا صدقات کا اور خراب ہونا عمر اناث کا اور بازی کرنا مرد کا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور ازانجملہ یہ ہے کہ نہ جاویں گے مردم جب تک کہ نہ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے نہ خالق و لیکن کلام خدا ہے کہ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف عود کرے گا رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی کرم اللہ وجہہ اور یہ امام احمد بن حنبل کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پہ برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و محبوس و مسجون ہوئے اور ازانجملہ یہ ہے کہ جمع ہوں گے بیس شخص یا ان سے زیادہ اور ایک ان میں ایسا نہ ہوگا کہ جو خدا سے ڈرا ہو۔

اور ازانجملہ یہ ہے کہ گزرے گا مرد مسجد میں اور ادا نہ کرے گا وہاں دو رکعت اور جماع کرنا بی بی یا لونڈی سے اس کے دبر میں اور مشورہ کرنا لونڈیوں سے اور حکومت عورتوں کی اور امارت نادانوں کی اور منحصر ہونا سلام کا موقت پر اور آراستہ ٹھہرانا مسجدوں کو اور سجدہ نہ ہونا ان میں خالص اللہ کے واسطے اور بھیجنا لڑکوں کا بڈھوں کو بطور قاصد کے درمیان دونوں افق کے اور پھرنا سوداگر کا دونوں افق میں اور نہ پانا فائدہ کا اور قائم ہونا اخیار عراق کا شام میں اور شرار شام کا عراق میں اور سلامتی نہ ہونا دین کی مگر اس میں کہ بھاگے آدمی شاہق بشاہق اور سوراخ بسوراخ مانند روباہ کے کہ اپنے بچوں کو لے کر بھاگتی ہے اور ہووے ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اس کے ماں باپ ہوں ورنہ بیوی کے ہاتھ سے ورنہ عزیز و اقارب اور ہمسایہ کے ہاتھ سے اور عار دیں اس کو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دیں مالایطاق کی یہاں تک کہ جان اپنی ہلاکت میں ڈالے۔

ازانجملہ چھپتے پھرنا مومن کا جیسے پھرتے تھے زمان سابق میں منافق رواہ ابن السنی۔ ازانجملہ یہ کہ آوے گا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت ان کی شکم پروری اور خواہش ان کی متاع دنیا اور قبلہ ان کا عورتیں اور دین ان کا دراہم و دینار اور وہ بدترین خلق ہیں نہیں بہرہ ان کا خدا سے رواہ السلمی عن علی رض اور ازانجملہ یہ کہ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ قتل کیے جاویں گے علماء جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتے سو کاش کہ علماء اس وقت تحامق کریں رواہ الدیلمی و ابن عساکر عن علی رض اور آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ علماء کو موت عزیز ہوگی زر سرخ سے زیادہ رواہ ابوہریرہ رض عن نعیم عن ابی ہریرۃ اور بجاوے رات اور دن یہاں تک کہ پرانا ہو جاوے لوگوں کے سینوں میں جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑا اور ماسوائے قرآن اعجب ہوگا ان کی طرف اور بالکل طمع ہوگی ان کے دلوں میں کہ نہ ملے گا اس سے خوف اگرچہ حقوق الٰہیہ میں کمی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوں اور منتہای نفس ان کا آرزوئیں ہوں اگرچہ متجاوز ہو جاویں وہ منہیاتِ الٰہی تک اور کہیں گے کہ امید رکھتے ہیں ہم اللہ سے کہ درگزر کرے گا وہ ہم کو پہنیں گے پوست گوسفندوں کے گرگوں کے دلوں پر افضل ان کا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہ نہی عن المنکر رواہ ابونعیم عن معقل بن یسار اور آوے گا لوگوں پر ایک وقت کہ پیروی نہ کیا جاوے گا علیم اور شرم نہ کیا جاوے گا حلیم اور توقیر نہ ہو کبیر کی اور رحم نہ ہو صغیر پر ماریں بعض ان کے بعض کو دل ان کے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانیں معروف کو اور نہ انکار کریں منکر کا صالحین ان کے پوشیدہ ہیں وہ بدترین خلق خدا ہیں نظر نہ کرے گا خداوند تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ اور جب کہ مزخرف کرو تم مسجدوں کو اور محلّی کرو مصحفوں کو ہلاکی ہے تمہاری رواہ الحکیم عن ابی الدرداء اور نماز پڑھیں گے پچاس آدمی اور قبول نہ ہوگی کسی کی ایک بھی نماز رواہ ابوالشیخ عن ابن مسعود اور قیامت قائم نہ ہووے جب تک کہ تقسیم نہ ہووے میراث اور خوشی نہ ہو ساتھ غنیمت کے رواہ مسلم۔

اور تقارب[1] اسواق اور افشای غیبت اور ظہور اہل منکر اور سور جوار اور تعطیل سیف جہاد ہے اور اختیار دنیا بعوض دین اور سور خلق وموت بدارنا گہان[2] اور رہنا عورتوں کا کاسیات عاریات کا سر اُن کے مانند کوہان شتر بختی کے ہیں۔ لعنت کرو ان کو کہ وہ ملعونات ہیں اخرجہ احمد اور نکلیں گے اس امت میں وہ کہ ان کے ساتھ تازیانہ ہیں مانند دم گاو[3] کے صبح کرتے ہیں وہ خدا کے سخط میں اور شام کرتے ہیں اس کے غضب میں اخرجہ احمد اور باقی نہ رہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف بزر اور فربہی ذکور امت اور خطبہ پڑھنا لڑکوں کا تیروں پر اور کثرت صفوف[3] کی دلہائے متباغضہ اور السنۂ مختلفہ اور رہوا ہائے متکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن الیمان سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہیں بہتر[4] خصلتیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ مارتے ہیں نماز کو ضائع کرتے ہیں امانت کو کھاتے ہیں ربوا اور کہتے ہیں دروغ کو سبک جانتے ہیں خونریزی کو مشغول ہیں ساتھ بناء تعمیر کے بیچتے ہیں دین کو ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہیں رحم کو اور ہوا حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور اور بہت ہوئی طلاق اور بہت ہوا قذف اور بہت ہوئے لئام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفا ظلمہ اور قرار فسقہ اور ظاہر ہووے اشرفی اور مطلوب ہووے بیضا مرد پیرا اور دراز ہوویں منابر اور خراب ہوویں قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنے لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں اور تشبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کھاویں غیر خدا کی اور گواہی دیں بدون طلب اور تفقہ کریں برائے غیر خدا اور طلب کی جائے دنیا عمل آخرت سے اور لے جاویں مغنیات اور معازف اور ظلم پر فخر کریں اور حکم[4] بیچا جاوے اور

---

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے شکایت کریں گے قلت نفع کی ۱۲ [2] مراد اس سے چوبدار ہیں کہ امراء اور حکام اور ملوک و قضات و نواب کے دروازوں پر مقرر ہیں کہ فریادیوں اور مظلوموں کو ہانکتے ہیں اور کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے کہ اپنا عرض حال کرے ۱۲

[3] مراد اس سے صفوں کا تمام نہ کرنا ہے اور قبل اتمام صفوف مقدمہ صف متاخر کا قائم کرتا ہے ۱۲۔

[4] مسئلہ نہ بتاویں جب تک کہ کچھ روپیہ نہ لے لیویں یا حاکم فیصلہ نہ کرے جب تک رشوت نہ لے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو مزامیر ٹھہرادیں پس انتظار کرو بادِ سرخ اور مسخ و قذف کا الحدیث وفیہ آیات کثیرۃ حذفتہا للتکرار اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ اور اظہار علم اور تصنع عمل اور دوستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علیؓ سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں استحلال کبائر کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشیید بنیان اور تہاون بطلاق واستحلال معازف ونقض شہور ونقص مواثیق اور صعود جہال کا منابر پر اور پہننا مردوں کا ٹوپیوں کو یعنی بغیر عمامہ کے اور تضییق طرقات اور رکون علماء بسوی ولاۃ اور لعب ساتھ بیسر کے۔ اور رجحان طبل وساز ومزامیر کا۔ اور اختلاف اہواء کا اور سوا اس کے اور بہت علامات ہیں کہ اگر جمع کیے جاویں ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر کو اس قدر وافی غرض بہر حال ظہور منکرات ورواج سیئات ونشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہیں جو ان امراض سے آگاہ ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان سے نفور ہوں۔ اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان امراض سے دور ہوں غرض صلحاء اقل قلیل ہیں اور زنظر خلائق میں اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازار دنیا میں آلے ہیں دیکھئے آگے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے۔ حتی المقدور بندوں کو خوف خدا ضرور ہے۔ اور عزلت عن الخلق موجب فرح وسرور دیکھئے وخالق کون ومکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہے۔ اور ظہور مہدی مقدس اور بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَھْدِیِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خُدَّامِ الْعِیْسٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ مَعَھُمْ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّۃِ مَعَھُمْ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَبْوَابُ الرُّؤْیَا

باب ہیں خوابوں کے بیان میں۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم۔ رؤیا اصل میں مصدر ہے بمعنی رؤیت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اس چیز کے لیے کہ دیکھی جاوے خواب میں صورتوں کے قاموس میں ہے الرؤیا ما رأیتہ فی منامک یعنی رویا وہ ہے جو کہ دیکھے تو خواب میں اور رؤیا مقصور ومہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لیے اور رؤیا میں اختلاف ہے عقلاء کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کوئی مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے۔ اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ دیکھنے کے شرائط ہیں مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسط ہوائی شفاف کا مانند اس کی اور یہ سب مفقود ہیں منام میں پس سوائے خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ کے اور کچھ نہیں اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادت الٰہی ساتھ خلق ادراک کے نائم میں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے ان کے نزدیک اتنا ہے کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہیں کہ رؤیا صحیح نہیں یا اعتبار اس کا کچھ نہیں۔ اس لیے کہ صحت پر رؤیا صالحہ کے اور حقیقت پر اس کے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے ولیکن باوجود اس کے ثبوت رکھتا ہے اور اس کی تعبیر ہے اور اولی یہ ہے کہ لفظ باطل رؤیا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائے اس کے محض یا صرف کا استعمال کریں تو اولی ہے۔ اور ابو اسحٰق اسفرائنی نے کہا ہے کہ رؤیا ادراک ہے حقیقۃً بے شبہ اس لیے کہ کچھ فرق نہیں اس چیز میں جو پاتا ہے نائم نوم میں اور مستیقظ یقظہ میں۔۔۔۔ ادراکات سے پس تشکیک ادراک نائم میں مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ میں اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کو اور استاد مذکور بھی قائل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے کہ نوم قائم ہے بعض اجزائے انسان سے اور ادراک قائم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اس کے اجزا سے اس لیے اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا کذا فی المواقف وشرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رویاء کی پیدا کرنا ہے حق تعالیٰ کا دل نائم میں علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اس کا دل یقظان میں اور وہ تعالیٰ خالق ہے علوم و ادراکات کا نہ یقظہ موجب اس کا نہ نوم مانع اس کا خلق ان ادراکات کا نائم میں علامت اس کی دوسرے امور ہیں کہ عارض ہوتے ہیں ثانی الحال میں جیسے کہ تعبیر اس کی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کی رو سے رویا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں اور فقیر یعنی مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

باب اس بیان میں کہ خواب مومن کا چھیالیسواں حصّہ ہے نبوت کا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریب ہو جاوے زمانہ نہ ہووے گا خواب مومن کا جھوٹ اور سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصّہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہے ایک خواب نیک کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اس میں شیطان کی طرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کی یعنی خیالات ہیں کہ متصور ہوتے ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز مکروہ رکھے تو کھڑا ہو جاوے اور تھوکے اور نہ بیان کرے لوگوں سے اور فرمایا دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے۔

ف ۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی رزینؓ عقیلی اور انسؓ اور ابی سعیدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور عوف بن مالکؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

مترجم ۔ قولہ جب قریب ہو جاوے زمانہ اس میں تین قول ہیں بعضوں نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سے ہوں گی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اقتراب زمان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہے چنانچہ معبرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارۃ وقت انفتاق الانوار وادراك الثمار و حینئذ یستوی اللیل والنهار ۔ تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے زمانہ کا چھوٹا ہوتا ہے قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کے اور ماہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے۔ قولہ اور سچا خواب اس کا جس کی بات سچی الخ یعنی جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کرے عقائد صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال و افعال و اقوال کا اس کا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہے اور بشارات غیبیہ سے اس کی تائید ہوتی جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رؤیا اسے تعلیم ہوتے ہیں اور لقاء انبیاء و صلحاء اور فیوض ارواح شہداء اور طرح طرح کی نعماء غیبیہ اور الاء ربیہ اسے حاصل ہوتے ہیں کہ ابنائے زمان اس کے سننے سے متحیر اور اخوان دوران اس کے استماع سے ششدر ہوں۔ قولہ اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعین جزءا من النبوۃ مذکور ہے اربعین جزءًا بھی وارد ہوا ہے اور تسعۃ واربعین بھی اور حضرت عباسؓ سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں ستۃ وعشرین اور عبادۃؓ کی روایت میں اربعۃ واربعین قاضی عیاض سے مروی کہ طبریؒ نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مومن صالح کا رؤیا چھیالیسواں جزء ہے اور مومن فاسق کا ستر اجزا کا ایک جزء اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کی تعبیر خفی ہو وہ ستر اجزاء کا ایک جزء ہے اور جس کی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسواں جزء ہے خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علماء نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تئیس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپؐ کو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسواں حصہ ہیں تئیس برس کا پس اس حدیث میں اشارہ اس کی طرف ہے اور بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رؤیا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورت ثبوت بھی بعد اس کے بہت سے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جاوے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوں گے اور نسبت متغیر ہو جاوے گی مگر مازری نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بارسال ملک ہوئے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں اور بعضوں نے کہا چونکہ خواب میں اکثر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے جزو نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رؤیا کی اور محقق ہے اس کی منزلت کی اور کہا جزو نبوت ہونا رؤیا کا انبیاء کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جزو نبوت ہیں نہ ان کے غیر کے اس لیے کہ انبیاء پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں اور خطابی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رؤیا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اس لیے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور موید ہیں اس کی بہت حدیثیں یعنی تخصیص رؤیا انبیاء کی جزو نبوت ہونے میں خوب نہیں (واللہ اعلم نووی)۔

قولہ جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ نووی نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھوکے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شرھا پڑھتا جاوے اور کروٹ بدل لیوے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے پھر جس نے ایسا کیا اس نے سب روایتوں پر عمل کیا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسا کہ مصرح ہے حدیثوں میں انتہیٰ۔ قولہ اور نہ بیان کرے لوگوں سے اس لئے کہ شاید اگر تعبیر دی اس کی کسی دشمن نے خراب تو واقع ہوگی اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ رؤیا بمنزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اس کی اتر آیا اور اگر تعبیر نہ دی گئی اڑ گیا۔ قولہ دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو الخ اس لیے کہ زنجیریں پیروں میں ہوتی ہیں اور اشارہ ہے اس میں معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اور فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ۔ اور اہل تعبیر نے اس میں ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیکھے کوئی شخص زنجیر اپنے میں اور وہ مسجد میں ہے یا کسی مشہد خیر میں یا کسی اور اچھی حالت میں پس وہ دلیل ہے اثبات کی اس کی حالت مذکورہ پر اور اسی طرح اگر دیکھے اسے صاحب ولایت تو وہ دلیل ہے اس کے اثبات ولایت پر اور اگر دیکھے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اس کے ثبات پر ان حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر ملحق ہو جاوے اس کے ساتھ کوئی اور مکروہ بھی مثلاً زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیادہ مکروہ کی اس لیے کہ وہ صفت ہے معذبین کی اور طوق اگر گردن میں ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ میں ہے تعبیر اس کی کف عن الشر ہے اور کبھی دلالت اس کے بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر ان فعلوں کے جس کی نیت کی ہے (نووی) فقیر کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے مغلول دیکھنا گردن میں اشارہ ہے بخل کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ الآیۃ اشارہ ہے ذہاب خیر و برکت کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ اور اگر کسی ظالم کو خواب میں مغلول دیکھے اشارہ ہے مواخذہ الٰہی کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ۔

بَابُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب ذہاب نبوت اور لقائے مبشرات کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہو گئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی کہا راوی نے پس گراں ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ لٰکِنَ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَھِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَآءِ النُّبُوَّۃِ۔

لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپؐ ولیکن مبشرات باقی ہیں غرض کی لوگوں نے یارسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپؐ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوّت کے ٹکڑوں سے۔

ف ۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ حذیفہ بن اسیدؓ اور ابن عباسؓ اور ام کرزؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فُلفُل کی روایت سے۔

عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ غَیْرُکَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُّنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ غَیْرُکَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ ھِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ۔

روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابو الدرداء سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے لَھُمُ الْبُشْرٰی الایۃ سو فرمایا ابو الدرداء نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپؐ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد البشریٰ سے اس آیت میں خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

ف ۔ اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم۔ بُشریٰ قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارھویں سپارے کے بارھویں رکوع میں واقع ہے۔ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشریٰ میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی ہے جو اوپر گزرا اور عبادہ بن صامت سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح ہے اور ابو ہریرہؓ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثنا حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں چنانچہ ابو ذرؓ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ نے تلک عاجل بشری المومنین یعنی یہ دنیا میں بشریٰ ہے مومن کا اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزول ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥ اور عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ بشریٰ دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قرب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مومن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوان الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثواب عظیم سے اور انواع نعیم سے جیسا ان آیتوں میں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَبْشِرُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْجَنَّةِ اِلَى غَيْرِهَا مِنَ الْاٰيَاتِ (لغوی) فقیر کہتا ہے قولین اوّلین موید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگرچہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچے وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جاویں۔

مترجم۔ سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمان اوّل پر اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی اور مشغول بعبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبان اخلاص بندگان باوفا پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے نائمین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو وہ کب تحریر میں آسکتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ پوچھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد آیہ لہم البشریٰ کی فرمایا آپ نے وہ خواب صالح ہے کہ دیکھتا ہے اسے مومن یا دکھایا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ف۔ حرب نے اپنی روایت میں حدثنا یحییٰ کہا یعنی بجائے عن یحییٰ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ

باب رؤیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا خواب میں سو بیشک مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت کے ساتھ۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی قتادہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ اور ابی مالک اشجعی سے روایت ہے۔ کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ الفاظ اس حدیث کے کئی طرح مروی ہیں چنانچہ ایک روایت میں مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ اور ایک روایت میں لَا يَنْبَغِيْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ فِيْ صُوْرَتِيْ ہے اور من راٰنی فقد رای الحق اور من راٰنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او کانما راٰنی فی الیقظۃ۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ فقد راٰنی سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اور وہ خواب اس کا اضغاث احلام سے نہیں اور نہ تشبیہات شیطانیہ سے اور موید ہے اس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اس سے رؤیت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا ان کی صفت کے خلاف اور حلیہ مبارک کے مخالف اور نہ اس میں کچھ اشکال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اس لیے کہ ذاتِ مقدس ان کی مرئی ہے اور صفات متخیلہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ بعض صور متخیلہ کو گمان کرتا ہے کہ ہیں نے دیکھا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی طرح کچھ اشکال نہیں اس ہیں کہ وقت واحد میں دیکھا دو شخصوں نے اپنی جگہوں میں اور ایک مشرق ہیں ہے دوسرا مغرب ہیں اس لیے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہیں اس ہیں تصدیق ابصار کی اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین ہیں اور نہ ظہر زمین پہ ہونا فقط کافی ہے ادراک صحیح واقعی کے لیے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا اور فنا سے محفوظ ہونا اس کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اگر دیکھا کسی نے کہ آپ نے حکم کیا کسی کے قتل کا کہ حرام ہے اس کا قتل پس دیکھنا اس کا ذات مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیّل اس کا ہے اور قصور ہے رائی کا نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رانی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت ہیں یعنی جب کہ دیکھا آپ کو اس صفت پر جو معروف تھی آپ کی حیوٰۃ مبارک ہیں پھر اگر اس کے خلاف دیکھا تو رؤیا تاویل ہوا۔ نہ رؤیا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے۔ صحیح یہی ہے کہ رؤیت آپ کی بہر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھیں یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علماء کا کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فضیلت سے کہ رؤیت آپؐ کی صحیح اور صدق ہے۔ اور روکا شیطان کو کہ متصور ہو آپؐ کی صورت ہیں تاکہ جھوٹ نہ باندھ سکے آپؐ پر خواب ہیں بھی جیسے کہ خرق عادت ہے انبیاء کے واسطے معجزہ کے لیے اور جیسے کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا ان کی صورت ہیں بیداری ہیں اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہ ہوتا انبیاء کے فرمودوں کا پس روک دیا اللہ تعالیٰ نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القاء اور کید اس کے کو اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علماء نے جواز رؤیت الٰہی پر اور صحت پہ اس کے خواب ہیں اگرچہ بندہ دیکھے اس صفت پر کہ جو اس کے حال کے لائق نہیں صفات اجسام سے اس لیے کہ یہ مرئی غیر ذات الٰہی ہے اور جائز نہیں اس تعالیٰ پر تجسیم غرض جو کچھ کہ مرئی ہے وہ تجلیات الٰہیہ ہے نہ ذات الٰہیہ اور وہ قادر ہے کہ جس طرح پر چاہے تجلی فرما دے اور جس صورت ہیں چاہے متجلی ہو ابن باقلانی نے کہا ہے کہ رؤیت الٰہی خواب ہیں خواطر قلبیہ ہیں یا دلالات ہیں رائی کو امور ما کان او یکون کی طرف مانند سائر مرئیات کی انتہیٰ اور قول آنحضرتؐ کا من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ اس ہیں تین قول ہیں۔

اوّل یہ کہ مراد اس سے حضرت کے ہم عصر لوگ ہیں گویا آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میری طرف ہجرت نہ کی اور مجھے خواب ہیں دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت کے ہوگا اور عالم بیداری ہیں مجھے دیکھے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت ہیں ہو دے گی کہ وہاں سب لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہاں خواب ہیں دیکھا اس کو آخرت ہیں ایک رؤیت خاص ہوگی اور قرب و اختصاص بہ نسبت سائر امم کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیض یاب ہوگا (نووی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَا یَکْرَہُ مَا یَصْنَعُ۔

باب بد خوابی کے علاج میں۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَہُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَا یَضُرُّہٗ۔

روایت ہے ابو قتادہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگے اس کو تو تھوکے اپنی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کرے گا اس کو۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ کچھ بیان اس کا ابھی اوپر گزرا اور خاص کیا آپ نے بائیں طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنے کی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالیٰ کی طرف تادباً حالانکہ خلق ادراک کا دونوں قسم کے خوابوں میں باری تعالےٰ شانہ کی طرف سے ہے بلاشرکت غیرے وہو الحق الصریح۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

باب تعبیر خواب میں۔

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِھَا فَاِذَا تَحَدَّثَ بِھَا سَقَطَتْ قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِھَا اِلَّا لَبِیْبًا اَوْ حَبِیْبًا۔

روایت ہے ابی رزین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کہ کسی کے سر پر چڑیا ہو جب تک کہ بیان نہیں کیا اس کو پھر جب بیان کر دیا اس کو گر پڑی کہا راوی نے اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی فرمایا آپ نے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے

عَنْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِھَا وَاِذَا حَدَّثَ بِھَا وَقَعَتْ۔

روایت ہے ابی رزین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کی ہے جب تک کہ بیان نہ کرے اور جب کہ بیان کیا وہ گر پڑا یعنی واقع ہوئی جو تعبیر اس کی ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلیٰ بن عطاء سے اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سے اور کہا شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے۔

مترجم۔ خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہے اور قرار پانے والا نہیں جب تک کہ دل میں پوشیدہ ہے اور زبان پر نہیں آیا اس کا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں پاتا جب اسے زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اور اس نے تعبیر دی واقع ہوا پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جس کے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے۔ اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اس کو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بے شعور سے نہ کہنا چاہیئے کہ وہ الٹی تعبیر دے گا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ اپنے خیر خواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دے اور طبیعت اس سے محظوظ ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا ثَلٰثٌ فَرُؤْیَا حَقٌّ وَرُؤْیَا یُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهٗ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَکَانَ یَقُوْلُ یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فَاِنِّیْ اَنَا هُوَ فَاِنَّهٗ لَیْسَ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ لَا تُقَصُّ الرُّؤْیَا اِلَّا عَلٰی عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب تین ہیں ایک سچا خواب ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک غم دلانا ہے شیطان کا پھر جس نے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹھے اور نماز پڑھے اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب میں دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے اور فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا پس میں ہی ہوں وہ اس لیے کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنے اور فرماتے تھے مت بیان کر خواب کو مگر عالم سے یا ناصح سے۔

ف۔ اس باب میں انسؓ اور ابی بکرہ اور ام علاء اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور ابی موسیٰ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ تفصیل ان سب کی اوپر گزری۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یَکْذِبُ فِیْ حُلْمِهٖ

باب جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت میں۔

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَذَبَ فِیْ حُلْمِهٖ کُلِّفَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَقْدَ شَعِیْرَةٍ

روایت ہے علی سے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جاوے گا اس کو قیامت کے دن کہ دو جو میں گرہ لگا دے۔

ف۔ روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جاوے گا قیامت کے دن کہ گرہ لگاوے دو جَو میں اور گرہ نہ لگا سکے گا کبھی وہ ان میں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خواب صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اس میں گویا شعبہ ہے دعویٰ کاذبہ نبوت کا یہی سبب ہے اس میں وعید وارد ہونے کا۔ انتہیٰ۔ اور بعضوں نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ رؤیا کاذبہ میں جھوٹ باندھنا ہے اللہ تعالیٰ پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانے کے لیے اس واسطے کہ مادہ اس کا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر گلے پڑا۔

باب دودھ خواب میں دیکھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے، کہا انہوں نے سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ میں سوتا تھا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا سو پیا میں نے پھر دیا بچا ہوا اپنا عمر بن خطابؓ کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپ نے اس کی یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تعبیر کی اس کی میں نے علم۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی صحیح ہے۔

مترجم۔ اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسی طرح داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودی دارین اور اہل تعبیر نے کہا ہے کہ لبن البقر کی تعبیر مال و خصب دھنا ہے اگر اسے پیتے ہوئے دیکھے اور اگر دیکھے کہ دودھ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرہ اسلام ہے۔ اور سنت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مال حلال اور رزق حسن اور دہی کا دیکھنا ہم و غم ہے اور ضرر و حزن۔

باب قمیص کی تعبیر میں۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا

روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ میں سو رہا تھا دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ

کیے جاتے ہیں مجھ پر ان پر کرتے ہیں سو بعضے ان میں سے پہنچتے ہیں چھاتی تک اور بعضے اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ نے پھر جب پیش کیے گیے مجھ پر حضرت عمر تو ان پر ایک کرتہ تھا کہ کھینچتے تھے وہ اس کو یعنی زمین پر لٹکتا تھا لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی دین ہے

ف۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔

مترجم۔ قمیص میں جیسا فرق تھا حضرت عمر کے اور لوگوں کے وہی فرق تھا ان کے دین میں اور اور لوگوں کے دین میں یعنی تدین میں آپ اور لوگوں سے ایسے زیادہ تھے کہ جیسا لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصوں سے زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابوبکر صدیق پر اس لیے کہ حدیث میں تصریح نہیں اس کی اور فضیلت ابوبکر صدیق کی اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اس لیے یہاں سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہیں گے۔ کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقوی قریب سے قریب ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ۔ پس تقوی لباس فرمایا دال ہے اس پر کہ قمیص اور دین میں مناسبت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوِ

باب میزان اور دلو کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کس نے دیکھا ہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا خواب کہ گویا ایک ترازو اترا ہے آسمان سے اور تولے گئے اس میں آپ اور ابوبکرؓ سو بھاری نکلے آپ اور پھر تولے گئے اس میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور بھاری نکلے ابوبکرؓ اور تولے گئے اس میں عمرؓ اور عثمانؓ پس بھاری نکلے عمرؓ پھر اٹھالی گئی میزان پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اس خواب کے سننے سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے سمجھا خلافت حضرت عثمانؓ ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپ کا موافق واقع کے ہوا یعنی وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہو اور مومنوں میں اختلاف نہ ہو حضرت عثمان ہی کے زمانہ تک ہوئی حضرت علیؓ کی خلافت میں اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذات مقدس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مجتمع تھے۔ اور جس نے خلاف کیا آپ سے اس کی خطا اجتہادی تھی اور یہی دلالت کرتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت ان کی علی ترتیب الخلافت یعنی اول سب سے ابوبکر ہیں بعد ان کے عمر بعد ان کے عثمان اور یہی ہے عقیدہ اہل سنت کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اَنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَاِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کا سو عرض کی خدیجہؓ نے کہ انہوں نے تصدیق کی تھی آپؐ کی رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اس کے کہ ظاہر کریں آپؐ رسالت اپنی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے گئے مجھے وہ خواب میں اور ان کے بدن پر کپڑے سفید تھے اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے ان پر اور طرح کے کپڑے سوا اس کے یعنی سیاہ وغیرہ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

مترجم۔ ورقہ بن نوفل چچیرے بھائی تھے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تھی انہوں نے حضرت کی رسالت کی آپؐ کا حال سن کر اور کہا تھا کہ وہ فرشتہ جو تم پاس آتا ہے وہ ناموس اکبر ہے اور افسوس کیا تھا انہوں نے اپنے بڑھاپے پر اور آرزو کی تھی کہ میں اس وقت جوان ہوتا جب کہ قوم آپؐ کی آپؐ کو نکالے گی تو آپ کی مدد کرتا چنانچہ تفصیل اس کی ابتدائے بخاری میں مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ اہل نار سے نہیں اس لیے کہ ان کے بدن پر میں نے سفید کپڑے دیکھے خواب میں اس حدیث میں تصریح ہے کہ سفید کپڑوں میں کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اس کے حسن خاتمہ پر اور نکوئی عاقبت پر اور رنگوں میں پسندیدہ تر سفید رنگ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْهِ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا انہوں نے خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس میں دیکھا تھا آپؐ نے ابی بکرؓ و عمرؓ کو سو فرمایا حضرت نے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ مجتمع ہوئے ہیں یعنی ایک کنوئیں پر پھر پانی کھینچا ابوبکرؓ نے ایک یا دو ڈول اور ان کے کھینچنے میں ضعف ہے اور اللہ تعالیٰ بخشے گا ان کو پھر کھڑے ہوئے عمر اور کھینچا انہوں نے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا پھر نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اس کے کام کرنے کو یہاں تک کہ جگہ پکڑی لوگوں نے اپنی آرام گاہوں میں۔ یعنی بخوبی سیراب ہو گئے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے

مترجم۔ اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت کی طرف خلفائے راشدین یعنی شیخین کے قولہ کھینچا ابوبکرؓ نے ایک یا دو ڈول یعنی خلافت ان کی ایک یا دو سال ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت ان کی دو سال اور تین ماہ تھی قولہ اور ان کے کھینچنے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعف ہے اشارہ ہے کہ ان کے ایام میں اضطراب اور ارتداد واقع ہوگا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کی طرف یا اجرا کرنا امور سلطنت کا تامل و تانی کے ساتھ قولہ اور اللہ تعالیٰ بخشنے گا یعنی ارتداد امت وغیرہ ان کے منصب حالی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی اور امر خلافت میں خلل نہ ہوں گے بلکہ عنایت الٰہی تائیدات غیبیہ سے اس کی مکافات کر دے گی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹوں کے پانی پلانے کا فاستحالت غربا یعنی مستحیل ہو گیا اور بدل گیا چھوٹا ڈول بڑے سے قولہ نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو الخ اس میں اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرت فتوحات اور فتح کنوز و خزائن اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمر کے زمان فیض توامان میں منصہ شہود پر آیا کہ اثر آپ کی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہنچا اور عبقری کا معنی رجل قوی شدید القوۃ قولہ ضرب الناس بعطن عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ مراد اس کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہاں تک سیر ہوئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسی کو حاجت نہیں رہی پانی کی اور بٹھا دیا اونٹوں کو ان کے مقاموں میں اور کھول دیا اپنے رحال کو بسبب فراغت بال کے اور بشاشت حال اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پلاتے دیکھے تو تعبیر اس کی فیضان علوم ہے اور ایصال منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تشئید عبادات اور اجرائی احکام اور اقامت حدود وغیر ذلک من الامور التی ظہرت فی زمان الخلافۃ علی ایدی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو بکھرے ہوئے بال سر کے نکلی مدینہ سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہیعہ میں اور نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی میں نے اس کی کہ وہ وبا ہے مدینہ کی کہ چلی جاوے گی جحفہ میں۔

ف ۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وبا ہے یا اور کوئی بلائے عام کہ جس سے اکثر خلائق متضرر ہوں جیسے ظلم حکام کا جفاء قضاۃ کی جور کسی قوم کا چنانچہ حدیث میں آیا ہے . . . . اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب میں یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور جفا ہے اپنے نفوس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہے ذنوب و عیوب سے اور معبر ہے جور و جفا سے جیسے کہ انوار و بیاض معبر بہ طاعت و سعادت سے و معبر باقبال و دولت اور نور معبر ہے بعلم و فہم و صفائی ذہن و صفائی باطن اور ظلمت و سیاہی معبر ہے بکدورت طبع و قساوت قلب جہل و حمق و عقائد خبیثہ و ارتکاب بدع وغیر ذلک۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جھوٹ نہ ہوگا رؤیا مومن کا یعنی جو دیکھے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَ أَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَ الرُّؤْيَا ثَلٰثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَ الرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَ الرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَاٰى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا وَ لْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَ أَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ۔

وہی وقوع میں آوے گا اور سب سے سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے اور خواب تین ہیں ایک اچھا خواب کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک خواب غم میں ڈالتا ہے شیطان کا پھر جب دیکھے کوئی تم میں سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکھے اس کو پس نہ بیان کرے اس کو کسی سے اور چاہیئے کہ اٹھ کر نماز پڑھے کہا ابوہریرہؓ نے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا دیکھنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کا دیکھنا تعبیر اس کی ثابت رہنا دین میں۔ کہا راوی نے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کا نبوت کے۔

ف ۔اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً۔ مترجم۔ تفصیل اس کی اوپر گزری۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِيْ شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَ الْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا میں نے کہ میرے دونوں ہاتھوں میں دو کنگن ہیں سونے کے پس فکر میں ڈال دیا مجھ کو ان کے حال نے سو وحی بھیجی گئی مجھ پر یعنی خواب ہی میں کہ پھونک دو ان دونوں کو سو پھونک دیا میں نے ان کو سو وہ دونوں اڑ گئے پھر تعبیر دی میں نے ان دونوں کی ساتھ دو جھوٹوں کے کہ نکلیں گے بعد میرے کہ ایک کو ان میں سے مسیلمہ کہتے ہیں وہ نکلے گا یمامہ سے اور دوسرا عنسی کہ ہے خروج اس کا صنعا میں۔

ف ۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ دیکھنا زیور کا جو ممنوع ہے مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اس کی کسی کا تہمت باندھنا اور جھوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہے اور دور ہونا اس کا یا اتارنا اس تہمت سے بچنا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ابوہریرہؓ بیان کرتے تھے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آج کی رات ایک چھتا کہ ٹپکتا ہے اس سے گھی اور شہد اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْعَسَلُ وَرَأَیْتُ النَّاسَ یَسْتَقُوْنَ بِاَیْدِیْهِمْ فَالْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَیْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَاَرَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَکَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّیْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا یَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ لِیْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَکْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَیُعْلِیْکَ اللّٰهُ ثُمَّ یَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَکَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَیَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ یَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَیَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ یَاْخُذُ اٰخَرُ فَیَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ یُوْصَلُ فَیَعْلُوْا بِهٖ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّیْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرُنِّیْ مَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

دیکھا میں نے لوگوں کو کہ وہ پیتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے پینے والے بھی اور دیکھی میں نے ایک رسی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک سو دیکھا میں نے آپؐ کو یارسول اللہؐ کہ پکڑا آپؐ نے اس کو اور چڑھ گئے آپؐ پھر پکڑا آپؐ کے بعد ایک اور آدمی نے اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا اس رسی کو اور وہ بھی چڑھ گیا پھر پکڑا اس کو ایک اور مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اس کے لیے پھر وہ بھی چڑھ گیا سو عرض کی ابو بکرؓ نے اے رسول اللہؐ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپؐ پر قسم ہے اللہ کی آپؐ مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہوں اس کی سو فرمایا آپؐ نے اچھا تعبیر کہو اس کی سو کہا ابو بکرؓ نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شیرینی اس کی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر آپ ہیں اور پکڑا اس حق کو آپؐ نے اور چڑھا دے گا آپؐ کو اللہ تعالیٰ یعنی آپؐ مقبوض ہوں گے حالانکہ ثابت ہوں گے اسی حق پر پھر لے گا اور تمسک کرے گا یعنی خلیفہ ہوگا آپؐ کے بعد اسی حق پر ایک مرد دوسرا اور چڑھ جاوے گا وہ بھی اعلیٰ علیین کو پھر لے گا ایک مرد دوسرا اور چڑھ جاوے گا وہ پھر لے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جاویگا وہ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جاویگا اس کے لیے یعنی مکافات اس رخنہ کی ہو جاوے گی پھر چڑھ جاوے گا وہ بھی اور تعبیر تمام ہوئی پھر عرض کی ابو بکرؓ نے اے رسول اللہؐ کے خبر دیجئے مجھ کو کہ ٹھیک کہی میں نے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی میں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک کہا تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابو بکرؓ نے قسم دیتا ہوں میں آپؐ کو فدا ہیں آپؐ پر میرے ماں باپ اے رسول اللہؐ کے خبر دیجئے مجھے کہ کیا خطا کی میں فرمایا آپؐ نے مت قسم دو۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم قولہ ایک چھتا مشابہ بدلی کے اور لغت میں ظُلّہ اس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھے ڈھانپے اور جس کے سایہ میں آدمی ہو جاوے بعضے اہل شروح نے اس کا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنی ایک ٹکڑا بدلی کا دیکھا کہ اس میں سے شہد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ ٹپکتا ہے قولہ ٹھیک کہی تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ مراد اس خطا سے کیا ہے۔ سو ابن قتیبہ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ٹھیک کہی تم نے تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کے جو کہی یہ خطا ہوئی اور اس معنی کو بعضوں نے فاسد کہا ہے اس لیے کہ حضرتؐ نے ان کو اجازت دی تھی اور فرمایا تھا اعبرھا بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ ترک کی تم نے تعبیر بعض چیز کی چنانچہ خواب دیکھنے والے نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اس میں سے گھی اور شہد اور تعبیر دی تم نے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن و حدیث کہتے کہ تعبیر دونوں کی آجاتی گھی اور شہد سے اور رسی طرف اشارہ کیا طحاویؒ نے اور بعضوں نے کہا کہ فرمائش کرنا حضرت صدیقؓ کا یا قسم دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خطا تھی انتہی مافی النووی۔

فقیر کہتا ہے غلطی یا تنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی تعبیر تفویض نہ کی اور خود اس کے متکفل ہوئے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر بیان ہوتی علم اس کا یقینی ہوتا نہ ظنی و اجتہادی اور جو بشارت خلافت آپ کے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثبات فضیلت اور سبب اطمینان امت ہوتی فقط اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابرار قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اس کے ابرار میں کچھ مفسدہ نہ ہو اور درصورتیکہ اس میں کچھ مفسدہ متصور ہو ابرار اس کا کچھ ضرور نہیں۔ جیسے کہ ابرار نہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی قسم کا۔ اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اس کا حضرت عثمانؓ کے واسطے ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا جواز تعبیر کا اور یہ عابر مصیب اور مخطی ہوتا ہے اور قاضی عیاض نے کہا بعض نے اتنا کہا کہ قسم کھاتا ہوں میں اس پر کفارہ نہیں جیسا کہ ابوبکرؓ نے کہا مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے۔ عجب ہے اس لیے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخوں میں وارد ہوا ہے کہ ابوبکرؓ نے کہا واللہ یارسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یمین ہے انتہی۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیوں پر اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آج کی رات۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابی رجاء سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ طویلہ کے ساتھ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً۔

مترجم۔ آپؐ کا پوچھنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تھا پھر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپؐ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصلاً بخاری میں مذکور ہے یہاں بخوف طویل ذکر نہ کیا معلوم کرنا چاہیے کہ تعبیر رؤیا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سے اور کبھی ان امثلہ سے جو زبان زد خلائق ہیں قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنی انڈے کی عورتوں سے بدلیل قولہ تعالیٰ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ۔ اور تعبیر پتھر کی قسوت قلوب سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ الآیۃ اور تعبیر لحم کی غیبت سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ الآیۃ اور تعبیر مفاتیح کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ۔ اور تعبیر سفینہ کی نجات سے جیسے قول اللہ تعالیٰ وَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحَابَ ... السَّفِيْنَةِ اور فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ اور تعبیر دخول ملک کے دار یا بلدہ یا محلہ میں ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اس دار و بلد کے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً اور تعبیر لباس کی ساتھ عورتوں کے اگر نائم مرد ہو اور ساتھ مردوں کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ کا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور مروی ہے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اس کی طرف ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اور کہا کہ تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر آیا دوسرا شخص اور اس نے بھی یہی خواب کہا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے حج نصیب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر پوچھی لوگوں نے علت اس کی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرے میں علامت فسق کی پس یاد کیا میں نے قرآن کی ندا اس کو فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما صالحین کی پس یاد کی میں نے ندا قرآن کی وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی اسی طرح تعبیر اکل نار کی ساتھ اکل مال یتیم کے بقولہ تعالیٰ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۝ اور تعبیر رعد مع الریح کے ساتھ سلطان جائر قوی کے اور برق کی ساتھ خوف کے مسافر کے لیے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لیے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَهُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث میں اس کو حضرت نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ ہے اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستانِ در کے ساتھ بیوی کی چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اس سے بیوی کا بدلنا تھا اور امثلہ متعارفہ سے جیسے لمبے ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبے ہاتھ والی عورت سخیہ ہے اس لیے کہ عرب کہتا ہے هٰذَا اَطْوَلُ مِنْكَ بَاعًا اَوْ يَدًا پھر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اُس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے اور تعبیر عین جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امرأۃ سوداء کی وبا سے اور انقطاع صدر سیف کی مومنوں کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے بروایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رؤیا علوم انبیاء سے ہے وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِيْرَادَهٗ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ وَاللّٰهُ الْمَلِكُ الْعَلَّامُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں شہادات کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: شہادات جمع ہے شہادت کی اور شہادت اور شہود اور مشاہدات اصل میں بمعنی حضور و ادراک بصر کے ہیں اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اس کا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ صادر ہو ساتھ موافقت قلب کے اور شریعت میں خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے سا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعوی اخبار ہے ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے اور بعضوں نے شہادت کی تعریف میں کہا ہے ھی الاخبار عند الحاکم بما یعتقد الانسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموہائے مبارک سے اور شہود اور شہداء اس کی جمع آتی ہے اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنی زبان اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بھی وارد ہے اور شہود ناقہ آثار ولادت اس کے خون وغیرہ سے اور صلوٰۃ شاہد نماز مغرب شاہدہ زمین ہے اور احکام اس کے ضمن احادیث میں مذکور ہوں گے۔ اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہی ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونے کا اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ہیں جن میں سے پانچ وجوب قبول کی ہیں یعنی بلوغ اور حریت اور بصارت اور نطق اور عدالت اور شاہد کا محدود فی القذف نہ ہونا اور اپنی ذات کے واسطے جر منفعت نہ کرنا اور دفع تاوان اپنی ذات سے نہ کرنا۔ اور شاہد کا خصم وعدو نہ ہونا پس شہادت وصی کی یتیم کے واسطے اور وکیل کی موکل کے واسطے درست نہیں اور یاد ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا اور یہ شروط عام ہیں جمیع انواع شہادت میں اور جو بعض انواع سے مخصوص ہیں ان میں سے اسلام ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور ذکورت حدود وقصاص میں اور تقدیم دعوی حقوق عباد میں اور موافقت شہادت کی دعوی سے جس میں تو افق شرط ہے اور قیام رائحہ شرب خمر کی شہادت میں مگر بعد مسافت سے اور اصالتہً ادائے شہادت کرنا حدود وقصاص کی شہادت میں اور حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت علی الشہادت میں سو یہ ادائے شہادت کے مشروط شرطیں ہیں اور مکان شہادت یعنی مجلس قضا اور عقل وبصارت یہ دونوں تو تحمل اور ادا دونوں میں شرط ہے اور معائنہ مشہود بہ فقط تحمل کی شرط ہے نہ ادا کی تو یہ سب بیس شرطیں ہوئیں کذا فی الطحاوی۔ اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے اکیسویں شرط ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دوں میں تم کو بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دیوے قبل سوال کے۔

ف ۔ روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے میں ۔ سو روایت کی بعضوں نے ابی عمرہ سے اور بعضوں نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہیں اور یہ صحیح ہے نزدیک ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کی روایت کے سوا اور روایتوں میں بھی یعنی روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اور مروی ہوا ہے ابی عمرہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ مولے ہیں زید بن خالد جہنی کے اور ان کی ایک حدیث ہے کہ جس میں ذکر ہے غلول کا۔ اور مروی ہے وہ ابی عمرہ سے۔

مترجم۔ قولہ بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دیوے قبل سوال کے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نہ جانتا ہو کہ یہ میرے اثبات حق کا گواہ ہے پس اس صورت میں صاحب حق اس کو طلب نہ کر سکے گا تو اس کو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اس کا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں۔ اور حدیث یأتی قوم یشہدون ولا یستشہدون میں۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے گواہان کاذب ہیں اور بعضوں نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نہ جانتا ہو سوا اس گواہ کے۔ اور بعضوں نے کہا حدیث باب خاص ہیں۔ اور حدیث یأتی قوم عام ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گواہوں میں وہ ہے۔ جو گواہی دیوے قبل سوال کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا أَوْ لَا مَجْلُودَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ لِأَخِيهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِينٍ فِي وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز نہیں اور مقبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنے والی ہو اور نہ اس کی جس کو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنی دشمن کی گواہی دشمن پر اور نہ اس کی گواہی کہ جس کی ایک گواہی جھوٹی آزما چکے ہیں اور نہ گھر کے قانع کی اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے۔ ولاء[1] میں یا قرابت میں فزاری نے کہا قانع اہل بیت

[1] یعنی جس کا قریب نہ تھا اس سے قرابت ظاہر کی اور جس کا آزاد کیا ہوا نہ تھا اس کو اپنا معتق کہا اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے اس کی گواہی قبول نہیں اس لیے کہ وہ عدل نہیں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا۔

ف - یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے اور یزید ضعیف ہیں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوتی کسی کی روایت سے کہ اس نے زہری سے روایت کی ہو سوا ان کے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کی۔ اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسناد سے بھی صحیح نہیں۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک یوں ہے کہ شہادت قریب کی جائز ہے قریب کے واسطے اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کی ولد کے لیے۔ اور شہادت میں ولد کی والد کے لیے۔ سو اکثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت اولاد کی والد کے لیے۔ اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لیے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کی ولد کو اور اسی طرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہوں۔ اور جائز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اس میں کچھ اختلاف نہیں۔ اور اسی طرح اور قرابت والوں کی آپس میں۔ اور شافعیؒ نے کہا کسی کی شہادت کسی پر جائز نہیں جب ان دونوں میں عداوت ہو اگرچہ شاہد عدل بھی ہو اور گئے ہیں وہ عبدالرحمٰن کی روایت کی طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے کہ فرمایا آپؐ نے لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ حِنَةٍ یعنی جائز نہیں گواہی سے صاحب عداوت کی اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جس کا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جائز نہیں ہے شہادت ذی غمر یعنی صاحب عداوت کی۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی۔ بولے ہم ہاں یا رسول اللہ کہا شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور ناراض کرنا والدین کا۔ اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی کہا راوی نے پھر فرماتے رہے حضرت یعنی شہادت زور کو بار بار یہاں تک کہ کہا ہم نے کاش کہ آپؐ چپ ہوتے۔

ف - یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔

روایت ہے ایمن بن خریم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو سو کہا اے آدمیو! برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی اشراک باللہ کے ساتھ پھر پڑھی یہ آیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاجتنبوا الرجس الآیۃ یعنی بچو تم پلیدی سے اوثان کی۔ اور بچو تم جھوٹی بات سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے۔ اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنے میں۔ سفیان بن زیاد سے۔ اور ایمن بن خریم کو ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہووے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا۔

روایت ہے عمران سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بہتر سب زمانوں کے لوگوں سے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ یہ فرمایا آپ نے تین بار پھر آوے گی ایک قوم ان کے بعد کہ موٹا ہونا چاہیں گے اور دوست رکھیں گے موٹا ہونے کو ادائے شہادت کو موجود ہوں گے قبل درخواست کے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدرک اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہے عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین چنانچہ روایت کی ہم سے ابو عمار نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہیں کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دیں۔ چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو حضرت سے مروی ہیں شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ۔ بیان اس کا عمر بن خطاب کی حدیث میں ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ پھر ظاہر ہو جاوے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جاوے گی اس سے اور قسم کھانے لگے گا۔ آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جاوے اس سے اور یہ جو حضرت نے فرمایا ہے کہ بہترین شہدا وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیویں مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ وحوالہ نہ کریں۔ یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔

مترجم مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وجہ تطبیق یہ بھی بیان فرمائی ان حدیثوں میں اور وجوہ تطبیق

www.KitaboSunnat.com

تمت بالخیر

اس کو ہم سے طلب کیجیے
المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ... 05500 ...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسیر الباری

ترجمہ و شرح

صحیح بخاری

از: حضرت علامہ وحید الزمانؒ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے

کامل چھ جلدیں صفحات کاغذ آفسٹ اعلیٰ طباعت خوبصورت جلدیں قیمت

ریاض الصالحین

مترجم عربی اردو

۴۲۳ آیات قرآنی اور ۱۸۹۱ احادیث نبویؐ کا بیش بہا ذخیرہ امام محی الدین ابی ذکریا یحییٰ بن شرف النوویؒ متوفی ۶۷۱ھ نے اس بے نظیر کتاب کو مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی کیلئے بڑی تحقیق اور جستجو کے ساتھ مرتب فرمایا ہے ایک کالم میں عربی متن مع اعراب اور مقابل کالم میں سلیس اردو ترجمہ ہے نیز قیمتی و علمی فوائد اور ضروری تشریحات سے مزین ہے۔ دو جلدوں میں مکمل قابل مطالعہ ایمان افروز مجموعہ ہے۔

دور حاضر میں جبکہ حدیث کی حجیت پر بحث کی جا رہی ہے یہ کتاب راہ نما کی حیثیت رکھتی ہے۔

دو جلدوں میں مکمل صفحات اعلیٰ کاغذ خوبصورت جلد آفسٹ طباعت قیمت

ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور نمبر۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

WWW.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم شریف مترجم عربی اردو مع شرح نووی

۴۲۲۷۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا روح پرور ذخیرہ۔ کتاب اللہ اور صحیح بخاری شریف کے بعد روئے زمین پر سب سے زیادہ مستند و صحیح ترین کتاب صحیح مسلم شریف تسلیم کی گئی ہے جس کو امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی کے مجموعہ سے انتخاب فرما کر مرتب فرمائی ہے ہم نے اس ایمان افروز خزانہ کو ایک کالم میں عربی مع اعراب اور اس کے مقابل کالم میں سلیس اردو ترجمہ نیچے اس کے مفصل شرح امام نووی اردو میں دی ہے۔

صفحات — اعلیٰ کاغذ بہترین طباعت

خوبصورت جلدیں قیمت

ترمذی شریف مترجم عربی اردو

اردو ترجمہ اور عربی متن اعراب صحاح ستہ کی تیسری قدیم اور مستند کتاب ہے۔ دو جلدوں میں شائع کی گئی ہے پانچ ہزار احادیث کا مجموعہ ہے جسے حضرت امام ابو عیسےٰ ترمذیؒ نے تیسری صدی ہجری کے وسط میں مرتب کیا تھا۔ احادیث پر نمبر ڈالے گئے ہیں، متن پر اعراب اور شروع میں امام ترمذی کے مفصل دو جلدوں میں مکمل حالات دیئے گئے ہیں۔

صفحات — اعلیٰ کاغذ بہتر طباعت خوبصورت جلدیں۔ قیمت

ملنے کا پتہ:۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور نمبر ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ